عورتوں کی
خوبیاں اور خامیاں

ایک ایسی کتاب جس میں قرآن و حدیث کی روشنی میں صنفِ نازک کے اندر پائی جانے والی خوبیوں اور کمالات کو بھی ذکر کیا گیا ہے اور اُس کی خامیوں اور عیوب کو بھی واضح کیا گیا ہے، جسے پڑھ کر اِن شاء اللہ ایک عورت کو کامیاب اور بامراد ہونے کا راستہ مل سکتا ہے۔

مرتب

محمد سلمان غفرلہ

فہرست

عورتوں کی اچھی صفات

عورتوں کی خامیاں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرفِ آغاز

اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات کی طرح بنی نوع انسان کے اندر بھی مذکر و مؤنّث یعنی مَرد و عورت کی دو صنفیں رکھی ہیں اور اس تفریق میں اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ کتنی مصلحتیں اور حکمتیں پوشیدہ ہیں۔ مَرد و عورت کی جسمانی ساخت کے فرق کے علاوہ اُن کی گفتار، بول چال، صلاحیت و توانائی، کام کاج اور صفات اور خوبیوں میں بھی اِس قدر واضح اور نمایاں فرق ہے جو کسی ادنیٰ ذی شعور پر بھی مخفی نہیں۔

لیکن اِس تمام تَر فرق کے باوجود بھی عورتیں مَردوں ہی کی طرح احکامِ شریعت کی مکلّف اور اُن کی ادائیگی کی پابند ہیں، اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو اُن کے مُناسبِ حال احکامات دیے جن پر عمل کر کے وہ بھی اپنی دنیا و آخرت کی دائمی کامیابیوں کو نہایت آسانی کے ساتھ حاصل کر سکتی ہیں، بلکہ مَردوں کے مقابلے میں اُنہیں شریعت کے احکام میں بہت سی رخصتیں اور آسانیاں دی گئی ہیں، چنانچہ مَردوں کے مُقابلے میں عورتیں کم اور تھوڑی سی محنت کے ذریعہ زیادہ اور کثیر عنایاتِ ربّانی کو حاصل کر سکتی ہیں، جنّت تک رسائی کو اُن کیلئے آسان اور سہل بنایا گیا ہے۔ بس ضرورت صرف اتنی سی ہے کہ اُن اوصاف و کمالات کو سیکھ کر اپنایا جائے جن کا شریعت نے ایک عورت سے مُطالبہ کیا ہے اور ایسی خامیوں اور کوتاہیوں سے حتی الوسع گریز کیا جائے جس کو شریعت نے شجرہ ممنوعہ قرار دیا ہے۔

زیرِ نظر کتاب اِسی مقصد کو سامنے رکھ کر ترتیب دی گئی ہے جس میں ایک طرف اگر عورت کے اوصاف و کمالات کو ذکر کیا گیا ہے تاکہ عورت اُن سے متصف ہو کر اللہ کی سچی اور نیک بندی ہونے کا ثبوت دے تو دوسری جانب عورت کی خامیوں اور اُس کی کوتاہیوں کو بھی تفصیل سے اُجاگر کیا گیا ہے تاکہ اُن سے احتراز کرکے عورت اپنے دنیا و آخرت کے نقصان سے بچ سکے۔ اللہ تعالیٰ ہی بہتر توفیق دینے والا اور وہی درست راہ کی جانب راہنمائی کرنے والا ہے۔

کتاب کا اُسلوب یہ رکھا گیا ہے کہ پہلے عورتوں کی صفاتِ محمودہ اور اُن کی خوبیاں ذکر کی گئی ہیں جو تقریباً چھتیس کے قریب ہیں اُس کے بعد تقریباً پینتیس عورتوں کی بُری صفات کو خامیوں کے عنوان سے ذکر کیا ہے۔ عورتوں کی خوبیوں اور خامیوں کا ذکر قرآن کریم کی آیاتِ بیّنات اور نبی کریم ﷺ کی احادیث و روایات کی روشنی میں کیا گیا ہے اور کوشش کی گئی ہے کہ ہر ہر بات کا مدلل حوالہ اور ماخذ ذکر کیا جائے اور کوئی بات بلا دلیل نہ ہو۔ واضح رہے کہ کتابِ ہٰذا میں احادیث کے ذکر میں کئی جگہ تکرار ملے گا جس کی وجہ یہ ہے کہ احادیث میں عورتوں کی صفات اور خامیوں کو بیان کرتے ہوئے ایک ایک حدیث میں کئی کئی خوبیاں اور صفات ذکر کی گئی ہیں، لہٰذا اُن صفات اور خامیوں کو الگ الگ بیان کرنے کی وجہ سے اُن کے اِستدلالی مآخذ بھی مکرر ذکر کیے گئے تاکہ ہر صفت اور خامی کو پڑھتے ہوئے یہ معلوم ہو سکے کہ یہ کس حدیث سے ماخوذ ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعاء ہے کہ وہ اِس کتاب کو مقبول اور نافع بنائے اور خلقِ کثیر کیلئے اس کو اِصلاح و ہدایت کا ذریعہ بنائے۔

بندہ محمد سلمان غفرلہ الرحمن

عورتوں کی اچھی صفات

قرآن وحدیث میں عورتوں کی بہت سی اچھی اور عُمدہ صفات ذکر کی گئی ہیں جن کو اختیار کرکے عورت اپنے مقصدِ وجود تک رسائی حاصل کرکے ایک کامیاب اور باکَمال عورت بن سکتی ہے ، اور اِنہی صفات کو اپنا کر اللہ تعالیٰ کی رضاء وخوشنودی کا حصول ممکن قرار پاتا ہے۔ ذیل میں بالترتیب اُن صفاتِ محمودہ اور اوصافِ جمیلہ کو ذکر کیا جارہا ہے ، تاکہ اُن کو عمل میں لایا جاسکے ، انہیں پڑھئے اور اپنانے کی کوشش کیجئے:

پہلی صفت: مؤمن ہونا:

سب سے اہم اور بڑی صفت یہ ہے کہ عورت کے اندر ایمان ہو ، کیونکہ ایمان ہی اگر نہ ہو تو وہ اِنسان جانوروں سے بھی بدتر ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مَردوں کو "زوجہ مؤمنہ" کے حصول کی تلقین فرمائی ہے ، چنانچہ حدیث میں ہے ، نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا: "لِيَتَّخِذْ أَحَدُكُمْ قَلْبًا شَاكِرًا، وَلِسَانًا ذَاكِرًا، وَزَوْجَةً مُؤْمِنَةً، تُعِينُ أَحَدَكُمْ عَلَى أَمْرِ الْآخِرَةِ" تم میں سے ہر شخص کو چاہیئے کہ شکر کرنے والا دل رکھے ، ذکر کرنے والی زبان رکھے ، ایسی مؤمن بیوی رکھے جو آخرت کے کاموں میں تمہاری مدد کرے۔ (ابن ماجہ: 1855)

پھر ایمان کے دو درجے ہیں: ایک وہ درجہ جو ایمانِ ناقص کا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اِنسان مؤمن تو ہو لیکن ایمانی زندگی سے عاری اور خالی ہو ، شریعت کی تعلیمات پر عمل پیرا نہ ہو۔ دوسرا ایمانِ کامل کا درجہ

کہلاتا ہے، جس میں ایمان کے تقاضوں کو پورا کیا جاتا ہے، تقویٰ اور پرہیز گاری کی زندگی اپنائی جاتی ہے، اور ایسے شخص کو مؤمن کامل کہتے ہیں۔ اس لئے ہر مؤمن کو کوشش کرنی چاہیئے کہ جو ایمان کی نعمتِ عظمٰی اللہ تعالیٰ نے عطاء کی ہے اُس کے کامل درجہ کو حاصل کرے یعنی تقویٰ اور پرہیز گاری کی زندگی گزارے، جس کا حاصل یہی ہے کہ کرنے کے کاموں کو سر انجام دے اور بچنے کے کاموں سے بچے۔

دوسری صفت: نیک ہونا:

عورت کی سب سے بڑی خوبی جس میں ساری ہی خوبیاں اور بہترین صفات آجاتی ہیں وہ اس کا نیک اور صالح ہونا ہے، اور یہ بات بہت سی حدیثوں میں ذکر کی گئی ہے، بلکہ رشتے کی تلاش میں بھی اِسی کو معیار بنانے کی تعلیم دی گئی ہے۔ ذیل میں اس سلسلے کی چند احادیث ملاحظہ فرمائیں:

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "**تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ: لِمَالِهَا، وَلِحَسَبِهَا، وَلِجَمَالِهَا، وَلِدِينِهَا، فَاظْفُرْ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ**" کسی عورت سے نکاح کرنے کے بارے میں چار چیزوں کو ملحوظ رکھا جاتا ہے: اول اس کا مالدار ہونا، دوم اس کا حسب نسب والی ہونا، سوم اس کا حسین و جمیل ہونا اور چہارم اس کا دین دار ہونا، پس تم دیندار عورت کو اختیار کرنے میں کامیابی حاصل کرو۔ تمہارے دونوں ہاتھ خاک آلودہ ہو جائیں (اگر تم دینداری کو ملحوظ نہ رکھو اور محض حسن و جمال کی تلاش میں پڑ جاؤ)۔ (مسلم: 1466)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: ”الدُّنْيَا مَتَاعٌ، وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ“ دنیا متاع (فائدہ اُٹھانے کی چیز) ہے اور دنیا کی تمام فائدہ اُٹھانے کی چیزوں میں سب سے بہتر چیز نیک عورت ہے۔(مسلم:1467)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشاد ہے: ”لَيْسَ مِنْ مَتَاعِ الدُّنْيَا شَيْءٌ أَفْضَلَ مِنَ الْمَرْأَةِ الصَّالِحَةِ“ دنیا کی فائدہ اُٹھانے کی چیزوں میں سے کوئی چیز نیک عورت سے زیادہ بہتر اور افضل نہیں ہے۔(ابن ماجہ:1855)

ایک اور روایت میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: ”مَا اسْتَفَادَ الْمُؤْمِنُ بَعْدَ تَقْوَى اللَّهِ خَيْرًا لَهُ مِنْ زَوْجَةٍ صَالِحَةٍ“ کسی ایمان والے نے اللہ تعالیٰ سے ڈرنے (حصولِ تقویٰ) کے بعد نیک بیوی سے زیادہ بہتر کوئی چیز حاصل نہیں کی۔(ابن ماجہ:1857)

ایک اور روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: ”أَلَا أُخْبِرُكَ بِخَيْرِ مَا يَكْنِزُ الْمَرْءُ؟“ کیا میں تمہیں وہ بہترین چیز نہ بتاؤں جو انسان جمع کرتا ہے؟ پھر آپ نے خود ہی جواب مرحمت فرمایا: ”الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ“ وہ نیک عورت ہے۔(ابو داؤد:1664)

حضرت عبد اللہ بن حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”أَرْبَعٌ مِنْ سَعَادَةِ الْمَرْءِ أَنْ تَكُونَ زَوْجَتُهُ صَالِحَةً وَأَنْ يَكُونَ وَلَدُهُ أَبْرَارًا وَأَنْ تَكُونَ مَعِيشَتُهُ فِي بَلَدِهِ وَإِخْوَانُهُ صَالِحِينَ“ چار چیزیں انسان کی خوش نصیبی میں سے ہے: (1) ایک یہ کہ اُس کی بیوی نیک ہو۔ (2) اُس کی اولاد نیک ہوں۔ (3) اُس کی معیشت اُس کے شہر میں ہو۔ (4) اُس کے بھائی نیک ہوں۔(الاخوان لابن ابی الدنیا:53)

ابن عساکر میں اِسی روایت کو نبی کریم ﷺ سے مرفوعاً نقل کیا گیا ہے اور زوجہ کیلئے " أَنْ تَكُونَ زَوْجَتُهُ مُوَافِقَةً" کے الفاظ ذکر کیے گئے ہیں، جس کا مطلب یہ ہے کہ اُس کی بیوی (مزاج و طبیعت کے) مُوافق ہو۔(ابن عساکر فی تاریخہ:120/21)

حضرت علی کرّم اللہ وجہہ نے آیت:"رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ"میں"فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً "کی تفسیر"نیک عورت"سے کی ہے،جبکہ "فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً"سے مراد "حورِ عین"اور"عَذَابَ النَّارِ"وہ عورت ہے جو مرد پر مسلط ہو جاتی ہے۔(مرقاۃ المفاتیح:1792/5)

حضرت عبد الرحمن ابن ابزیٰ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:"مَثَلُ الْمَرْأَةِ الصَّالِحَةِ عِنْدَ الرَّجُلِ كَمَثَلِ التَّاجِ الْمُتَخَوَّصِ بِالذَّهَبِ عَلَى رَأْسِ الْمَلِكِ،وَمَثَلُ الْمَرْأَةِ السُّوءِ عِنْدَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ مَثَلُ الْحِمْلِ الثَّقِيلِ عَلَى الشَّيْخِ الْكَبِيرِ"اِنسان کے پاس نیک عورت کی مثال اُس سونا جڑے ہوئے تاج کی طرح ہے جو بادشاہ کے سر پر ہو،اور نیک آدمی کے پاس بُری عورت کی مثال اُس بھاری بھر کم بوجھ کی طرح ہے جو کسی بڑی عمر کے بوڑھے شخص پر لَدا ہو۔(مصنّف ابن ابی شیبہ:17143)

تیسری صفت:بااخلاق ہونا:

عورت کی ایک اہم خوبی یہ ہے کہ وہ بااخلاق ہو،اخلاقِ حسنہ کی حامل ہو،اور یہی عورت کا وہ اصل حسن ہوتا ہے جس سے وہ اپنے شوہر کی نگاہ میں حسین اور محبوب ثابت ہوتی ہے اگرچہ ظاہری رنگت اور حسن اس کا ماند ہی کیوں نہ ہو،چنانچہ یہی وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نکاح کرنے کیلئے مَردوں کو عورتوں کے انتخاب میں"بااخلاق عورت"کا معیار دیا ہے کہ وہ نکاح کرتے ہوئے دیندار اور بااخلاق عورت کا انتخاب کریں،

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشاد نقل فرماتے ہیں: ”تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى مَالِهَا، وَتُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى جَمَالِهَا، وَتُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى دِينِهَا، خُذْ ذَاتَ الدِّينِ، وَالْخُلُقِ تَرِبَتْ يَمِينُكَ“ عورت سے اُس کے مال کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے، اُس کے جمال و خوبصورتی کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے، اُس کے دین کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے، تم دینداری اور اخلاق والی عورت کو حاصل کرو، تمہارا دایاں ہاتھ خاک آلودہ ہو (اگر تم اس کا لحاظ نہ رکھو)۔ (صحیح ابن حبان:4037)

حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”مَا اسْتَفَادَ رَجُلٌ، أَوْ قَالَ: عَبْدٌ بَعْدَ إِيْمَانٍ بِاللَّهِ خَيْرًا مِّنِ امْرَأَةٍ حَسَنَةِ الْخُلُقِ، وَدُوْدٍ وَلُوْدٍ وَمَا اسْتَفَادَ رَجُلٌ بَعْدَ الْكُفْرِ بِاللَّهِ شَرًّا مِنِ امْرَأَةٍ سَيِّئَةِ الْخُلُقِ حَدِيدَةِ اللِّسَانِ“ کسی شخص نے اللہ پر ایمان لانے کے بعد اُس عورت سے زیادہ کوئی بھلی چیز حاصل نہیں کی جو اچھے اخلاق کی حامل ہو، (شوہر سے) خوب محبّت کرنے والی اور خوب بچے جننے والی ہو۔ اور کسی شخص نے اللہ کے ساتھ کفر اختیار کرنے کے بعد اُس عورت سے زیادہ کوئی بُری چیز حاصل نہیں کی جو بُرے اخلاق والی اور زبان کی تیز ہو۔ (مصنف ابن ابی شیبہ:17142)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”ثَلَاثَةٌ يَدْعُونَ فَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ: رَجُلٌ أَعْطَى سَفِيهًا مَالَهُ، وَقَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: {وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمْ} وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ امْرَأَةٌ سَيِّئَةُ الْخُلُقِ فَلَمْ يُطَلِّقْهَا أَوْ لَمْ يُفَارِقْهَا، وَرَجُلٌ كَانَ لَهُ عَلَى رَجُلٍ حَقٌّ فَلَمْ يُشْهِدْ عَلَيْهِ“ تین افراد ایسے ہیں جو دعاء مانگتے ہیں لیکن اُن کی دعاء قبول نہیں کی جاتی: ایک وہ شخص جس نے اپنا مال کسی بیوقوف کو دیا ہو (کیونکہ یہ مال کا ضیاع ہے) اور اللہ تعالیٰ نے اِرشاد فرمایا: بیوقوفوں کو اپنا مال مت دو۔ دوسرا وہ شخص

جس کے پاس بد اخلاق عورت ہو(اور اس کی وجہ سے اُس کا دینی اور دنیاوی بہت زیادہ نقصان ہورہا ہو)لیکن وہ اُس عورت کو طلاق نہ دے، اور تیسری وہ عورت جس کا کسی پر کوئی حق ہو اور اُس نے اُس معاملے پر کسی کو گواہ نہ بنایا ہو۔(مصنف ابن ابی شیبہ:17144)

چوتھی صفت: گناہوں سے بچنا:

حضرت اُم سُلیم رضی اللہ عنہا جو کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں، اُنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وصیت کی درخواست کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:"اُهْجُرِي الْمَعَاصِي، فَإِنَّهَا أَفْضَلُ الْهِجْرَةِ، وحافِظِي عَلَى الْفَرَائِضِ، فَإِنَّهَا أَفْضَلُ الْجِهَادِ، وَأَكْثِرِي ذِكْرَ اللَّهِ، فَإِنَّكِ لَا تَأْتِينَ اللَّهَ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ كَثْرَةِ ذِكْرِهِ" اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں کو چھوڑدو کیونکہ یہ سب سے افضل ہجرت ہے اور فرائض کی حفاظت کیا کرو کیونکہ یہ سب سے افضل جہاد ہے اور اللہ کا کثرت سے ذکر کیا کرو کیونکہ تم اللہ کے پاس ایسی کوئی چیز لیکر نہیں حاضر ہوسکتیں جو اُس کے نزدیک اُس کا کثرت سے ذکر کرنے سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ ہو۔(طبرانی اوسط:6735)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گناہ سے بچنے کو افضل ترین عبادت قرار دیا ہے، چنانچہ اِرشادِ نبوی ہے:"اتَّقِ المَحَارِمَ تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ" حرام کردہ کاموں سے بچو تم سب سے بڑے عبادت گزار بن جاؤ گے۔(ترمذی:2305)

اِبن ماجہ کی روایت میں ہے:"كُنْ وَرِعًا، تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ" متقی بن جاؤ تم لوگوں میں سب سے بڑے عبادت گزار بن جاؤ گے۔(ابن ماجہ:4217)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کسی نے سوال کیا: وہ شخص جو بہت زیادہ عمل کرتا ہے اور گناہ بھی خوب کرتا ہے وہ آپ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے یا وہ شخص جو عمل کم کرتا ہے اور گناہ بھی کم کرتا ہے؟ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: "مَا أَعْدِلُ بِالسَّلَامَةِ شَيْئًا" میں گناہوں سے محفوظ رہنے کے برابر کوئی چیز نہیں سمجھتا۔ (ابن ابی شیبہ: 34771)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: "أَقِلُّوا الذُّنُوبَ فَإِنَّكُمْ لَنْ تَلْقَوُا اللَّهَ بِشَيْءٍ يُشْبِهُ قِلَّةَ الذُّنُوبِ" گناہ کم کیا کرو اِس لئے کہ تم اللہ تعالیٰ سے کسی بھی ایسے عمل کے ساتھ ملاقات نہیں کرو گے جو (افضلیت میں) گناہ کم کرنے کے مُشابہ ہو۔ (ابن ابی شیبہ: 34738)

سیدتنا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: بے شک لوگوں نے اپنے دین کی سب سے عظیم چیز یعنی تقویٰ کو ضائع کر دیا ہے۔ إِنَّ النَّاسَ قَدْ ضَيَّعُوا أَعْظَمَ دِينِهِمْ: الْوَرَعَ۔ (ابن ابی شیبہ: 34742)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتی ہیں: "مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْبِقَ الدَّائِبَ الْمُجْتَهِدَ فَلْيَكُفَّ عَنِ الذُّنُوبِ" جسے یہ پسند ہو کہ وہ (عبادت میں) تھکنے والے اور خوب کوشش کرنے والے (عابد سے) بھی آگے بڑھ جائے اُسے چاہیئے کہ گناہوں سے بچے۔ (شعب الایمان: 6928)

پانچویں صفت: اللہ سے ڈرنے والی ہونا:

قرآن کریم میں تقویٰ کا حکم کئی جگہ ہے اور ایک جگہ تو بطور خاص عورتوں ہی کو خطاب دیکر تقویٰ کا حکم دیا گیا ہے، چنانچہ اِرشادِ باری ہے: "وَاتَّقِينَ اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا" ترجمہ: اور (اے خواتین!) تم اللہ سے ڈرتی رہو۔ (آسان ترجمہ قرآن)

بہترین عورتوں کی صفات میں یہ بھی ذکر کیا گیا ہے کہ وہ خشیتِ الٰہی سے متصف ہوتی ہیں، اللہ کا خوف اور ڈر اُن کے رگ رگ میں سمایا ہوا ہوتا ہے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے: ”خَيْرُ نِسَائِكُمُ الْوَدُودُ الْوَلُودُ الْمُوَاتِيَةُ الْمُوَاسِيَةُ، إِذَا اتَّقَيْنَ اللهَ“ تمہاری عورتوں میں سب سے بہتر وہ عورت ہے جو (شوہر سے) خوب محبت کرنے والی، زیادہ بچے جننے والی، بہترین اِطاعت کرنے والی اور غم گسار ہو جبکہ وہ (اس کے ساتھ ساتھ) اللہ تعالیٰ سے ڈرتی (بھی) ہو۔ (سنن کبریٰ بیہقی:13478)

ایک اور روایت میں ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: ”أَيُّمَا امْرَأَةٍ اتَّقَتْ رَبَّهَا، وَحَفِظَتْ فَرْجَهَا، وَأَطَاعَتْ زَوْجَهَا، فُتِحَ لَهَا ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ مِنَ الْجَنَّةِ، فَقِيلَ لَهَا: ادْخُلِي مِنْ حَيْثُ شِئْتِ“ جو عورت بھی اپنے ربّ سے ڈرے، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی اِطاعت کرے اُس کیلئے جنّت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں اور اس سے کہا جائے گا تم جس دروازے سے چاہو داخل ہو جاؤ۔ (طبرانی اوسط:4715)

چھٹی صفت: نماز کا اہتمام کرنا:

عورت کی ایک بہت بڑی اور اہم خوبی یہ ہے کہ وہ پانچوں نمازوں کو اُن کے اوقات میں اچھے طریقے سے اداء کرنے کا مکمل اہتمام کرے اور اس میں کسی قسم کی کوتاہی اور سستی کا ارتکاب نہ کرے۔ بروزِ قیامت سب سے پہلے اسی کے بارے میں سوال کیا جائے گا؀

روزِ محشر کہ جاں گداز بود — اوّلیں پُرسشِ نماز بود

نبی کریم ﷺ نے بطورِ خاص عورت کیلئے بھی روزِ محشر ''پُرسشِ نماز'' کی خبر دی ہے، چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے، نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا:''أَوَّلُ مَا تُسْأَلُ الْمَرْأَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَنْ صَلَاتِهَا، ثُمَّ عَنْ بَعْلِهَا كَيْفَ عَمِلَتْ إِلَيْهِ'' قیامت کے دن سب سے پہلے عورت سے اُس کی نماز کے بارے میں پوچھا جائے گا پھر اُس کے شوہر کے بارے میں سوال کیا جائے گا کہ اس نے شوہر کے ساتھ کیسا سلوک کیا تھا۔(کنز العمال:45094)

نبی کریم ﷺ نے ایسی عورت کیلئے جنت کی بشارت سنائی ہے، جو پنجوقتہ نماز کی ادائیگی کا اہتمام کرنے والی ہو، چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:''إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا وَصَامَتْ شَهْرَهَا، وَحَصَّنَتْ فَرْجَهَا، وَأَطَاعَتْ بَعْلَهَا، دَخَلَتْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ'' جب عورت اپنی پانچوں نمازیں پڑھے، روزے رکھے، اپنی شرمگاہ کو محفوظ رکھے، اپنے شوہر کی اِطاعت کرے تو وہ جنّت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔(صحیح ابن حبان:4163)

ما قبل ذکر کردہ ایک روایت جس میں نبی کریم ﷺ کا کسی عورت کو تین کھجوریں دینے کا واقعہ ذکر کیا گیا ہے، اس میں نماز کی اہمیت پر مشتمل نبی کریم ﷺ کا یہ عظیم جملہ نہایت اہم ہے:''لَوْلَا مَا يَصْنَعْنَ بِأَزْوَاجِهِنَّ لَدَخَلَتْ مُصَلِّيَاتُهُنَّ الْجَنَّةَ'' اگر وہ کوتاہیاں نہ ہوتیں جو وہ اپنے شوہروں کے ساتھ کرتی ہیں تو اُس میں سے نماز پڑھنے والی جنّت میں (بآسانی) داخل ہو جاتیں۔(مسند احمد:22173)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا:''أَنِسَاءُ الدُّنْيَا أَفْضَلُ أَمِ الْحُورُ الْعِينُ؟'' یا رسول اللہ! دنیا کی عورتیں افضل ہیں یا حور عین؟ آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا:''بَلْ

نِسَاءُ الدُّنْيَا أَفْضَلُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ كَفَضْلِ الظِّهَارَةِ عَلَى الْبِطَانَةِ" دنیا کی عورتیں حور عین سے اس طرح افضل ہیں جیسے بیرونی کپڑا اندرونی سے افضل ہوتا ہے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ایسا کیوں ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "بِصَلَاتِهِنَّ وَصِيَامِهِنَّ وَعِبَادَتِهِنَّ اللّٰهَ" اس لئے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کی خاطر نمازیں پڑھیں، روزے رکھے اور عبادت میں مشغول رہیں۔ پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ ان کے چہروں کو نور سے منور فرمادے گا اور ان کے جسموں پر ریشمی لباس پہنائے گا، ان کی رنگتیں سفید ہوں گی، کپڑوں کا رنگ سبز ہوگا اور زیورات زرد ہوں گے، ان کی (خوشبو سلگانے کی انگیٹھیاں موتی کی ہوں گی، اور ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی اور وہ کہیں گی: "أَلَا نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَمُوتُ أَبَدًا، أَلَا وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبْؤُسُ أَبَدًا، أَلَا وَنَحْنُ الْمُقِيمَاتُ فَلَا نَظْعَنُ أَبَدًا، أَلَا وَنَحْنُ الرَّاضِيَاتُ فَلَا نَسْخَطُ أَبَدًا طُوبَى لِمَنْ كُنَّا لَهُ وَكَانَ لَنَا" سنو! ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں، ہمیں کبھی موت نہ آئے گی۔ سنو! ہم آسودہ حال ہیں اور ہم کبھی مفلس نہیں ہوں گی۔ سنو! ہم مقیم رہنے والی ہیں ہمیں کبھی کوچ نہیں کریں گے۔ سنو! ہم راضی رہنے والی ہیں ہم کوچ نہیں کریں گے۔ خوشخبری ہے اُن کیلئے جن کیلئے ہم مقرر ہیں اور وہ ہمارے لئے مقرر ہیں۔ (طبرانی کبیر: 23/367۔ رقم: 870)

ساتویں صفت: تہجد گزار ہونا:

تہجد اللہ کے محبوب و پسندیدہ اور نیک بندوں کا طریقہ ہے جس کو اختیار کرنے والے اگرچہ تھوڑے لیکن بڑے نصیبوں والے ہوتے ہیں۔ عورتوں کی صفات میں بھی بطورِ خاص اس وصف کی بڑی ہی اہمیت ہے، چنانچہ ایسی نیک خاتون کیلئے اللہ کے رسول ﷺ نے دعاء فرمائی ہے کہ اللہ اُس پر رحم فرمائے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: ”رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ“ اللہ تعالیٰ اُس عورت پر رحم کرے جو رات کو اُٹھ کر نماز پڑھے۔(ابوداؤد:1308)

آٹھویں صفت: روزہ کا اہتمام کرنا:

عورت کی ایک خوبی یہ ہے کہ وہ روزوں کی ادائیگی کا اہتمام کرتی ہو۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: ”إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا، وَصَامَتْ شَهْرَهَا، وَحَصَّنَتْ فَرْجَهَا، وَأَطَاعَتْ بَعْلَهَا، دَخَلَتْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ“ جب عورت اپنی پانچوں نمازیں پڑھے، روزے رکھے، اپنی شرمگاہ کو محفوظ رکھے، اپنے شوہر کی اِطاعت کرے تو وہ جنّت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہوجائے۔(صحیح ابن حبان:4163)

اس سے پیچھے ایک روایت گزری ہے جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت میں جانے والی دنیا کی عورت کو حورِ عین سے بھی افضل قرار دیا ہے اور اُس کی وجہ یہ ذکر فرمائی ہے: ”بِصَلَاتِهِنَّ وَصِيَامِهِنَّ وَعِبَادَتِهِنَّ اللّٰهَ“ اس لئے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کی خاطر نمازیں پڑھیں، روزے رکھے اور عبادت میں مشغول رہیں۔(طبرانی کبیر:23/367۔رقم:870)

سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر:35 میں اللہ تعالیٰ نے جن صفات پر مردوں اور عورتوں کیلئے مغفرت اور اجرِ عظیم کے اِنعام کا اعلان فرمایا ہے اُن میں ایک صفت یہ بھی ذکر کی ہے: ”وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ“ اور روزہ رکھنے والے مرد اور عورتیں۔ یعنی یہ خوش نصیب لوگ اللہ کی مغفرت اور اجرِ عظیم کے حصول کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

فائدہ: رمضان کے اداء روزے تو بہت سی عورتیں رکھ لیتی ہیں لیکن جو روزے عذر کی وجہ سے رہ جاتے ہیں اُن کی ادائیگی میں اکثر عورتوں کے اندر کوتاہی نظر آتی ہے، چنانچہ بہت سی عورتیں اُن روزوں کو ٹالتی رہتی ہیں جس کی وجہ سے ان کے ذمے کئی کئی سال کے روزے رہ جاتے ہیں جن کی کثرت کو دیکھ کر بعض اوقات ہمت بھی ٹوٹ جاتی ہے، حالآنکہ اولاً تو اتنے روزے جمع کرکے رکھنے ہی نہیں چاہیئے اور اگر جمع بھی ہوگئے ہوں تو اُن کی ادائیگی کوئی مشکل کام نہیں، آہستہ آہستہ حسبِ فرصت اور حسبِ طاقت ایک ایک دو دو کرکے بھی رکھے جاسکتے ہیں، ایک ساتھ رکھنا کوئی ضروری نہیں، اگر مہینے کے تین روزے بھی رکھ لیے جائیں تو رفتہ رفتہ بآسانی اُنہیں پورا کیا جاسکتا ہے۔

نویں صفت: صدقہ وخیرات کرنا:

نبی کریم ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اِرشاد فرمایا: "اسْتَتِرِي مِنَ النَّارِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَإِنَّهَا تَسُدُّ مِنَ الْجَائِعِ مَسَدَّهَا مِنَ الشَّبْعَانِ" اے عائشہ! (جہنم کی) آگ سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے (کا صدقہ) ہی کے ذریعہ کیوں نہ ہو، کیونکہ یہ بھوکے کیلئے (کسی درجہ میں) سیر ہونے والے کے قائم مقام ہوجاتا ہے۔(مسند احمد:24501)

سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر:35 میں اللہ تعالیٰ نے جن صفات پر مَردوں اور عورتوں کیلئے مغفرت اور بہت بڑے اور عظیم اجر کے اِنعام کا اعلان فرمایا ہے اُن میں ایک صفت یہ بھی ہے: "وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ" اور صدقہ کرنے والے مَرد اور صدقہ کرنے والی عورتیں۔یعنی یہ خوش نصیب لوگ اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور اجرِ عظیم کے حصول کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

حضرت زینب جو کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہیں، وہ فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم (عورتوں) سے خطاب کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا: ''يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ، تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ، فَإِنَّكُنَّ أَكْثَرُ أَهْلِ جَهَنَّمَ يَوْمَ القِيَامَةِ'' اے عورتوں کی جماعت! صدقہ کیا کرو اگرچہ اپنے زیور ہی میں سے کرو، اِس لئے کہ تم لوگ قیامت کے دن اہلِ جہنم میں سب سے زیادہ ہوگے۔ (ترمذی:635)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحیٰ یا عید الفطر میں عید گاہ کی تشریف لے گئے، وہاں عورتوں کے مجمع میں آپ نے اِرشاد فرمایا: ''يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَإِنِّي أُرِيتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ'' اے عورتوں کی جماعت! صدقہ دیا کرو اس لیے کہ میں نے تمہیں اہلِ جہنّم میں سب سے زیادہ کثرت سے دیکھا ہے۔ (بخاری:304)

حضرت امِّ بُجید رضی اللہ عنہا جو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنے والی عورتوں میں شامل ہیں، اُنہوں نے ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: ''إِنَّ المِسْكِيْنَ لَيَقُومُ عَلَى بَابِي فَمَا أَجِدُ لَهُ شَيْئًا أُعْطِيهِ إِيَّاهُ'' یا رسول اللہ! کبھی کوئی مسکین میرے دروازے پر کھڑا ہوتا ہے لیکن میں اُسے دینے کیلئے اپنے پاس کچھ نہیں پاتی (تو میں کیا کروں؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: ''إِنْ لَمْ تَجِدِي لَهُ شَيْئًا تُعْطِيهِ إِيَّاهُ إِلَّا ظِلْفًا مُحْرَقًا فَادْفَعِيهِ إِلَيْهِ فِي يَدِهِ'' اگر تمہیں اُس کو دینے کیلئے سوائے جلے ہوئے کھر کے کچھ نہ ملے تب بھی اُس کے ہاتھ میں وہی دیدو (لیکن خالی ہاتھ نہ بھیجو)۔ (ترمذی:665)

حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے اِرشاد فرمایا: ''أَنْفِقِي وَلاَ تُحْصِي، فَيُحْصِيَ اللَّهُ عَلَيْكِ، وَلاَ تُوعِي، فَيُوعِيَ اللَّهُ عَلَيْكِ'' خرچ کرتی رہو اور گن گن کر مت

رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تمہیں گن گن کر دیں گے اور محفوظ کر کے نہ رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تم سے (اپنے فضل اور عنایات کو) محفوظ کرلیں گے۔(بخاری:2591)

دسویں صفت: اللہ کا کثرت سے ذکر کرنا:

حضرت اُم سُلیم رضی اللہ عنہا کی مذورہ بالا حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ نصیحت بھی موجود ہے: ''وَأَكْثِرِيْ ذِكْرَ اللَّهِ، فَإِنَّكِ لَا تَأْتِينَ اللَّهَ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ كَثْرَةِ ذِكْرِهِ'' اور اللہ کا کثرت سے ذکر کیا کرو کیونکہ تم اللہ کے پاس ایسی کوئی چیز لیکر نہیں حاضر ہو سکتیں جو اُس کے نزدیک اُس کا کثرت سے ذکر کرنے سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ ہو۔(طبرانی اوسط:6735)

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے متعدد مقامات پر کثرتِ ذکر کا حکم دیا ہے اور اسے فوز و فلاح کا سبب قرار دیا ہے، سورۃ الجُمعہ میں اِرشاد ہے: ﴿وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرو تاکہ تم فلاح یاب ہو جاؤ۔

سورۃ الاحزاب میں اللہ تعالیٰ نے کثرت سے ذکر کرنے والے مَردوں اور عورتوں کیلئے مغفرت و بخشش اور اجرِ عظیم کے اِنعام کا اعلان فرمایا ہے: ﴿وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَات أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا﴾ ترجمہ: اور اللہ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مرد ہوں یا ذکر کرنے والی عورتیں، ان سب کیلئے اللہ نے مغفرت اور شاندار اَجر تیار کرر کھا ہے۔(آسان ترجمہ قرآن)

گیارہویں صفت: شوہر کے حقوق اداء کرنا:

عورت کی ایک اہم خوبی یہ ہے کہ وہ شوہر کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے والی ہو، اُس کے حقوق کو اداء کرتی ہو اور اپنے قول و فعل کسی بھی چیز سے شوہر کو تکلیف نہ پہنچاتی ہو، نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے: ”**وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَا تُؤَدِّي الْمَرْأَةُ حَقَّ رَبِّهَا حَتَّى تُؤَدِّيَ حَقَّ زَوْجِهَا وَلَوْ سَأَلَهَا نَفْسَهَا وَهِيَ عَلَى قَتَبٍ لَمْ تَمْنَعْهُ**“قسم اُس ذات کی جس کے قبضہ میں محمدؐ کی جان ہے! عورت اپنے پروردگار کا حق اداء نہیں کرسکتی جب تک کہ وہ اپنے شوہر کا حق اداء نہ کرے اور اگر شوہر اُس سے اُس کی ذات (جماع) کا سوال کرے تو بیوی کو چاہیئے کہ منع نہ کرے اگرچہ وہ پالان کی لکڑی کی پشت (یعنی اونٹ) ہی پر کیوں نہ سوار ہو۔(ابن ماجہ:1853)

مستدرکِ حاکم کی ایک روایت میں ہے: ”**لَا تَجِدُ امْرَأَةٌ حَلَاوَةَ الْإِيْمَانِ حَتَّى تُؤَدِّيَ حَقَّ زَوْجِهَا**“ کوئی عورت ایمان کی حلاوت کو اُس وقت تک نہیں حاصل کرسکتی جب تک کہ وہ اپنے شوہر کے حق کو اداء نہ کرے۔(مستدرکِ حاکم:7325)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: ”**لَوْ تَعْلَمُ الْمَرْأَةُ حَقَّ الزَّوْجِ مَا قَعَدَتْ مَا حَضَرَ غَدَاءُهُ، وَعَشَاءُهُ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهُ**“اگر عورت کو شوہر کا حق معلوم ہوجائے تو وہ اُس وقت تک نہ بیٹھے جب تک شوہر کے سامنے صبح شام کا کھانا حاضر ہو، یہاں تک کہ وہ اس کھانے سے فارغ ہوجائے۔(مسند البزار:7/108، رقم:2665)

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مَردوں اور عورتوں کی صف کے درمیان کھڑے ہوئے اور عورتوں سے اِرشاد فرمایا:"يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ، إِذَا سَمِعْتُنَّ أَذَانَ هَذَا الْحَبَشِيِّ وَإِقَامَتِهِ فَقُلْنَ كَمَا يَقُولُ، فَإِنَّ لَكُنَّ بِكُلِّ حَرْفٍ أَلْفَ أَلْفَ دَرَجَةٍ" اے عورتوں کی جماعت! جب تم اِس حبشی (حضرت بلال) کی اذان اور اِقامت کی آواز سنو تو وہی کلمات کہہ لیا کرو جو یہ کہتے ہیں اِس لئے کہ تمہارے لئے اس کے ہر ہر حرف کے بدلے میں ایک لاکھ درجہ ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سوال کیا: یا رسول اللہ! یہ تو عورتوں کیلئے ہے، مَردوں کیلئے کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا:"ضِعْفَانِ يَا عُمَرُ" اے عمر! اس کا دوگنا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کی جانب متوجہ ہوئے اور اِرشاد فرمایا:"إِنَّهُ لَيْسَ مِنِ امْرَأَةٍ أَطَاعَتْ وَأَدَتْ حَقَّ زَوْجِهَا، وَتَذْكُرُ حُسْنَهُ وَلَا تَخُونَهُ فِي نَفْسِهَا وَمَالِهِ إِلَّا كَانَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الشُّهَدَاءِ دَرَجَةً وَاحِدَةً فِي الْجَنَّةِ، فَإِنْ كَانَ زَوْجُهَا مُؤْمِنًا حَسَنَ الْخُلُقِ فَهِيَ زَوْجَتُهُ فِي الْجَنَّةِ وَإِلَّا زَوَّجَهَا اللهُ مِنَ الشُّهَدَاءِ"کوئی عورت ایسی نہیں جس نے اپنے شوہر کی اِطاعت کی ،اس کا حق اداء کیا اور اس کی اچھائی کا تذکرہ کیا اور اپنی ذات اور شوہر کے مال میں کوئی خیانت نہیں کی مگر یہ کہ جنّت میں اُس کے اور شہداء کرام کے درمیان صرف ایک درجہ (کا فرق) ہوگا۔ پھر اگر اُس کا شوہر مؤمن اور بااخلاق ہو تو جنّت میں یہی عورت اُس کی بیوی ہوگی (جیسا کہ دنیا میں ہے) ورنہ اللہ تعالیٰ شہداء کے ساتھ اُس عورت کا نکاح کرادیں گے۔(طبرانی کبیر:24/16)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے:"أَوَّلُ مَا تُسْأَلُ الْمَرْأَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَنْ صَلَاتِهَا، ثُمَّ عَنْ بَعْلِهَا كَيْفَ عَمِلَتْ إِلَيْهِ" قیامت کے دن سب سے پہلے عورت سے اُس کی نماز کے بارے میں پوچھا

جائے گا پھر اُس کے شوہر کے بارے میں سوال کیا جائے گا کہ اس نے شوہر کے ساتھ کیسا سلوک کیا تھا۔(کنز العمال:45094)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہا: میں آپ کی خدمت میں عورتوں کی جانب سے آئی ہوں، یہ جہاد جو اللہ تعالیٰ نے مردوں پر فرض کیا ہے، جس میں اگر وہ کوشش کریں تو اجر ملتا ہے اور اگر قتل کر دیے جائیں تو (شہید ہو کر) اپنے رب کے پاس زندہ ہوتے ہیں، اُنہیں رزق دیا جاتا ہے، اور ہم عورتوں کی جماعت اُن کی خدمت میں کھڑے رہتے ہیں تو ہمارے لئے اس پر کیا ہو گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”أَبْلِغِي مَنْ لَقِيتِ مِنَ النِّسَاءِ أَنَّ طَاعَةَ الزَّوْجِ وَاعْتِرَافًا بِحَقِّهِ يَعْدِلُ ذَلِكَ وَقَلِيلٌ مِنْكُنَّ مَنْ يَفْعَلُهُ“ اپنے ملنے والی تمام عورتوں کو بتادو کہ شوہر کی اِطاعت کرنا اور اُس کے حق کو تسلیم (کرکے اُس کی ادائیگی) کرنا یہ اسی (جہاد) کے برابر ہے لیکن تم عورتوں میں سے بہت تھوڑی عورتیں ایسی ہوں گی جو یہ کر سکیں گی۔(مسند البزار:5209)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنی بیٹی کو لیکر حاضر ہوئے اور عرض کیا: ”يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ ابْنَتِي قَدْ أَبَتْ أَنْ تَتَزَوَّجَ“ یارسول اللہ! یہ میری بیٹی نکاح سے انکار کرتی ہے (آپ اسے سمجھا دیجئے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس لڑکی سے فرمایا: ”أَطِيعِي أَبَاكِ“ اپنے والد کی اِطاعت کرو۔ اُس لڑکی نے کہا: قسم اُس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، میں اُس وقت تک نکاح نہیں کروں گی جب تک آپ مجھے یہ نہ بتادیں کہ بیوی پر شوہر کا کیا حق ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: ”حَقُّ الزَّوْجِ عَلَى زَوْجَتِهِ أَنْ لَوْ كَانَتْ قَرْحَةٌ فَلَحَسَتْهَا مَا أَدَّتْ

حَقَّهُ“بیوی پر اس کے شوہر کا حق یہ ہے کہ اگر (شوہر کے جسم پر) پھوڑا یا زخم ہو اور بیوی اس کو اپنی زبان سے صاف کرے تب بھی وہ اس کے حق اداء کر سکتی۔ اُس لڑکی نے کہا: ”وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَتَزَوَّجُ أَبَدًا“قسم اُس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے! میں کبھی بھی نکاح نہیں کروں گی، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا:”لَا تَنْكِحُوهُنَّ إِلَّا بإذن أهْلهن“عورتوں کا اُن کی اِجازت کے بغیر نکاح نہ کرو۔ (صحیح ابن حبان:4164)

ایک عورت نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا: یارسول اللہ! میں فلاں کی بیٹی فلانۃ ہوں، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: میں تمہیں جانتا ہوں، بتاؤں تمہاری کیا حاجت ہے؟ اُس خاتون نے کہا: میری حاجت میرے چچا کے بیٹے فلاں عابد کے بارے میں ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: میں اُسے بھی جانتا ہوں، اُس خاتون نے کہا: یارسول اللہ! اُس نے مجھے پیغامِ نکاح دیا ہے، آپ مجھے یہ بتایئے کہ بیوی پر شوہر کا کیا حق ہے؟ (یہ میں اس لئے پوچھ رہی ہوں تاکہ) اگر میرے اندر اُس حق کو اداء کرنے کی طاقت ہوگی تو میں اُس سے نکاح کرلوں گی ورنہ نہیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا:”مِنْ حَقِّ الزَّوْجِ عَلَى الزَّوْجَةِ: أَنْ لَوْ سَالَتْ مَنْخِرَاهُ دَمًا وَقَيْحًا، وَصَدِيدًا فَلَحَسَتْهُ بِلِسَانِهَا مَا أَدَّتْ حَقَّهُ، لَوْ كَانَ يَنْبَغِي لِبَشَرٍ أَنْ يَسْجُدَ لِبَشَرٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا، لِمَا فَضَّلَهُ اللَّهُ عَلَيْهَا“بیوی پر شوہر کا حق یہ ہے کہ اگر شوہر کے دونوں نتھنوں سے خون، پیپ اور خون ملی ہوئی پیپ بہہ رہی ہو اور وہ اُس کو اپنی زبان سے صاف کرلے تب بھی اُس کے حق کو اداء نہیں کر سکتی۔ اگر کسی انسان کیلئے دوسرے اِنسان کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کے آنے پر اُسے سجدہ

کرے، اِس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے عورت پر فضیلت دی ہے۔ یہ سن کر عورت نے کہا: ”**وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَتَزَوَّجُ مَا بَقِيتُ فِي الدُّنْيَا**“قسم اُس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے! میں ساری زندگی شادی نہیں کروں گی۔(مستدرک حاکم:2768)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: ”**أَيُّ النَّاسِ أَعْظَمُ حَقًّا عَلَى الْمَرْأَةِ؟**“ یارسول اللہ! عورت پر لوگوں میں سب سے زیادہ کس کا حق ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: شوہر کا، میں نے کہا: ”**فَأَيُّ النَّاسِ أَعْظَمُ حَقًّا عَلَى الرَّجُلِ؟**“ مرد پر لوگوں میں سب سے زیادہ کس کا حق ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: اُس کی ماں کا سب سے زیادہ حق ہے۔(مستدرکِ حاکم:7244)

بارہویں صفت: شوہر کا شکر گزار ہونا:

عورت کی ایک بہت بڑی اور اہم خوبی یہ ہے کہ وہ شوہر اور اس کی جانب سے ملنے والی نعمتوں اور احسانات کی قدردان اور شکر گزار ہوتی ہے، صراحۃً تو دور کی بات ہے، اِشاروں اور کنایوں میں بھی ناشکری نہیں کرتی، اُس کے قول و فعل، لب و لہجہ اور طور طریقے سے کسی بھی طرح ناشکری کا کوئی عنصر نمایاں نہیں ہوتا۔ اور یقیناً عورت کی یہ ایسی عظیم صفت ہے کہ جس سے اُس کی نعمتوں میں ظاہری و باطنی اِضافہ ہوتا رہتا ہے، رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہوتا ہے اور اِسی وجہ سے وہ عورت خود بھی سکھی رہتی ہے اور اُس کا گھرانہ بھی خوشحال رہتا ہے۔

حدیث میں آتا ہے: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: "لَا يَنْظُرُ اللهُ إِلَى امْرَأَةٍ لَا تَشْكُرُ لِزَوْجِهَا" اللہ تعالیٰ اُس عورت کی جانب نظرِ رحمت نہیں فرماتے جو اپنے شوہر کی شکر گزار نہ ہو (یعنی ناشکری کرتی ہو)۔(سنن کبریٰ نسائی:9087)

حضرت سلامہ رضی اللہ عنہا کی ایک حدیث جس میں نبی کریم ﷺ نے عورتوں کی بہت سی فضیلتیں ذکر فرمائیں اور پھر اُن فضیلتوں کو ذکر کرنے کے بعد اِرشاد فرمایا: اے سلامہ! کیا تم جانتی ہو کہ (ان عظیم فضیلتوں کی حامل عورتوں سے) میری مراد کون سی عورتیں ہیں؟ "لِلْمُتَمَتِّعَاتِ، الصَّالِحَاتِ، الْمُطِيْعَاتِ لِأَزْوَاجِهِنَّ، اللَّوَاتِيْ لَا يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ" وہ عورتیں جو فائدہ حاصل کرنے والی ہوں، نیک ہوں، اپنے شوہروں کی اِطاعت کرنے والی ہوں اور وہ عورتیں جو اپنے شوہروں کی ناشکری نہ کرتی ہوں۔(طبرانی اوسط:6733)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ عید الاضحیٰ یا عید الفطر میں عید گاہ کی تشریف لے گئے، وہاں عورتوں کے مجمع میں آپ نے اِرشاد فرمایا: "يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَإِنِّي أُرِيْتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ" اے عورتوں کی جماعت! صدقہ دیا کرو اس لیے کہ میں نے تمہیں اہلِ جہنّم میں سب سے زیادہ کثرت سے دیکھا ہے۔ وہ بولیں کہ یا رسول اللہ! یہ کیوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ، وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ" تم لعن طعن کثرت سے کرتی ہو اور شوہر کی ناشکری کرتی ہو۔ پھر آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: "مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِيْنٍ أَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ إِحْدَاكُنَّ" میں نے تم سے زیادہ کسی کو باوجود عقل اور دین میں ناقص ہونے کے، پختہ رائے مرد کی عقل کا (اڑا) لیجانے والا نہیں دیکھا۔ عورتوں نے کہا یا رسول اللہ! ہمارے دین میں اور ہماری عقل میں کیا

نقصان ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "أَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ" کیا عورت کی گواہی (شرعاً) مرد کی گواہی کے نصف کے برابر نہیں ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، بالکل ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہی اس کی عقل کا نقصان ہے۔ پھر فرمایا: "أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ" کیا ایسا نہیں ہے کہ جب عورت حائضہ ہوتی ہے تو نہ نماز پڑھتی ہے اور نہ روزہ رکھتی ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں، بالکل ہے۔ آپ نے فرمایا: پس یہی اس کے دین کا نقصان ہے۔ (بخاری:304)

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک دفعہ نبی کریم ﷺ ہم عورتوں کے پاس سے گزرے تو ہمیں سلام کیا اور فرمانے لگے: "إِيَّاكُنَّ وَكُفْرَ الْمُنَعِّمِينَ" تم لوگ احسان کرنے والوں کی ناشکری سے بچو۔ ہم نے دریافت کیا یا رسول اللہ! احسان کرنے والوں کی ناشکری سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: "لَعَلَّ إِحْدَاكُنَّ أَنْ تَطُولَ أَيْمَتُهَا بَيْنَ أَبَوَيْهَا، وَتَعْنُسَ فَيَرْزُقَهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ زَوْجًا، وَيَرْزُقَهَا مِنْهُ مَالًا، وَوَلَدًا فَتَغْضَبَ الْغَضْبَةَ فَتَقُولُ: مَا رَأَيْتُ مِنْهُ يَوْمًا خَيْرًا قَطُّ" تم میں سے کوئی عورت اپنے ماں باپ کے گھر میں طویل عرصہ تک بغیر نکاح و رشتہ کے بیٹھے رہے پھر اللہ تعالیٰ اُسے شوہر (کی نعمت) عطاء کرے اور اُس کے ذریعہ اُسے مال اور اولاد دے پھر وہ اُسی شوہر سے غصہ اور ناراض ہو کر یہ کہنے لگے: "میں نے تو کبھی شوہر کے اندر کوئی خیر و بھلائی دیکھی ہی نہیں"۔ (مسند احمد:27561)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: "أُرِيتُ النَّارَ، فَلَمْ أَرَ مَنْظَرًا كَالْيَوْمِ قَطُّ أَفْظَعَ، وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ" مجھے آگ دکھائی گئی، میں نے کبھی آج جیسا خوفناک منظر نہیں دیکھا اور میں نے جہنم میں اکثریت عورتوں کی دیکھی ہے، حضرات صحابہ کرام کہنے لگے: یا

رسول اللہ! کیوں ؟ نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا: ”بِكُفْرِهِنَّ“ اپنے کفر کی وجہ سے، صحابہ کرام نے دریافت کیا: کیا وہ اللہ تعالی کے ساتھ کفر کرتی ہیں؟ نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا: ”يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ، وَيَكْفُرْنَ الإِحْسَانَ“ شوہر کی ناشکری اور احسان کی ناقدری کرتی ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: ”لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ كُلَّهُ، ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ“ اگر تم ان میں سے کسی کے ساتھ زندگی بھر احسان کرتے رہو اور پھر وہ کبھی تم سے کوئی (ناگوار) چیز دیکھ لے تو یہ کہتی ہے کہ ”میں نے تو ساری زندگی تم سے کوئی خیر ہی نہیں دیکھی“۔ (بخاری:1052)

نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے: ”إِنَّ الْفُسَّاقَ هُمْ أَهْلُ النَّارِ“ بیشک فساق وہی جہنم میں ہوں گے، پوچھا گیا یا رسول اللہ! فساق کون ہیں؟ آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: عورتیں۔ ایک شخص نے کہا: ”أَوَلَسْنَ أُمَّهَاتِنَا، وَأَخَوَاتِنَا، وَأَزْوَاجَنَا“ یارسول اللہ! کیا وہ عورتیں ہماری مائیں، بہنیں اور بیویاں نہیں ہیں؟ آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: ”بَلَى، وَلَكِنَّهُمْ إِذَا أُعْطِينَ لَمْ يَشْكُرْنَ، وَإِذَا ابْتُلِيْنَ لَمْ يَصْبِرْنَ“ کیوں نہیں، لیکن ان کی حالت یہ ہوتی ہے کہ جب اُنہیں دیا جاتا ہے تو شکر نہیں اداء کرتیں اور جب مصائب میں مبتلاء ہوتی ہیں تو صبر سے کام نہیں لیتیں۔ (مسند احمد:15531)

ایک اور روایت میں ہے، حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ مسجد کے ایک جانب عورتوں کے مجمع میں تشریف لے گئے، میں بھی عورتوں میں موجود تھیں، آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: ”يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ، إِنَّكُنَّ أَكْثَرُ حَطَبِ جَهَنَّمَ“ اے عورتوں کی جماعت! تم لوگ جہنم کے سب سے زیادہ ایندھن ہوگے، حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حضور ﷺ سے بات کرنے میں عورتوں

سے زیادہ جرأت کرنے والی تھی اِس لئے میں نے کہا: یارسول اللہ! کس لئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”لِأَنَّكُنَّ إِذَا أُعْطِيتُنَّ لَمْ تَشْكُرْنَ، وَإِذَا ابْتُلِيتُنَّ لَمْ تَصْبِرْنَ، فَإِذَا أُمْسِكَ عَنْكُنَّ شَكَوْتُنَّ“ اِس لئے کہ تم لوگوں کو جب دیا جاتا ہے تو تم شکر نہیں کرتیں، جب تم پر آزمائش آتی ہے تو صبر سے کام نہیں لیتیں، جب تم سے کوئی چیز روک لی جاتی ہے تو تم شکوے کرنے لگ جاتی ہو۔ پھر آپ نے اِرشاد فرمایا: ”وَإِيَّاكُنَّ وَكُفْرَانَ الْمُنَعِّمِينَ“ اور تم لوگ نعمت دینے والوں کی ناشکری سے بچو، میں نے کہا: یارسول اللہ! احسان کرنے والوں کی ناشکری سے بچنا کیا ہے؟ آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: ”اَلْمَرْأَةُ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ وَقَدْ وَلَدَتْ لَهُ الْوَلَدَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ فَتَقُولُ: مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ“ عورت کسی مَرد کے پاس (بیوی کی حیثیت) سے ہوتی ہے جس سے اُس کے دو یا تین بچے ہو جاتے ہیں اور وہ پھر بھی (شوہر سے) یہ کہتی ہے کہ میں نے تو تمہارے اندر کبھی تھوڑی سی بھی خیر نہیں دیکھی۔ (طبرانی کبیر: 24/68)

تیرہویں صفت: پردہ کا اہتمام کرنا:

عورت کی ایک اہم صفت اور خوبی یہ ہے کہ وہ شریعتِ مطہرہ کے بیان کردہ ”پردہ“ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے اپنے آپ کو اجنبیوں اور نامحرموں کے سامنے نمایاں نہ کرے ستر کو مکمل چھپانے کے ساتھ ساتھ جسم کی زینت کے مقامات کو بھی چھپائے جن میں سب سے اہم حصہ ”چہرہ“ ہے جو حسن کا مرکز کہلاتا ہے ، اُس کو بھی حجاب اور نقاب کے ذریعہ ڈھانکنے کا بھرپور اہتمام کرے، بلاضرورت مردوں سے گفتگو اور بات چیت سے احتراز کرے، اور ضرورت کے تحت بھی اپنی آواز کی نزاکت اور سریلے پن کو ظاہر نہ کرے بلکہ کسی قدر روکھاپن کا مظاہرہ کرے جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ اِرشادِ باری

ہے:﴿فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلًا مَعْرُوفًا﴾ترجمہ:تم نزاکت کے ساتھ بات مت کیا کرو، کبھی کوئی ایسا شخص بیجا لالچ کرنے لگے جس کے دل میں روگ ہوتا ہے اور بات وہ کہو جو بھلائی والی ہو۔(آسان ترجمہ قرآن)

اگر چہ جدید مُعاشرہ اور فرنگی تہذیب کے دلدادہ لوگوں میں عورت کیلئے پردہ کو معیوب، قدامت پسندی اور باعثِ ذلّت سمجھا جاتا ہے لیکن عزّت و ذلّت کے حقیقی مالک اور خالق کا حکم اور اُس کے نبی کا فرمان یہی ہے کہ عورت پردہ کا اہتمام کرے، یقیناً یہ عورت کیلئے باعثِ عزّ و افتخار اور اُس کے ماتھے کا جھومر ہے، اُس کا حقیقی حسن اور اُس کی خوبصورتی اِسی میں ہے کہ وہ ہر ایک کی نگاہوں کا مرکز نہ بنے۔ رحمتِ کائنات سرورِ دوعالم ﷺ نے عورت کیلئے اِسی کو سب سے بہتر قرار دیا ہے، چنانچہ حضرت علی کرّم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے، آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا:"أَيُّ شَيْءٍ خَيْرٌ لِلْمَرْأَةِ؟"کون سی چیز عورتوں کیلئے سب سے بہتر ہے؟لوگ یہ سن کر خاموش رہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گھر آیا تو میں نے اُن سے یہ سوال کیا کہ عورتوں کیلئے کون سی چیز سب سے بہتر ہے؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا:"أَلَّا يَرَاهُنَّ الرِّجَالُ"عورتوں کیلئے سب سے بہتر یہ ہے کہ اُنہیں مرد نہ دیکھیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ جواب جاکر نبی کریم ﷺ سے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا:"إِنَّمَا فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِنِّي"فاطمہ میرا جگر گوشہ ہی تو ہے (لہٰذا اس کا جواب وہی دے سکتی ہے)۔(مسند البزار:2/159)

حلیۃ الأولیاء کی روایت میں یہ اضافہ نقل کیا گیا ہے: ”لَا يَرَيْنَ الرِّجَالَ وَلَا يَرَوْنَهُنَّ“عورتوں کیلئے سب سے بہتر یہ ہے کہ نہ وہ مَردوں کو دیکھیں اور نہ ہی مَرد اُنہیں دیکھیں۔(حلیۃ الأولیاء:2/41)

اور صرف یہی نہیں کہ پردہ کرنے والی عورتیں سب سے افضل اور بہتر ہیں، بلکہ پردہ نہ کرنے والی اور اپنی زیب و زینت کا سرِ عام اِظہار کرنے والی عورتیں سب سے بُری اور بدتر بھی قرار دی گئی ہیں، چنانچہ حدیث میں ہے، نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے: ”وَشَرُّ نِسَائِكُمُ الْمُتَبَرِّجَاتُ الْمُتَخَيِّلَاتُ وَهُنَّ الْمُنَافِقَاتُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْهُنَّ، إِلَّا مِثْلُ الْغُرَابِ الْأَعْصَمِ“تمہاری عورتوں میں سب سے زیادہ بُری وہ عورتیں ہیں جو اپنی زینت کو ظاہر کرنے والی اور تکبر کرنے والی ہوں اور وہ منافق عورتیں ہیں اُن میں سے جنت میں صرف اسی قدر عورتیں داخل ہوں گی جتنی مقدار میں وہ کوّا ہوتا ہے جس کے ایک پاؤں میں سفیدی ہوتی ہے(یعنی بہت ہی قلیل مقدار میں کیونکہ ایسا کوّا بہت نادر اور قلیل پایا جاتا ہے)۔(سنن کبریٰ بیہقی:13478)

پردہ کے حکم پر نکتہ چینی کرنے اور اس سے انحراف کرنے والوں کو یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے پردہ کا صراحۃً حکم دیا ہے جس میں بڑی وضاحت کے ساتھ عورتوں کو پردے کی تعلیم دی گئی ہے، یہ کوئی اجتہادی یا اختلافی مسئلہ نہیں ہے کہ جس کے واجب الاتباع ہونے میں تردد کیا جاسکے، امّتِ مسلمہ کا مسلّمہ و متفقہ مسئلہ ہے اور عقل و نقل کے تمام پیمانوں اور تقاضوں کے عین مطابق ہے۔

اللہ تعالیٰ اِرشاد فرماتے ہیں:﴿يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ﴾ترجمہ:اے نبی! تم اپنی بیویوں، اپنی بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی چادریں اپنے(منہ کے)اوپر جھکالیا کریں۔(آسان ترجمہ قرآن)

ایک اور جگہ عورتوں کو اپنے گھروں میں رہنے کی تعلیم دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے اِرشاد فرمایا:﴿وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى﴾ترجمہ: اور اپنے گھروں میں قرار کے ساتھ رہو،اور (غیر مَردوں کو) بناؤ سنگھار دِکھاتی مت پھرو جیسا کہ پہلی جاہلیت میں دِکھایا جاتا تھا۔(آسان ترجمہ قرآن)

ایک جگہ فرمایا:﴿وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا يَرْجُونَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ أَنْ يَضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجَاتٍ بِزِينَةٍ وَأَنْ يَسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَهُنَّ﴾ترجمہ:اور جن بوڑھی عورتوں کو نکاح کی کوئی توقع نہ رہی ہو،اُن کیلئے اس میں کوئی گناہ نہیں ہے کہ وہ اپنے (زائد) کپڑے،(مثلاً چادریں نامحرَموں کے سامنے) اُتار کر رکھ دیں، بشرطیکہ زینت کی نمائش نہ کریں اور اگر احتیاط ہی رکھیں تو اُن کیلئے اور زیادہ بہتر ہے۔(آسان ترجمہ قرآن)

ایک جگہ فرمایا:﴿وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ﴾ترجمہ: اور (عورتوں کو چاہیئے کہ) اپنی سجاوٹ کو کسی پر ظاہر نہ کریں، سوائے اُس کے جو خود ہی ظاہر ہو جائے اور اپنی اوڑھنیوں کے آنچل اپنے گریبانوں پر ڈال لیا کریں۔(آسان ترجمہ قرآن)

ایک روایت میں ہے، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی:"يَا رَسُولَ اللَّهِ، يَدْخُلُ عَلَيْكَ البَرُّ وَالفَاجِرُ، فَلَوْ أَمَرْتَ أُمَّهَاتِ المُؤْمِنِينَ بِالحِجَابِ"اے اللہ کے رسول! آپ کے پاس نیک اور فاجر (اچھے اور بُرے) ہر طرح کے لوگ آتے رہتے ہیں، لہٰذا اگر آپ امّہات المؤمنین کو پردہ کرنے کا حکم دیدیتے تو اچھا ہوتا، پس اللہ تعالیٰ نے پردہ کی آیت نازل فرمادی (جس سے تمام عورتوں پر پردہ کی فرضیت کا حکم ثابت ہو گیا)۔(بخاری:4483)

پردہ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے حضرات صحابیات رضی اللہ عنہن جو کہ امّت کی مقدّس اور پاکیزہ ترین ہستیاں ہیں وہ افضل الخلائق سید المُرسلین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے پردہ کیا کرتی تھیں، حالآنکہ وہاں کسی بھی قسم کے فتنہ کا دور دور تک کوئی شائبہ تک نہیں تھا۔ حضرت امّاں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: "أَوْمَتْ امْرَأَةٌ مِنْ وَرَاءِ سِتْرٍ بِيَدِهَا، كِتَابٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" ایک عورت نے پردہ کے پیچھے سے ایک خط نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو دینے کیلئے ہاتھ بڑھایا۔(ابوداؤد:4166)

ایک حدیث میں ہے، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: "اَلْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ، فَإِذَا خَرَجَتْ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ" عورت پردہ میں رہنے کی چیز ہے، پس جب کوئی عورت باہر نکلتی ہے تو شیطان اُس کی تاک میں لگ جاتا ہے (یعنی اس کو مردوں کی نظر میں اچھا کر کے دکھاتا ہے)۔(ترمذی:1173)

حضرت قیس بن شمّاس رضی اللہ عنہ سے مَروی ہے کہ ایک عورت جس کو اُمّ خلّاد کہا جاتا تھا، وہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پاس چہرہ پر نقاب ڈالے ہوئے اِس لئے حاضر ہوئیں تاکہ اپنے شہید ہوجانے والے بیٹے کے بارے میں دریافت کر سکیں (کہ اُس کا آخرت میں کیا درجہ ہے) بعض صحابہ کرام نے اُس سے کہا: "جِئْتِ تَسْأَلِينَ عَنِ ابْنِكِ وَأَنْتِ مُنْتَقِبَةٌ؟" تم اپنے بیٹے کے بارے میں پوچھنے آئی ہو اور تم نے نقاب بھی پہنا ہوا ہے؟ (حالآنکہ اس طرح کے حادثہ میں تو عموماً عورتوں سے پردہ چھوٹ جاتا ہے) اُس نے کہا: "إِنْ أُرْزَأَ ابْنِي فَلَنْ أُرْزَأَ حَيَائِي" میرا بیٹا مارا گیا ہے میری حیاء تو نہیں ماری گئی۔(ابوداؤد:2488)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے کہ اچانک سے قبیلہ مُزینہ ایک عورت زیب وزینت اختیار کرکے ناز کے ساتھ چلتی ہوئی مسجد میں داخل ہوئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:"يَا أَيُّهَا النَّاسُ اِنْهَوْا نِسَاءَكُمْ عَنْ لُبْسِ الزِّيْنَةِ،وَالتَّبَخْتُرِ فِي الْمَسْجِدِ،فَإِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَمْ يُلْعَنُوا حَتَّى لَبِسَ نِسَاؤُهُمُ الزِّيْنَةَ،وَتَبَخْتَرْنَ فِي الْمَسَاجِدِ" اے لوگو! اپنی عورتوں کو زینت کی چیزیں پہننے اور مسجد میں ناز کے ساتھ چلنے سے منع کرواِس لئے کہ بنی اسرائیل پر لعنت نہیں کی گئی، یہاں تک کہ اُن کی عورتوں نے زینت کی چیزیں پہننی شروع کردی تھیں اور مسجدوں میں ناز کے ساتھ چلنا شروع کردیا تھا۔(ابن ماجہ:4001)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:لَيْسَ لِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ فِي الْخُرُوْجِ إِلاَّ مُضْطَرَّةً يَعْنِي:لَيْسَ لَهَا خَادِمٌ إِلاَّ فِي الْعِيْدَيْنِ:الأَضْحَى وَالفِطْرِ،وَلَيْسَ لَهُمْ نَصِيْبٌ فِي الطُّرُقِ إِلاَّ الْحَوَاشِي" "عورتوں کیلئے(گھر سے)باہر نکلنے میں کوئی حصہ(گنجائش)نہیں ہے سوائے مجبوری کے ،جبکہ کوئی خادم نہ ہو،ہاں عیدین(کی نماز)میں نکل سکتی ہیں(لیکن اب اس کی بھی اجازت نہیں) اور(جب وہ بحالتِ مجبوری نکلیں تو)سوائے راستوں کے کنارے کے عورتوں کیلئے راستوں(کے بیچ)میں کوئی حصہ(گنجائش)نہیں۔(طبرانی کبیر:13871)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:"لَيْسَ لِلنِّسَاءِ وَسَطُ الطَّرِيقِ" عورتوں کے چلنے کیلئے راستے کا بیچ کا حصہ نہیں۔(اُنہیں راستوں کے کناروں پر چلنا چاہیئے تاکہ مَردوں سے اختلاط نہ ہو)۔(شعب الایمان:7438)

ایک موقع پر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ایک دفعہ عورتوں کو راستے میں اس طرح چلتے ہوئے دیکھا کہ مَردوں سے اختلاط ہورہا ہے تو عورتوں سے فرمایا: "عَلَيْكُنَّ حَافَّاتِ الطَّرِيقِ" تم لوگ راستوں کے کناروں پر چلو۔ راوی کہتے ہیں: "فكَانَتِ الْمَرْأَةُ تَلْصَقُ بِالْجِدَارِ، حَتَّى إِنَّ ثَوْبَهَا لَيَتَعَلَّقُ بِالشَّيْءِ يَكُونُ فِي الْجِدَارِ مِنْ لُزُومِهَا بِهِ" اُس کے بعد عورتوں کا یہ عالَم ہو گیا تھا کہ عورت دیوار سے اتنا زیادہ لگ کر چلا کرتی تھی کہ اُس کے کپڑے دیوار میں موجود کسی چیز سے اٹک جایا کرتے تھے۔(شعب الایمان:7437)

اِس سے عہدِ نبوی کی عورتوں کی شرم و حیاء، پردہ کا حد درجہ اہتمام، مَردوں کے اختلاط سے پرہیز اور اللہ اور اُس کے رسول کی کامل درجہ اطاعت کا کسی حد تک اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ اللہ ہمارے زمانے کی عورتوں کو بھی یہ صفات اپنانے کی توفیق عطاء فرمائے۔(آمین)

چودھویں صفت: عفیف و پاکدامن ہونا:

عورت کی ایک اہم خوبی یہ ہے کہ وہ شرم و حیاء کی حامل، عفیف اور پاکدامن ہوتی ہے، اُس کا کسی سے کوئی ناجائز تعلّق نہیں ہوتا، خفیہ طور پر یا کھلم کھلا اُس نے اجنبی مردوں سے کسی قسم کی آشنائیاں اور فرینڈشپ قائم نہیں کی ہوتی، کیونکہ یہ عورت کی عفت اور پاکدامنی کے سراسر خلاف ہے اور شرم و حیاء کے تقاضوں کی کھلی خلاف ورزی ہے، اگرچہ جدید مُعاشرے اور فرنگی تہذیب کے دلدادہ لوگوں میں اس کو فخر اور تحسین کی نگاہ سے دیکھا اور سمجھا جاتا ہے، لیکن اللہ اور اُس کے رسول کی نگاہ میں یہ ایک نہایت قبیح اور شرمناک حرکت ہے ۔چنانچہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا اِرشاد ہے:﴿وَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ مُحْصَنَاتٍ غَيْرَ مُسَافِحَاتٍ وَلَا مُتَّخِذَاتِ أَخْدَانٍ﴾ ترجمہ :اور اُن کو قاعدہ کے مطابق ان کے مہر

اداء کرو، بشرطیکہ ان سے نکاح کا رشتہ قائم کرکے اُنہیں پاک دامن بنایا جائے، نہ وہ صرف شہوت پوری کرنے کیلئے کوئی (ناجائز) کام کریں اور نہ خفیہ طور پر ناجائز آشنائیاں پیدا کریں۔(آسان ترجمہ قرآن)

اللہ تعالیٰ کا اِرشاد ہے:"وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ"اور مؤمن عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔(آسان ترجمہ قرآن)

اللہ تعالیٰ نے جنّتی حوروں کی صفات بیان کرتے ہوئے بطورِ خاص اس صفت کو اجاگر فرمایا ہے، چنانچہ اِرشاد فرمایا:"لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ"،جنہیں اُن جنتیوں سے پہلے نہ کسی انسان نے کبھی چُھوا ہو گا اور نہ کسی جن نے۔(آسان ترجمہ قرآن)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:"خَيْرُ نِسَاءِكُمُ الْعَفِيْفَةُ الغَلِمَةُ ،عَفِيْفَةٌ فِيْ فَرْجِهَا غَلِمَةٌ عَلَى زَوْجِهَا"تمہاری عورتوں میں سب سے بہترین عورت وہ ہے جو عفیف و پاکدامن ہو اور شوہر کو چاہنے والی ہو،(یعنی) اپنی شرمگاہ کے اعتبار سے عفیف ہو اور اپنے شوہر کو خوب چاہنے والی ہو۔(کنز العمال:45148)

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:"إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا، وَصَامَتْ شَهْرَهَا، وَحَصَّنَتْ فَرْجَهَا، وَأَطَاعَتْ بَعْلَهَا، دَخَلَتْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ" جب عورت اپنی پانچوں نمازیں پڑھے، روزے رکھے، اپنی شرمگاہ کو محفوظ رکھے، اپنے شوہر کی اِطاعت کرے تو وہ جنّت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔(صحیح ابن حبان:4163)

سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر:35 میں اللہ تعالیٰ نے جن صفات پر مَردوں اور عورتوں کیلئے مغفرت اور بہت بڑے اور عظیم اجر کے اِنعام کا اعلان فرمایا ہے اُن میں ایک صفت یہ بھی ہے: ”وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ“ اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں۔ یعنی یہ خوش نصیب لوگ اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور اجرِ عظیم کے حصول کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

پندرہویں صفت: سیدھی سادی ہونا:

عورت کی خوبیوں میں ایک خوبی یہ ذکر کی گئی ہے کہ وہ سیدھی سادی اور بھولی بھالی ہو، شاطر اور چالاک نہ ہو، کیونکہ عورت کا تیز وطرار اور شاطر ہونا اُس کی خوبی نہیں بلکہ اُس کیلئے عیب ہے جس سے وہ عموماً مرد کی زندگی کیلئے راحت رساں ثابت نہیں ہوتی۔ قرآن کریم کی ایک آیت میں بھی عورت کیلئے اُس کے سیدھے سادے ہونے کو خوبی کے طور پر بیان کیا گیا ہے، چنانچہ اِرشادِ باری ہے:﴿إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لُعِنُوا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ یاد رکھو کہ جو لوگ پاک دامن بھولی بھالی مسلمان عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں اُن پر دُنیا اور آخرت میں پھٹکار پڑ چکی ہے اور اُن کو اُس دن زبردست عذاب ہوگا۔(آسان ترجمہ قرآن)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: ”الْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيمٌ، وَالْفَاجِرُ خِبٌّ لَئِيمٌ“ مؤمن بھولا بھالا اور شریف ہوتا ہے اور فاجر دھوکے باز اور کمینہ ہوتا ہے۔(ابوداؤد:4790)

ایک دفعہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی کریم ﷺ کے پاس دنیا کا تذکرہ کیا، آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: ”أَلَاتَسْمَعُونَ، أَلَا تَسْمَعُونَ، إِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْإِيمَانِ، إِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْإِيمَانِ“ کیا تم سنتے

نہیں ہو، کیا تم سنتے نہیں ہو، بے شک سادگی کو اِختیار کرنا ایمان میں سے ہے، بے شک سادگی کو اِختیار کرنا ایمان میں سے ہے۔(ابوداؤد:4161)

آپ ﷺ نے سادگی کو پسند بھی کیا ہے، اختیار بھی کیا ہے اور اس کی دوسروں کو تعلیم بھی دی ہے۔خود آپ ﷺ کی اور آپ کے جانثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگیاں سادگی کے واقعات سے بھری پڑی ہیں، زندگی کے تمام شعبوں اور پہلوؤں میں سادگی کا عنصر اُن کی پاکیزہ زندگیوں میں سب سے زیادہ نمایاں نظر آتا ہے، اِس لئے صرف عورتوں ہی کو نہیں مردوں کو بھی اِس صفت کو اپنانے کی کوشش کرنی چاہیئے اور تکلف بھری زندگی سے اجتناب کرنا چاہیئے، یقیناً اِسی میں سکون بھی ہے اور یہی ہمارے نبی علیہ الصلوۃ و السلام کا طریقہ بھی ہے۔

سولہویں صفت: حقوق و فرائض کو اداء کرنا:

حضرت اُم سُلیم رضی اللہ عنہا کی مذکورہ بالا حدیث سے عورت کی ایک اہم صفت یہ بھی معلوم ہوتی ہے کہ عورت اپنے حقوق اور فرائض کو بحسن وخوبی پورا کرنے کا اہتمام کرنے والی ہو، چنانچہ آپ ﷺ نے اُنہیں نصیحت کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا:”**وَحَافِظِيْ عَلَى الْفَرَائِضِ، فَإِنَّهَا أَفْضَلُ الْجِهَادِ**“اور فرائض کی حفاظت کرتے رہو کیونکہ یہ افضل جہاد ہے۔(طبرانی اوسط:6735)

سترہویں صفت: شوہر کو خوش کرنا:

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا گیا: عورتوں میں کون سی عورت سب سے بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا:”**الَّتِي تَسُرُّهُ إِذَا نَظَرَ، وَتُطِيعُهُ إِذَا أَمَرَ وَلَا تُخَالِفُهُ**

فِي نَفْسِهَا وَمَالِهَا بِمَا يَكْرَهُ" وہ عورت کہ جب شوہر اُسے دیکھے تو اُسے خوش کردے، جب اُسے کسی بات کا حکم دے تو اُس کی اِطاعت کرے اور اپنی ذات اور مال میں شوہر کی مُخالفت کرکے ایسا کوئی کام نہ کرے جو شوہر کو ناپسند ہو۔(سنن کبریٰ نسائی:5324)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت کریمہ ﴿وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ﴾ اور جو لوگ سونا چاندی جمع کرتے ہیں (آخر تک) نازل ہوئی تو صحابہ رضی اللہ عنہم بڑے متفکر ہوئے ان کی حالت دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "أَنَا أُفَرِّجُ عَنْكُمْ" میں تمہاری اس فکر کو ابھی (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کرکے) دور کر دیتا ہوں چنانچہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی! یہ آیت تو آپ کے صحابہ پر بڑی گراں ہوگئی ہے؟ (کیونکہ اس سے ہر جمع کردہ مال کا ممنوع ہونا معلوم ہوتا ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَفْرِضِ الزَّكَاةَ، إِلَّا لِيُطَيِّبَ مَا بَقِيَ مِنْ أَمْوَالِكُمْ وَإِنَّمَا فَرَضَ الْمَوَارِيثَ لِتَكُونَ لِمَنْ بَعْدَكُمْ" اللہ تعالیٰ نے زکوۃ کو اسی لئے فرض کیا ہے تاکہ وہ تمہارے باقی مال کو پاک کردے نیز اللہ تعالیٰ نے میراث کو اس لئے مقرر کیا ہے تاکہ وہ تمہارے بعد والوں کو مل سکے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر "اللہ اکبر" کہا، اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اِرشاد فرمایا: "أَلَا أُخْبِرُكَ بِخَيْرِ مَا يَكْنِزُ الْمَرْءُ؟ الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ، إِذَا نَظَرَ إِلَيْهَا سَرَّتْهُ، وَإِذَا أَمَرَهَا أَطَاعَتْهُ، وَإِذَا غَابَ عَنْهَا حَفِظَتْهُ" کیا میں تمہیں وہ بہترین چیز نہ بتاؤں جو انسان جمع کرتا ہے؟ وہ نیک عورت ہے کہ جب اس کی طرف شوہر دیکھے تو اس کی طبیعت خوش

کردے، جب وہ اسے کوئی حکم دے تو اس کی اطاعت کرے اور جب وہ گھر میں موجود نہ ہو تو اس کی (عزّت، مال اور بچوں وغیرہ) حفاظت کرے۔(ابوداؤد:1664)

ایک حدیث میں خوش بختی کی چیزوں کو بیان کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا: "فَمِنَ السَّعَادَةِ: الْمَرْأَةُ تَرَاهَا تُعْجِبُكَ" خوش بختی میں سے ایک وہ عورت ہے جس کو تم دیکھو تو تمہیں اچھی لگے۔(مستدرکِ حاکم:2684)

اٹھارہویں صفت: شوہر کی اِطاعت کرنا:

عورت کی ایک بہت بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ شوہر کی اطاعت گزار اور فرماں بردار ہوں، اُس کے حکم پر عمل کرنے کیلئے اُس کے چشمِ اَبرو کی منتظر ہو، اُس کی اطاعت اور پیروی کرنے کو سعادت مندی، باعثِ اجر و ثواب اور اپنے لئے نجات کا سبب سمجھتی ہو۔ احادیثِ طیّبہ میں بڑی کثرت اور شدّ و مد کے ساتھ عورت کی اِس صفت اور خوبی کو واضح اور نمایاں کیا گیا ہے، چند احادیث ملاحظہ فرمائیں:

نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا: "خَيْرُ نِسَائِكُمُ الْوَدُودُ الْوَلُودُ الْمُوَاتِيَةُ الْمُوَاسِيَةُ، إِذَا اتَّقَيْنَ اللّٰهَ" تمہاری عورتوں میں سب سے بہتر وہ عورت ہے جو (شوہر سے) خوب محبت کرنے والی، زیادہ بچے جننے والی، بہترین اِطاعت کرنے والی اور غم گسار ہو جبکہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتی ہو۔(سنن کبریٰ بیہقی:13478)

ایک حدیث میں نبی کریم ﷺ نے عورت کی بہترین صفات کو ذکر کرتے ہوئے فرمایا: "وَتُطِيعُهُ إِذَا أَمَرَ" جب شوہر اس کو کوئی حکم دے تو اُس کی اِطاعت کرے۔(سنن کبریٰ نسائی:5324)

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے انسان کے جمع کردہ بہترین مال میں سے ایک وہ عورت بھی قرار دی ہے جو شوہر کی اِطاعت کرنے والی ہو، چنانچہ اِرشاد فرمایا:”أَلَا أُخْبِرُكَ بِخَيْرِ مَا يَكْنِزُ الْمَرْءُ؟ الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ، إِذَا نَظَرَ إِلَيْهَا سَرَّتْهُ، وَإِذَا أَمَرَهَا أَطَاعَتْهُ، وَإِذَا غَابَ عَنْهَا حَفِظَتْهُ“کیا میں تمہیں وہ بہترین چیز نہ بتاؤں جو انسان جمع کرتا ہے؟ وہ نیک عورت ہے کہ جب اس کی طرف شوہر دیکھے تو اس کی طبیعت خوش کردے، جب وہ اسے کوئی حکم دے تو اس کی اطاعت کرے اور جب وہ گھر میں موجود نہ ہو تو اس کی (عزّت، مال اور بچوں وغیرہ) حفاظت کرے۔(ابوداؤد:1664)

ایک روایت میں ہے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:”إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا،وَصَامَتْ شَهْرَهَا،وَحَصَّنَتْ فَرْجَهَا،وَأَطَاعَتْ بَعْلَهَا،دَخَلَتْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ“جب عورت اپنی پانچوں نمازیں پڑھے، روزے رکھے، اپنی شرمگاہ کو محفوظ رکھے، اپنے شوہر کی اِطاعت کرے تو وہ جنّت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہوجائے۔(صحیح ابن حبان:4163)

ایک اور روایت میں یہ ذکر کیا گیا ہے:”فُتِحَ لَهَا ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ مِنَ الْجَنَّةِ، فَقِيلَ لَهَا:ادْخُلِي مِنْ حَيْثُ شِئْتِ“یعنی اُس کیلئے جنّت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں اور اس سے کہا جائے گا تم جس دروازے سے چاہو داخل ہوجاؤ۔(طبرانی اوسط:4715)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:”أَلَا إِنَّ النَّارَ خُلِقَتْ لِلسُّفَهَاءِ، وَهِيَ لِلنِّسَاءِ إِلَّا الَّتِي أَطَاعَتْ قَيِّمَهَا“سن لو! بیشک جہنّم بیوقوفوں کیلئے پیدا کی گئی ہے اور وہ عورتوں کیلئے ہے سوائے اُن عورتوں کے جو اپنے نگران (شوہر) کی اِطاعت کریں۔(طبرانی کبیر:7874)

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے:"مَسْأَلَةٌ وَّاحِدَةٌ يَتَعَلَّمُهَا الْمُؤْمِنُ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ عِبَادَةِ سَنَةٍ وَخَيْرٌ لَهُ مِنْ عِتْقِ رَقَبَةٍ مِنْ وُّلْدِ إِسْمَاعِيْلَ، وَإِنَّ طَالِبَ الْعِلْمِ وَالْمَرْأَةُ الْمُطِيْعَةُ لِزَوْجِهَا وَالْوَلَدُ الْبَارُّ بِوَالِدَيْهِ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ مَعَ الْأَنْبِيَاءِ بِغَيْرِ حِسَابٍ"کسی صاحبِ ایمان کا دین کا ایک مسئلہ سیکھ لینا اُس کیلئے ایک سال کی عبادت سے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک غلام آزاد کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔ بیشک طالبِ علم، شوہر کی اطاعت کرنے والی عورت اور اپنے والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے والی اولاد یہ سب بغیر کسی حساب کے جنّت میں انبیاء علیہم السلام کے ساتھ داخل ہوں گے۔(کنزالعمال:28828)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشاد ہے:"يَسْتَغْفِرُ لِلْمَرْأَةِ الْمُطِيعَةِ لِزَوْجِهَا الطَّيْرُ فِي الْهَوَاءِ وَالْحِيتَانُ فِي الْمَاءِ وَالْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مَا دَامَتْ فِي رِضَا زَوْجِهَا، وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ عَصَتْ زَوْجَهَا فَعَلَيْهَا لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ كَلَّحَتْ فِي وَجْهِ زَوْجِهَا فَهِيَ فِي سَخَطِ اللَّهِ إِلَى أَنْ تُضَاحِكَهُ وَتَسْتَرْضِيَهُ، وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ خَرَجَتْ مِنْ دَارِهَا بِغَيْرِ إِذْنِ زَوْجِهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تَرْجِعَ"شوہر کی اِطاعت کرنے والی عورت جب تک اپنے شوہر کی رضا اور خوشنودی کی حالت میں ہو اُس کیلئے فضاء میں پرندے، پانی میں مچھلیاں، آسمان میں فرشتے اور چاند اور سورج سب دعاء کرتے رہتے ہیں۔ جس عورت نے اپنے شوہر کی نافرمانی کی اُس پر اللہ کی لعنت، فرشتوں کی لعنت اور تمام لوگوں کی لعنت ہوتی ہے۔ جس عورت نے اپنے شوہر (کو ناراض کرکے اُس) کے چہرے میں تیوری چڑھادی وہ اللہ کی ناراضگی میں ہوتی ہے جب تک کہ شوہر کو راضی کرکے ہنسانہ

دے۔ جو عورت اپنے شوہر کی اِجازت کے بغیر اپنے گھر سے نکل جائے تو اُس کے لوٹنے تک فرشتے اُس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔(الزواجر عن اقتراف الکبائر:2/77)(ومثلہ فی البحر المحیط:3/625)

نوٹ: لیکن واضح رہے کہ ناجائز کاموں میں شوہر یا کسی کی بھی اِطاعت نہیں کی جائے گی، اس لئے کہ نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے: "**السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ، فَإِنْ أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ عَلَيْهِ وَلَا طَاعَةَ**" مسلمان پر پسندیدہ اور ناپسندیدہ تمام کاموں میں سننا اور اِطاعت کرنا لازم ہے، بشرطیکہ اُسے گناہ کا حکم نہ دیا جائے، پس جب اُسے کسی گناہ کا حکم دیا جائے تو اُسے نہ سنا جائے گا اور نہ مانا جائے گا۔(ترمذی:1707)

حضرت نوّاس بن سمعان رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: "**لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ**" خالق کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اِطاعت جائز نہیں۔(مشکوۃ:3696)

گناہ کے کام میں شوہر کی اطاعت نہ کرنے کے بارے میں ایک قصہ ملاحظہ فرمائیں جس سے صراحۃً یہ معلوم ہوتا ہے کہ گناہ کے کام میں شوہر کی اِطاعت نہیں کی جائے گی، چنانچہ روایت میں ہے، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک انصاری خاتون کی بیٹی جس کی اُس نے شادی کردی تھی، اُس کے بال جھڑ گئے تو وہ خاتون اپنی بیٹی کے بارے میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور یہ مسئلہ دریافت کیا: "**إِنَّ زَوْجَهَا أَمَرَنِي أَنْ أَصِلَ فِي شَعَرِهَا**" اُس کے شوہر نے مجھے یہ کہا ہے کہ میں اُس کے بالوں میں کسی اور عورت کے بال ملادوں، آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: "**لَا، إِنَّهُ قَدْ لُعِنَ الْمُوصِلَاتُ**" نہیں! ایسا نہیں کرنا بال ملانے والی عورتوں پر لعنت کی گئی ہے۔(بخاری:5205)

انیسویں صفت: شوہر سے محبت کرنے والی ہونا:

احادیثِ طیّبہ میں بہترین عورت کی ایک صفت یہ ذکر کی گئی ہے کہ وہ اپنے شوہر پر فریفتہ ہو، اُس کو چاہنے والی اور اُس سے خوب محبت کرنے والی ہو۔ چنانچہ ایک روایت میں ہے، آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: ”خَيْرُ نِسَائِكُمُ الْوَدُودُ“ تمہاری عورتوں میں سب سے بہترین وہ عورتیں ہیں جو اپنے شوہروں سے خوب محبت کرنے والی ہوں۔ (سنن کبریٰ بیہقی: 13478)

ایک اور روایت میں ہے، حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: ”خَيْرُ نِسَاءِكُمُ الْعَفِيْفَةُ الغَلِمَةُ، عَفِيْفَةٌ فِيْ فَرْجِهَا غَلِمَةٌ عَلَى زَوْجِهَا“ تمہاری عورتوں میں سب سے بہترین عورت وہ ہے جو عفیف و پاکدامن ہو اور شوہر کو چاہنے والی ہو (یعنی) اپنی شرمگاہ کے اعتبار سے عفیف ہو اور اپنے شوہر کو خوب چاہنے والی ہو۔ (کنز العمال: 45148)

بیسویں صفت: خوب بچوں والی ہونا:

عورت کی ایک خوبی یہ ذکر کی گئی ہے کہ اُس سے خوب اولاد کے حصول کا فائدہ ہو کیونکہ یہ تکثیرِ امّت یعنی نبی کریم ﷺ کی امّت میں کثرت کا ذریعہ ثابت ہوتا ہے، چنانچہ یہی وجہ ہے کہ بہت سی حدیثوں میں ایسی عورتوں سے نکاح کرنے کی تعلیم دی گئی ہے جو زیادہ بچے جننے والی ہو، اور یہ بات لڑکی کے خاندان کی عورتوں، بالخصوص بہنوں، ماں، خالہ اور نانی وغیرہ کو دیکھ کر معلوم ہوسکتی ہے۔

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر دریافت کیا: ”إِنِّي أَصَبْتُ امْرَأَةً ذَاتَ حَسَبٍ وَجَمَالٍ، وَإِنَّهَا لَا تَلِدُ، أَفَأَتَزَوَّجُهَا؟“ مجھے ایک ایسی عورت

ملی ہے جو بانجھ ہے کیا میں اُس سے نکاح کرلوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ وہ پھر آیا (اور پھر وہی سوال کیا) آپ ﷺ نے اُسے منع فرمایا، وہ شخص پھر تیسری مرتبہ آیا (اور وہی سوال کیا) آپ ﷺ نے فرمایا: ''تَزَوَّجُوا الْوَدُودَ الْوَلُودَ فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأُمَمَ'' ایسی عورت سے نکاح کرو جو اپنے خاوند سے محبت کرنے والی ہو اور زیادہ بچے جننے والی ہو کیونکہ میں دوسری امتوں کے مقابلہ میں تمہاری کثرت پر فخر کروں گا۔(ابوداؤد:2050)

ایک اور روایت میں ہے، نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا: ''تَزَوَّجُوا الْوَدُودَ الْوَلُودَ، فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأَنْبِيَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ'' ایسی عورت سے نکاح کرو جو اپنے خاوند سے خوب محبت کرنے والی ہو اور زیادہ بچے جننے والی ہو کیونکہ میں (قیامت کے دن) دوسرے انبیاء (علیہم الصلوۃ و السلام) کے مقابلہ میں تمہاری کثرت پر فخر کروں گا۔(السنن الکبریٰ بیہقی:13476)

ایک روایت میں ہے، نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے: ''عَلَيْكُمْ بِالْأَبْكَارِ، فَإِنَّهُنَّ أَعْذَبُ أَفْوَاهًا، وَأَنْتَقُ أَرْحَامًا، وَأَرْضَى بِالْيَسِيرِ'' باکرہ (یعنی کنواری) عورتوں سے نکاح کیا کرو کیونکہ وہ شیریں دہن ہوتی ہیں (یعنی لبِ شیریں یا گفتارِ شیریں کی حامل ہوتی ہیں) اور زیادہ بچے جننے والی ہوتی ہیں اور تھوڑے پر راضی ہو جاتی ہیں۔(سنن کبریٰ بیہقی:13473)

اکیسویں صفت: شوہر کی غم گسار ہونا:

عورت کی ایک اہم خوبی یہ ہے کہ شوہر اگر غمگین ہو تو اُس کی دلجوئی اور غم گساری کرے تاکہ اُس کی پریشانی دور ہو، نبی کریم ﷺ نے بہترین عورت کی صفات میں اس خوبی کو نمایاں طور پر بیان کیا ہے،

چنانچہ ایک روایت میں ہے، نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا: "خَيْرُ نِسَائِكُمُ الْوَدُودُ الْوَلُودُ الْمُوَاتِيَةُ الْمُوَاسِيَةُ، إِذَا اتَّقَيْنَ اللّٰهَ" تمہاری عورتوں میں سب سے بہتر وہ عورت ہے جو (شوہر سے) خوب محبت کرنے والی، زیادہ بچے جننے والی، بہترین اِطاعت کرنے والی اور غم گسار ہو جبکہ وہ (اس کے ساتھ ساتھ) اللہ تعالیٰ سے ڈرتی (بھی) ہو۔ (سنن کبریٰ بیہقی: 13478)

بائیسویں صفت: شوہر کے مال، عزّت اور بچوں وغیرہ کی حفاظت کرنے والی ہو:

احادیث طیبہ میں نبی کریم ﷺ نے بہترین عورت کی صفات میں ایک اہم صفت یہ ذکر کی ہے کہ وہ حفاظت کرنے والی ہو، چنانچہ ایک حدیث میں اِرشاد فرمایا: "إِذَا غَابَ عَنْهَا حَفِظَتْهُ" یعنی جب شوہر گھر میں موجود نہ ہو تو اس کی (عزّت، مال اور بچوں وغیرہ ہر چیز کی) حفاظت کرے۔ (ابوداؤد: 1664)

ایک حدیث میں نبی کریم ﷺ نے خوش بختی کی چیزوں کو بیان کرتے ہوئے اُس بیوی کا بھی تذکرہ فرمایا جو شوہر کے مال اور اپنے نفس کی مُحافظ ہو، چنانچہ اِرشاد فرمایا: "وَتَغِيبُ فَتَأْمَنُهَا عَلَى نَفْسِهَا، وَمَالِكَ" یعنی اگر تم موجود نہ ہو تو تمہیں اُس پر اُس کی ذات اور اپنے مال میں امن و اعتماد ہو (یعنی وہ اپنی عزّت و آبرو اور تمہارے مال میں خیانت کی مرتکب نہ ہو)۔ (مستدرکِ حاکم: 2684)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا: "خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الإِبِلَ صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ، أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ، وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ" اونٹوں پر سوار ہونے والی بہترین عورتیں قریش کی ہیں جو چھوٹے بچوں پر بہت شفیق ہوتی ہیں اور اپنے شوہر کے اس مال کی جو ان کے قبضہ میں ہوتا ہے بہت زیادہ حفاظت کرتی ہیں۔ (بخاری: 5082)

تئیسویں صفت: دین اور آخرت کے کاموں میں شوہر کا مُعاون ہونا:

عورت کی ایک بہترین خوبی یہ ہے کہ وہ شوہر کیلئے دین کے کاموں میں اور آخرت کے اُمور میں مُعاون و مددگار ثابت ہو، اُس کے ساتھ دین کے کاموں میں مدد کرے، چنانچہ نماز و روزہ کی رغبت دلانا، حرام و ناجائز کاموں سے بچنے کی تلقین کرنا، نیکی اور خیر کے کاموں کی جانب شوہر کو آمادہ کرنا سب اسی کی شکلیں ہیں۔ حدیث میں آتا ہے (جو پہلے ذکر کی جاچکی ہے) نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا: ”وَزَوْجَةً مُؤْمِنَةً، تُعِينُ أَحَدَكُمْ عَلَى أَمْرِ الْآخِرَةِ“ تم میں سے ہر شخص کو چاہیئے کہ ایسی مؤمن بیوی رکھے جو آخرت کے کاموں میں تمہاری مدد کرے۔ (ابن ماجہ: 1855)

ایک اور روایت میں ہے: ”وَزَوْجَةٌ مُؤْمِنَةٌ تُعِينُهُ عَلَى إِيْمَانِهِ“ تم میں سے ہر شخص کو چاہیئے کہ ایسی مؤمن بیوی رکھے جو ایمان (کے تقاضوں کو پورا کرنے) کے کاموں میں اس کی مدد کرے۔ (ترمذی: 3094)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: ”النِّسَاءُ عَلَى ثَلَاثَةِ أَصْنَافٍ: صِنْفٌ كَالْوِعَاءِ تَحْمِلُ وَتَضَعُ، وَصِنْفٌ كَالْعُرِّ وَهُوَ الْجَرَبُ، وَصِنْفٌ وَدُودٌ وَلُودٌ مُسْلِمَةٌ تُعِينُ زَوْجَهَا عَلَى إِيْمَانِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنَ الْكَنْزِ“ عورتیں تین قسم کی ہیں: ایک وہ قسم جو برتن کی طرح ہیں چنانچہ حاملہ ہوتی ہیں اور بچے جنتی ہیں دوسری وہ قسم جو خارش کی طرح (بالکل بے فائدہ بلکہ تکلیف دہ ثابت) ہوتی ہیں، تیسری قسم وہ (شوہروں سے) خوب محبت کرنے والی، خوب بچے جننے والی مسلمان عورت جو اپنے شوہر کو اُس کے ایمان (کے تقاضوں کو پورا کرنے) پر تعاون کرتی ہے، یہ اُس کیلئے خزانے سے بھی زیادہ بہتر ہے۔ (شعب الایمان: 8352)

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: ”رَحِمَ اللَّهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى، وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ، فَإِنْ أَبَتْ، نَضَحَ فِي وَجْهِهَا الْمَاءَ، رَحِمَ اللَّهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ، وَأَيْقَظَتْ زَوْجَهَا، فَإِنْ أَبَى، نَضَحَتْ فِي وَجْهِهِ الْمَاءَ“ اللہ اُس مرد پر رحم کرے جو رات کو اُٹھ کر نماز پڑھے اور اپنی بیوی کو اُٹھائے، اگر وہ اِنکار کرے تو (اُٹھانے کیلئے) اُس کے چہرے پر پانی چھڑک دے۔ اور اللہ اُس عورت پر رحم کرے جو رات کو اُٹھ کر نماز پڑھے اور اپنے شوہر کو اُٹھائے، اگر وہ اِنکار کرے تو (اُٹھانے کیلئے) اُس کے چہرے پر پانی چھڑک دے۔ (ابوداؤد: 1308)

چوبیسویں صفت: دنیا کے کاموں میں شوہر کا مُعاون ہونا:

عورت کی ایک خوبی یہ ہے کہ وہ صرف دین ہی نہیں بلکہ دنیا کے کاموں میں بھی شوہر کیلئے مُعاون و مددگار ثابت ہوتی ہے، اس کے دنیا کے کاموں کو سنوارتی ہے، ممکنہ حد تک اس کا ہاتھ بٹاتی ہے، وہ کسی مصیبت میں ہو تو اس کی مدد کرتی ہے۔ چنانچہ روایت میں ہے نبی کریم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو نصیحت کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا: ”يَا مُعَاذُ قَلْبًا شَاكِرًا، وَلِسَانًا ذَاكِرًا، وَزَوْجَةً صَالِحَةً تُعِينُكَ عَلَى أَمْرِ دُنْيَاكَ وَدِينِكَ خَيْرُ مَا اكْتَسَبَهُ النَّاسُ“ اے معاذ! شکر کرنے والا دل، ذکر کرنے والی زبان اور ایسی نیک بیوی جو تمہارے دنیا و دین کے اُمور میں تمہاری مددگار ثابت ہو، اُسے حاصل کرو، یہ اُن تمام چیزوں سے بہتر ہے جو لوگ کماتے ہیں۔ (طبرانی کبیر: 7828)

شوہر کے ساتھ تعاون کرنے کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ دینی اور دنیاوی اُمور میں اپنے شوہر کا ساتھ دیا جائے، اُسے بے یار و مددگار چھوڑ کر دوسروں کا ساتھ نہ دیا جائے، لیکن اس کیلئے ضروری ہے کہ شوہر ظالم

نہ ہو، ورنہ ظالم کا ساتھ نہیں دیا جائے گا۔ بہت سی عورتوں میں یہ کوتاہی دیکھنے میں آتی ہے کہ وہ اپنے بھائی بہن، ماں باپ وغیرہ کی باتوں میں آکر شوہر کے خلاف بولنے اور کرنے لگ جاتی ہیں، لڑائی جھگڑے میں شوہر کے خلاف اپنے گھر والوں کا ساتھ دیتی ہیں، بعض اوقات یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ شوہر کے حق پر ہونے کے باوجود بھی بیوی اُس کے خلاف اپنے گھر والوں کی حمایت اور مدد میں لگی رہتی ہے اور اس کی وجہ سے اپنے اصلی گھر کو خراب کرڈالتی ہے۔ اِس سلسلے میں مندرجہ ذیل روایت ملاحظہ فرمائیں:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”النِّسَاءُ ثَلَاثٌ: اِمْرَأَةٌ عَفِيفَةٌ مُسْلِمَةٌ هَيِّنَةٌ لِينَةٌ وَدُودٌ، تُعِينُ أَهْلَهَا عَلَى الدَّهْرِ، وَلَا تُعِينُ الدَّهْرَ عَلَى أَهْلِهَا، وَقَلِيلٌ مَا تَجِدُهَا، وَامْرَأَةٌ كَانَتْ وِعَاءً لَمْ تَزِدْ عَلَى أَنْ تَلِدَ الْوَلَدَ، وَثَالِثَةٌ غُلٌّ قَمْلٍ يَجْعَلُهَا اللهُ فِي عُنُقِ مَنْ يَشَاءُ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَنْزِعَهُ نَزَعَهُ“ عورتیں تین طرح کی ہوتی ہیں: ایک وہ عفیف و پاکدامن مسلمان عورت جو آسان ہو (یعنی کم مہر اور کم خرچہ کے ساتھ بآسانی حاصل ہوجائے) اور نرم خُو (نرم مزاج رکھنے والی) ہو، (شوہر سے) خوب محبّت کرنے والی ہو اور سارے زمانے کے خلاف اپنے شوہر کی مدد کرتی ہو، اپنے شوہر کے خلاف سارے زمانے کی مدد نہ کرتی ہو۔ اور ایسی عورت تمہیں بہت کم ملیں گی۔ اور دوسری وہ عورت جو ایک برتن کی مانند ہو، سوائے بچے جننے کے اُس کا اور کوئی فائدہ نہ ہو۔ تیسری وہ عورت جو جوؤں کے طوق کی مانند (تکلیف دہ بوجھ) ثابت ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ اُسے جس کے گلے میں چاہتے ہیں مسلّط کردیتے ہیں، اور جب چاہتے ہیں اُسے (گلے سے) اُتار دیتے ہیں۔ (شعب الایمان: 8351)

فائدہ: حدیث میں تیسری عورت کیلئے جو "غُلٌّ قَمْلٍ" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی قیدی کو پکڑ کر اُس کے گلے میں بالوں والی کھال کا طوق بنا کر ڈال دیا جاتا تھا جس سے اُن بالوں میں جوئیں پڑجاتی تھیں اور اس طرح وہ طوق دوگنی مشقّت کا باعث بن جاتا تھا، یعنی ایک طوق کی مشقت اور دوسری جوؤں کی پریشانی۔ اور مُحاورے میں اِس سے مُراد وہ بد اخلاق عورت لی جاتی ہے جس کا مہر بھی خوب زیادہ ہو اور اس کی وجہ سے شوہر ایسا پھنس جائے کہ اُس کیلئے وہ عورت " نہ نگلتے بنے نہ اُگلتے بنے" کا مصداق ہو جائے، یعنی کوئی خلاصی کا راستہ نہ ملے۔ (النہایۃ لابن الأثیر: 3/381)

پچیسویں صفت: شیریں گفتار ہونا:

کامیاب اور خوشگوار زندگی کے حصول میں ایک بڑی اہم چیز یہ ہوتی ہے کہ عورت اپنی زبان کے اعتبار سے شیریں گفتار اور میٹھے بول بولنے والی ہو، اس کے انداز اور لہجے میں مٹھاس اور گفتگو میں اپنائیت ہو، کیونکہ اِس کے ذریعہ وہ اپنے شوہر کے دل کو جیت سکتی ہے اور اس کی نگاہ میں بآسانی اپنا مقام بنا سکتی ہے۔

نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے: "عَلَيْكُمْ بِالْأَبْكَارِ، فَإِنَّهُنَّ أَعْذَبُ أَفْوَاهًا، وَأَنْتَقُ أَرْحَامًا، وَأَرْضَى بِالْيَسِيرِ" کنواری عورتوں سے نکاح کیا کرو کیونکہ وہ شیریں دہن (یعنی لبِ شیریں یا شیریں گفتار کی حامل) ہوتی ہیں اور زیادہ بچے جننے والی ہوتی ہیں اور تھوڑے پر راضی ہو جاتی ہیں۔ (سنن کبریٰ بیہقی: 13473)

چھبیسویں صفت: تھوڑے مال پر راضی ہونا:

سابقہ حدیث ہی میں عورت کی ایک بہترین صفت اور خوبی یہ بھی ذکر کی گئی ہے کہ وہ ہر حال میں قانع اور شاکر ہوتی ہے، تھوڑے مال پر راضی ہو جاتی ہے، زیادہ کی حرص و طمع اور لالچ میں نہیں رہتی، اور یقیناً یہ

ایسی بڑی خوبی اور عظیم صفت ہے جس سے اس کی دنیا بھی جنّت بنتی ہے اور آخرت بھی، اللہ بھی خوش ہوتا ہے اور شوہر بھی۔ چنانچہ آپ ﷺ نے کنواری عورتوں سے نکاح کی ترغیب دیتے ہوئے اس کے فوائد بیان کیے اور فرمایا: "فَإِنَّهُنَّ أَعْذَبُ أَفْوَاهًا، وَأَنْتَقُ أَرْحَامًا، وَأَرْضَى بِالْيَسِيْرِ "کیونکہ وہ شیریں دہن ہوتی ہیں (یعنی لبِ شیریں یا شیریں گفتار کی حامل) اور زیادہ بچے جننے والی ہوتی ہیں اور تھوڑے پر راضی ہو جاتی ہیں۔ (سنن کبریٰ بیہقی: 13473)

ستائیسویں صفت: شوہر کی قسم کو پورا کرنا:

عورت کی ایک خوبی یہ ذکر کی گئی ہے کہ وہ شوہر کی قسم کو پورا کرتی ہے، چنانچہ ایک روایت میں نبی کریم ﷺ نے "زوجہ صالحہ "یعنی نیک بیوی کی صفات کو ذکر کرتے ہوئے ایک یہ صفت یہ بیان فرمائی ہے: "وَإِنْ أَقْسَمَ عَلَيْهَا أَبَرَّتْهُ "یعنی جب شوہر اُسے قسم دیتا ہے تو اس کو پورا کرتی ہے۔ (ابن ماجہ: 1857)

مکمل روایت یہ ہے: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: "**مَا اسْتَفَادَ الْمُؤْمِنُ بَعْدَ تَقْوَى اللَّهِ خَيْرًا لَهُ مِنْ زَوْجَةٍ صَالِحَةٍ، إِنْ أَمَرَهَا أَطَاعَتْهُ، وَإِنْ نَظَرَ إِلَيْهَا سَرَّتْهُ، وَإِنْ أَقْسَمَ عَلَيْهَا أَبَرَّتْهُ، وَإِنْ غَابَ عَنْهَا نَصَحَتْهُ فِي نَفْسِهَا وَمَالِهِ**"کسی ایمان والے نے اللہ تعالیٰ سے ڈرنے (حصولِ تقویٰ) کے بعد نیک بیوی سے زیادہ بہتر کوئی چیز حاصل نہیں کی۔ اگر شوہر اس کو کوئی حکم دیتا ہے تو وہ اس کی تعمیل کرتی ہے جب وہ اس کی طرف دیکھتا ہے تو وہ (اپنی خوش اخلاقی، خوشی سلیقگی و پاک سیرتی سے) اس کا دل خوش کرتی ہے جب وہ اس کو قسم دیتا ہے تو اس قسم کو پورا کرتی ہے اور جب اس کا خاوند موجود نہیں ہوتا تو وہ اپنے نفس اور شوہر کے مال کے بارے میں خیر خواہی کرتی ہے۔ (یعنی اپنی

عزت کی حفاظت کرتی ہے اور شوہر کے مال کو ضائع و خراب ہونے سے بچاتی ہے اور اس میں کوئی خیانت نہیں کرتی)۔(ابن ماجہ:1857)

شوہر کی قسم کو پورا کرنے کی کئی صورتیں ہوسکتی ہیں، مثلاً:(1)ایک صورت یہ ہے کہ شوہر اگر بیوی کو قسم کھانے کیلئے کہے کہ تم قسم کھاکر یہ کہو کہ میں یہ کروں گی تو وہ قسم کھاکر اُس قسم کو پورا کرتی ہے۔ (2)دوسرا مطلب یہ ہے کہ شوہر بیوی کو قسم دے کہ میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تم یہ نہ کرنا تو وہ اس قسم کی رعایت کرتی ہے اور اس کام سے بچتی ہے۔(انجاح الحاجۃ)(3)ایک صورت یہ بھی ہوسکتی ہے کہ شوہر نے کسی کام پر قسم کھائی اور وہ اس کو پورا نہیں کرپارہا تو بیوی اُس کو پورا کرنے میں مدد کرتی ہے۔

اٹھائیسویں صفت: کم مہر والی ہونا:

عورت کی ایک خوبی یہ ذکر کی گئی ہے کہ وہ کم مہر والی ہو، اِس لئے کہ زیادہ مہر والی ہونا عورت کیلئے کوئی باعثِ عزّ و افتخار نہیں، چنانچہ حدیث میں آتا ہے، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: "خَيْرُهُنَّ أَيْسَرُهُنَّ صَدَاقاً" عورتوں میں سب سے اچھی وہ عورت ہے جس کا مہر سب سے ہلکا ہو۔(صحیح ابن حبان:4034)

حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "أَلَا لَا تُغَالُوا صَدُقَةَ النِّسَاءِ، فَإِنَّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرُمَةً فِي الدُّنْيَا،أَوْ تَقْوَى عِنْدَ اللَّهِ لَكَانَ أَوْلَاكُمْ بِهَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،مَا عَلِمْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكَحَ شَيْئًا مِنْ نِسَائِهِ وَلَا أَنْكَحَ شَيْئًا مِنْ بَنَاتِهِ عَلَى أَكْثَرَ مِنْ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَّةً" خبردار! عورتوں کا بھاری مہر نہ باندھو اگر بھاری مہر باندھنا دنیا میں بزرگی و عظمت

کا سبب اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک تقویٰ کا موجب ہوتا تو یقیناً نبی کریم ﷺ اس کے زیادہ مستحق تھے (کہ آپ ﷺ بھاری مہر باندھتے) مگر میں نہیں جانتا کہ رسول کریم ﷺ نے بارہ اوقیہ سے زیادہ مہر پر اپنی ازواج مطہرات سے نکاح کیا ہو یا اس سے زیادہ مہر پر اپنی صاحبزادیوں کا نکاح کرایا ہو۔(ترمذی:1114)

ابن عدی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرمایا ہے: "خَيْرُ نِسَاءِ أُمَّتِي أَصْبَحُهُنَّ وُجُوْهًا وَأَقَلُّهُنَّ مُهُوْرًا" میری امّت کی بہترین عورتیں وہ ہیں جو روشن چہرے اور کم مہر والی ہوں۔(أخرجہ ابن عدی فی الکامل:3/238)

انتیسویں صفت: بچوں پر شفیق و مہربان ہونا:

عورت کی ایک بہترین صفت یہ ذکر کی گئی ہے کہ وہ بچوں کے ساتھ شفقت اور محبّت کا سلوک کرنے والی ہو کیونکہ اس صفت کا لازمی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ عورت بچوں پر توجہ دیتی ہے، اُن کا خیال رکھتی ہے، اُن کی صفائی ستھرائی، کھلانے پلانے اور سلانے وغیرہ کا بروقت اہتمام کرتی ہے، ان کے اخلاق کی درستگی اور اصلاح و تربیت پر توجہ دیتی ہے جس سے بچے بہت اچھی طرح پنپتے اور پرورش پاتے ہیں اور ایک اچھے اور باصلاحیت انسان بنتے ہیں اور اس سے معاشرے کو اچھے افراد ملتے ہیں۔

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا: "خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الإِبِلَ صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ، أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ، وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ" اونٹوں پر سوار ہونے والی بہترین عورتیں قریش کی ہیں جو چھوٹے بچوں پر بہت شفیق ہوتی ہیں اور اپنے شوہر کے اس مال کی جو ان کے قبضہ میں ہوتا ہے بہت زیادہ حفاظت کرتی ہیں۔(بخاری:5082)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مَروی ہے کہ کوئی عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئی اور کچھ مانگنے لگی، اُس کے ساتھ اُس کے دو بچے تھے، آپ ﷺ نے اُسے تین کھجوریں عنایت فرمائی، اُس نے دونوں بچوں کو ایک ایک کھجور دی، ایک بچہ رونے لگا تو اُس نے (تیسری کھجور میں سے) ہر ایک کو آدھی کھجور دیدی۔ نبی کریم ﷺ نے (یہ منظر دیکھا تو) فرمایا: "حَامِلَاتٌ وَالِدَاتٌ رَحِيمَاتٌ بِأَوْلَادِهِنَّ لَوْلَا مَا يَصْنَعْنَ بِأَزْوَاجِهِنَّ لَدَخَلَتْ مُصَلِّيَاتُهُنَّ الْجَنَّةَ" عورتیں حمل کو اُٹھانے والی، بچہ جننے والی اور اپنی اولاد پر بہت رحم کرنے والی ہوتی ہیں، اگر وہ کوتاہیاں نہ ہوتیں جو وہ اپنے شوہروں کے ساتھ کرتی ہیں تو اُس میں سے نماز پڑھنے والی جنّت میں (بآسانی) داخل ہو جاتیں۔ (مسند احمد:22173)

تیسویں صفت: اس کا شوہر اس سے راضی ہو:

حضرت سیدتنا اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: "أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ" جو عورت اِس حال میں مرے کہ اُس کا شوہر اُس سے راضی ہو وہ جنّت میں داخل ہو گئی۔ (ترمذی:1161)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: "يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ اتَّقِينَ اللَّهَ وَالْتَمِسُوا مَرْضَاتِ أَزْوَاجِكُنَّ، فَإِنَّ الْمَرْأَةَ لَوْ تَعْلَمُ مَا حَقُّ زَوْجِهَا، لَمْ تَزَلْ قَائِمَةً مَا حَضَرَ غَدَاؤُهُ وَعَشَاؤُهُ" اے عورتوں کی جماعت! تم لوگ اللہ سے ڈرو اور اپنے شوہروں کی خوشنودی کو طلب کرو اِس لئے کہ عورت اگر جان لے کہ (اُس پر) اُس کے شوہر کا کیا حق ہے تو وہ صبح و شام کا کھانا لیکر کھڑی رہے۔ (مسند البزار:2/289۔ رقم:712)

اکتیسویں صفت: شوہر کو منانے والی ہونا:

عورت کی ایک اہم خوبی یہ ذکر کی گئی ہے کہ وہ شوہر کے ناراض اور غصہ ہو جانے کی صورت میں مضطرب اور بے قرار ہو جاتی ہے اور اُسے اُس وقت تک قرار نہیں آتا جب تک کہ وہ اپنے روٹھے ہوئے شوہر کو منا کر راضی نہ کرلے، اُسے اُس وقت تک نیند نہیں آتی جب تک کہ وہ اپنے شوہر کی ناراضگی دور نہ کرلے۔ یقیناً یہ ایسی عظیم اور بہترین صفت ہے جس کی وجہ سے کبھی فاصلے باقی نہیں رہتے، دوریاں اور جدائیاں پیدا نہیں ہوتیں، نفرتوں اور عداوتوں کی آگ اولاً تو جلتی ہی نہیں اور اگر جل بھی جائے تو اُسے سلگنے اور گھر کو جلا کر راکھ کر دینے کا کبھی موقع نہیں ملتا۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِنِسَائِكُمْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ" کیا میں تمہیں تمہاری جنتی عورتوں کے بارے میں نہ بتلاؤں؟ پھر خود ہی جواب اِرشاد فرمایا: "الْوَدُودُ، الْوَلُودُ، الْعَؤُودُ عَلَى زَوْجِهَا، الَّتِي إِذَا آذَتْ أَوْ أُوذِيَتْ، جَاءَتْ حَتَّى تَأْخُذَ بِيَدِ زَوْجِهَا، ثُمَّ تَقُولُ: وَاللهِ لَا أَذُوقُ غُمْضًا حَتَّى تَرْضَى" وہ جو شوہر سے خوب محبت کرنے والی، خوب بچے جننے والی، اپنے شوہر کی طرف کثرت سے لوٹنے والی ہو، وہ جب اپنے شوہر کو تکلیف پہنچادے یا اُن کو تکلیف پہنچادی جائے تو آکر اپنے شوہر کا ہاتھ پکڑ لیتی ہے اور کہتی ہے: اللہ کی قسم! میں ذرہ بھر نہیں سوؤں گی جب تک آپ راضی نہ ہو جائیں۔ (سنن کبریٰ نسائی:9094)

ایک اور روایت میں ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِنِسَائِكُمْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟" کیا میں تمہیں تمہاری جنتی عورتوں کے بارے میں نہ بتلاؤں؟ لوگوں نے کہا: ضرور اِرشاد فرمائیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اِرشاد فرمایا:"الْوَلُودُ الْوَدُودُ الَّتِي إِذَا غَضِبَتْ أَوْ أُغْضِبَتْ قَالَتْ: يَدِي فِي يَدِكَ لَا أَكْتَحِلُ بِغُمْضٍ " جو شوہروں سے خوب محبت کرنے والی اور خوب بچے جننے والی ہو جب وہ کسی بات پر غصہ ہو جائے یا اُسے غصہ دلادیا جائے تو (اپنے شوہر سے) کہتی ہے: میرا ہاتھ تمہارے ہاتھ میں ہے، میں ذرہ بھر بھی نہ سوؤں گی (جب تک کہ آپ راضی نہ ہو جائیں)۔(طبرانی کبیر:12467)

بتیسویں صفت: نظریں جھکا کر رکھنا:

عورت کی ایک خوبی یہ ہے کہ اُس کی نگاہ شرم وحیاء کی وجہ سے جھکی ہوتی ہے، اور اِسی میں عورت کا حسن ہے کہ وہ شرمیلی اور نگاہیں نیچے رکھنے والی ہو۔ اگرچہ جدید مُعاشرے میں عورت کیلئے اِس کو خوبی اور کمال سمجھا جاتا ہے کہ وہ آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر خود اعتمادی کے ساتھ ہر ایک سے گفتگو کر سکے، لیکن حقیقت یہی ہے کہ یہ عورت کا حسن نہیں بلکہ اُس کیلئے خامی اور عیب ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنتی حوروں کی خوبیاں اوران کی بہترین صفات کو بیان کرتے ہوئے ایک صفت یہ بھی ذکر فرمائی ہے:

﴿فِيْهِنَّ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ﴾ انہی باغوں میں وہ نیچی نگاہ والیاں ہوں گی۔(آسان ترجمہ قرآن)

اللہ تعالیٰ کا اِرشاد ہے:"وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ"اور مؤمن عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔(آسان ترجمہ قرآن)

حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے ایک روایت میں نقل کیا گیا ہے:"إِنَّه يُكْرَهُ لِلنِّسَاءِ أَنْ يَّنْظُرْنَ إِلَى الرِّجَالِ، كَمَا يُكْرَهُ لِلرِّجَالِ أَنْ يَّنْظُرُوا إِلَى النِّسَاءِ"بیشک عورتوں کیلئے بھی ممنوع ہے کہ وہ مَردوں کی طرف دیکھیں جیسا کہ مَردوں کیلئے ممنوع ہے کہ وہ عورتوں کی جانب دیکھیں۔(کنز العمال:13071)

تینتیسویں صفت: گھر کے کام کاج کرنا:

عورت کی ایک خوبی یہ ہے کہ وہ اجر و ثواب کے حصول اور اپنی ذمّہ داریوں کی ادائیگی کیلئے شوق اور دلچسپی کے ساتھ اپنے گھر کے کام کاج کرتی ہے، بچوں کی دیکھ بھال کرتی ہے، شوہر کی خدمت کو اپنی سعادت سمجھتی ہے، کھانا پکانا، صفائی ستھرائی، کپڑوں کی دھلائی اور دیگر چھوٹے موٹے ہر طرح کے کام کرنے میں مصروف و مشغول رہتی ہے، اور اسے یہ سارے کام کوئی بوجھ محسوس نہیں ہوتے، اور نہ ہی ان کاموں کو وہ اپنے لئے عار اور عیب کا باعث سمجھتی ہے، اِسی وجہ سے احادیثِ طیبہ میں عورت کیلئے ان کاموں پر اجر و ثواب اور فضیلتوں کے حصول کا وعدہ کیا گیا ہے۔ چند روایات ملاحظہ فرمائیں:

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کچھ عورتیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کہنے لگیں: **”ذَهَبَ الرِّجَالُ بِالْفَضْلِ، يُجَاهِدُونَ وَلَا نُجَاهِدُ“** یارسول اللہ! مَرد حضرات تو فضیلت لے اُڑے، کیونکہ وہ جہاد کرتے ہیں اور ہم جہاد نہیں کرتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: **”مِهْنَةُ إِحْدَاكُنَّ فِي بَيْتِهَا تُدْرِكُ جِهَادَ الْمُجَاهِدِينَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ“** تم میں سے کسی کا اپنے گھر کے کام کاج میں لگنا ان شاء اللہ! مجاہدین کے جہاد کے برابر ہے۔ (مسند ابو یعلی موصلی:3415)

حضرت سلامہ رضی اللہ عنہا جو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند حضرت ابراہیم کی دائی ہیں، اُنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی: **” تُبَشِّرُ الرِّجَالَ بِكُلِّ خَيْرٍ وَلَا تُبَشِّرُ النِّسَاءَ؟“** یا رسول اللہ! آپ مَردوں کو ہر قسم کی بھلائیوں کی بشارت سناتے ہیں، عورتوں کو بشارت نہیں سناتے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: تمہاری سہیلیوں نے تمہیں یہ پوچھنے کیلئے بھیجا ہے؟ اُنہوں نے عرض کیا: جی ہاں! اُنہوں نے ہی مجھے بھیجا

ہے۔ آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: ”أَفَمَا تَرْضَى إِحْدَاكُنَّ أَنَّهَا إِذَا كَانَتْ حامِلًا مِنْ زَوْجِهَا، وَهُوَ عَنْهَا رَاضٍ أَنَّ لَهَا مِثْلَ أَجْرِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَإِذَا أَصَابَهَا الطَّلْقُ لَمْ يَعْلَمْ أَهْلُ السَّمَاءِ وَأَهْلُ الْأَرْضِ مَا أُخْفِيَ لَهَا مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ“ کیا تم اس سے راضی نہیں ہو کہ تم میں سے کوئی جب اپنے شوہر سے حاملہ ہوتا ہے اور وہ شوہر اس سے راضی بھی ہو تو اس کیلئے روزہ دار اور اللہ کے راستے میں کھڑے ہونے والے کے اجر کی طرح اجر ملتا ہے، جب اُسے دردِ زہ ہوتا ہے تو آسمان وزمین والے نہیں جانتے کہ (اس کے بدلے میں) اس عورت کیلئے کیا آنکھوں کی ٹھنڈک رکھی گئی ہے۔ ”فَإِذَا وَضَعَتْ لَمْ يَخْرُجْ مِنْهَا جُرْعَةٌ مِنْ لَبَنِهَا، وَلَمْ يَمُصَّ مَصَّةً إِلَّا كَانَ لَهَا بِكُلِّ جُرْعَةٍ وَبِكُلِّ مَصَّةٍ حَسَنَةٌ“ پھر جب وہ بچہ جنتی ہے تو اس کے نکلنے والے دودھ کے ہر گھونٹ اور چوسنے کے بدلے میں ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔ ”فَإِنْ أَسْهَرَها لَيْلَةً كَانَ لَهَا مِثْلُ أَجْرِ سَبْعِينَ رَقَبَةً تُعْتِقُهُنَّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ“ پھر اگر وہ بچہ اُسے رات کو جگاتا ہے تو اس کیلئے ستر غلاموں کو اللہ کے راستے میں آزاد کرنے کے برابر اجر ملتا ہے، پھر آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: اے سلامہ! تم جانتی ہو کہ میری مراد کون سی عورتیں ہیں؟ ”لِلمُتَمَتِّعاتِ، الصَّالِحَاتِ، الْمُطِيْعَاتِ لِأَزْوَاجِهِنَّ، اللَّوَاتِي لَا يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ“ وہ عورتیں جو فائدہ حاصل کرنے والی، نیک اور اپنے شوہروں کی اِطاعت کرنے والی ہوں، وہ جو اپنے شوہروں کی ناشکری نہ کرتی ہوں۔ (طبرانی اوسط:6733)

ایک دفعہ نبی کریم ﷺ جبکہ صحابہ کرام کے درمیان تشریف فرما تھے، حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئیں اور کہنے لگیں: میری ذات اور میرے ماں باپ آپ پر فداء ہوں، میں

عورتوں کی جانب سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں ہوں۔ مشرق و مغرب کی ہر عورت جس کو میرے اس آنے (اور آپ سے مسئلہ پوچھنے) کا علم ہو گا وہ ضرور میری رائے سے اتفاق کرے گی۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے آپ کو مَردوں اور عورتوں کی طرف حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، ہم آپ پر اور آپ کے معبود پر ایمان لائے ہیں جس نے آپ کو بھیجا ہے، بیشک ہم عورتوں کی جماعت آپ مَردوں کے گھروں میں محصور و مقصور ہو کر بیٹھے ہوتے ہیں، آپ کی خواہشات کو پورا کرتے ہیں، آپ مَردوں کی اولاد سے حاملہ ہوتے ہیں، اور بیشک آپ مَردوں کی جماعت کو ہم عورتوں پر جمعہ، جماعت کی نماز، مریض کی عیادت کرنے، جنازوں میں حاضر ہونے اور حج کے بعد حج کرنے کے اعتبار سے فضیلت دی گئی ہے اور اِن سب سے افضل اللہ کے راستے میں جہاد کرنا ہے (اور اس میں بھی مَردوں ہی کا حصہ ہے) اور بیشک آپ مَردوں میں سے کسی شخص کو جب حج یا عمرہ کیلئے یا سرحدوں کی حفاظت کیلئے نکالا جاتا ہے تو ہم عورتیں آپ مَردوں کے مالوں کی حفاظت کرتے ہیں، آپ کے کپڑوں کو بُنتے ہیں، آپ کی اولاد کی پرورش کرتے ہیں، پس اے اللہ کے رسول! ہم کس قدر آپ مَردوں کے اجر میں شریک ہیں؟ نبی کریم ﷺ صحابہ کرام کی جانب مکمل طور پر متوجہ ہوئے اور فرمایا: "**هَلْ سَمِعْتُمْ مَقَالَةَ امْرَأَةٍ قَطُّ أَحْسَنَ مِنْ مَسْأَلَتِهَا فِي أَمْرِ دِينِهَا مِنْ هَذِهِ؟**" کیا تم نے کسی عورت کی ایسی بات سنی ہے جو اِس خاتون کے اپنے دینی معاملہ میں سوال سے زیادہ خوبصورت ہو؟ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فرمایا: "**مَا ظَنَنَّا أَنَّ امْرَأَةً تَهْتَدِي إِلَى مِثْلِ هَذَا**" یا رسول اللہ! ہمارا خیال نہیں کہ کسی عورت کو اِس جیسے (خوبصورت) سوال کی ہدایت ملی ہو، نبی کریم ﷺ اُس خاتون کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا: "**اِنْصَرِفِي أَيَّتُهَا الْمَرْأَةُ، وَأَعْلِمِي مَنْ خَلْفَكِ مِنَ النِّسَاءِ**

أَنَّ حُسْنَ تَبَعُّلِ إِحْدَاكُنَّ لِزَوْجِهَا، وَطَلَبَهَا مَرْضَاتِهِ، وَاتِّبَاعَهَا مُوَافَقَتَهُ تَعْدِلُ ذَلِكَ كُلَّهُ" اے خاتون! جاؤ اور اپنے پیچھے تمام عورتوں کو بتادو کہ تم میں کسی کا اپنے شوہر کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، اُس کی رضاء و خوشنودی کی طلب میں رہنا اور (تمام کاموں میں) اس کی موافقت کی پیروی کرنا اِن تمام (مَردوں کی فضیلت میں ذکر کردہ) عبادتوں کے برابر ہے۔ راوی کہتے ہیں: پھر وہ خاتون خوشی کے عالَم میں تہلیل اور تکبیر کہتے ہوئے چلی گئیں۔ (شعب الایمان:8369)

چونتیسویں صفت: علم حاصل کرنا:

عورت کی ایک بہترین صفت یہ ہے کہ وہ حصولِ علم کیلئے کوشاں رہے، دینی مسائل کے سیکھنے سکھانے اور اُن کو مستند ذرائع سے حاصل کرنے کیلئے سرگرمِ عمل رہے، کوئی مسئلہ اگرچہ وہ شرم و حیاء ہی کا ہو لیکن اُس کے پوچھنے میں شرم اور عار نہ سمجھے، کیونکہ اِسی سے دین کا صحیح رُخ سمجھ آتا ہے اور ضلالت و گمراہی سے حفاظت ہوتی ہے، چنانچہ یہی وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں مسائلِ دینیہ کے سیکھنے اور اُنہیں دریافت کرنے کیلئے صرف صحابہ کرام ہی نہیں بلکہ صحابیات رضی اللہ عنہن بھی تشریف لایا کرتی تھیں، احادیثِ طیّبہ میں صحابیات کے علمی ذوق اور دینی شوق کے بہت سے قصے ملاحظہ کیے جاسکتے ہیں۔

ایک روایت میں ہے، امّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: "نِعْمَ النِّسَاءُ نِسَاءُ الْأَنْصَارِ لَمْ يَكُنْ يَمْنَعُهُنَّ الْحَيَاءُ أَنْ يَتَفَقَّهْنَ فِي الدِّينِ، وَأَنْ يَسْأَلْنَ عَنْهُ" انصار کی عورتیں کیا ہی بہتر ہیں اُنہیں دین میں سمجھ بوجھ حاصل کرنے اور دینی مسئلہ کو دریافت کرنے میں کوئی شرم و حیاء مانع نہیں ہوتی۔ (مصنف عبد الرزاق:1208)

پینتیسویں صفت: شوہر کیلئے زیب وزینت اختیار کرنا:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "وقّت رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَحْلِقَ الرَّجُلُ عَانَتَهُ كُلَّ أَرْبَعِينَ يَوْمًا، وَأَنْ يَنْتِفَ إِبطَهُ كُلَّمَا طَلَعَ، ولاَ يَدَعْ شَارِبَيْهِ يَطُولانِ، وَأَنْ يُقَلِّمَ أَظْفَارِهِ مِنَ الْجُمُعَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ، وَأَنْ يَتَعَاهَدَ الْبَرَاجِمَ إِذَا تَوَضَّأَ، فَإِنَّ الْوَسَخَ إِلَيْهَا سَرِيعٌ، وَاعْلَمْ أَنَّ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَأَنَّ لِرَأْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَأَنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَأَنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَأَمَّا النِّسَاءُ فَلَيْسَ يَنْبَغِي إِلا أَنْ يَتَعَاهَدْنَ أَنْفُسَهُنَّ لِأَنْفُسِهِنَّ وَلِأَزْوَاجِهِنَّ، وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ، وَإِنَّ لَكُمْ حَفَظَةٌ يُحِبُّونَ الرِّيحَ الطَّيِّبَ كَمَا تُحِبُّونَهَا وَيَكْرَهُونَ الرِّيحَ الْمُنْتِنَةَ كَمَا تَكْرَهُونَهَا" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زیرِ ناف بالوں کی صفائی کیلئے (زیادہ سے زیادہ) چالیس دن کا وقت مقرر کیا ہے، اور یہ کہ اپنے بغل کے بالوں کو جب بھی وہ نکلیں اُنہیں صاف کر دیں اور اپنی مونچھوں کو لمبا ہونے کیلئے نہ چھوڑ دیں اور یہ کہ اپنے ناخنوں کو جمعہ سے جمعہ کاٹ لیا کریں اور یہ کہ وضو کرتے ہوئے اپنی انگلیوں کے جوڑوں (کی صفائی) کا خیال رکھیں، اِس لئے کہ میل کچیل اُس تک بہت تیزی سے پہنچتا ہے، اور جان لو کہ تمہارے نفس کا بھی تم پر حق ہے، تمہارے سر کا بھی تم پر حق ہے، تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ اور عورتوں کیلئے یہی مُناسب ہے کہ وہ اپنے لئے اور اپنے شوہروں کیلئے اپنی ذات کا خیال رکھیں، اور بیشک اللہ عزّوجلّ خوبصورت ہیں، خوبصورتی کو پسند کرتے ہیں، اور بیشک تمہاری حفاظت کیلئے کچھ فرشتے مقرر ہیں جو اچھی خوشبو اسی طرح پسند کرتے ہیں جیسے تم پسند کرتے ہو، اور بدبو کو اسی طرح ناپسند کرتے ہیں جیسے تم ناپسند کرتے ہو۔ (أخرجه ابن عدی فی الکامل: 1/ 423)

چھتیسویں صفت: شوہر کی مَرضی اور اِجازت سے چلنا:

عورت کا ایک اہم اور بڑا وصف یہ ہے کہ وہ اپنے تمام کاموں میں شوہر سے پوچھ پوچھ کر چلے، اور اپنی مَرضی سے کوئی کام نہ کرے تاکہ شوہر کی منشاء کے خلاف کسی کام کے کرنے میں اُسے تکلیف کا سامنا نہ ہو، ایسی عورت یقیناً اپنی تمام حرکات و سکنات میں شوہر کیلئے راحت رساں ثابت ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کئی چیزوں میں عورت کیلئے شوہر کی اِجازت کو ضروری قرار دیا ہے، ذیل میں مختلف عنوانات کے تحت اس کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں:

نفلی روزہ رکھنے میں شوہر کی اِجازت:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں: "نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ أَنْ يَصُمْنَ إِلَّا بِإِذْنِ أَزْوَاجِهِنَّ" نبی کریم ﷺ نے عورتوں کو اپنے شوہروں کی اِجازت کے بغیر (نفلی) روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔(ابن ماجہ:1762)

مسند احمد کی روایت میں نبی کریم ﷺ کا یہی اِرشاد اور بھی زیادہ تاکید کے ساتھ منقول ہے: "لَا تَصُومَنَّ امْرَأَةٌ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا" کوئی عورت اپنے شوہر کی اِجازت کے بغیر ہرگز روزہ نہ رکھے۔(مسند احمد:11759)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں ایک عورت حاضر ہوئی اور کہنے لگی: "يَا نَبِيَّ اللَّهِ! مَا حَقُّ الزَّوْجِ عَلَى زَوْجَتِهِ؟" بیوی پر شوہر کا کیا حق ہے، آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: لَا تَصُومُ إِلَّا بِإِذْنِهِ إِلَّا الْفَرِيضَةَ، فَإِنْ فَعَلَتْ أَثِمَتْ وَلَمْ يُقْبَلْ مِنْهَا" عورت کو چاہیئے

کہ فرض کے علاوہ کوئی روزہ اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر نہ رکھے، پس اگر اُس نے رکھا تو وہ گناہ گار ہو گی اور اُس کی جانب سے قبول بھی نہیں ہو گا۔(مصنّف ابن ابی شیبہ:9709)

حضرت زید بن وھب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں خط لکھ کر یہ فرمایا: "أَنَّ الْمَرْأَةَ لَا تَصُومُ تَطَوُّعًا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا" عورت نفلی روزہ اپنے شوہر کی اِجازت کے بغیر نہ رکھے۔(ابن ابی شیبہ:9710)

واضح رہے کہ عورت کیلئے نفلی روزہ میں شوہر کی اِجازت لینے کا حکم اُس وقت ہے جبکہ شوہر موجود ہو، اور اگر وہ سفر وغیرہ میں ہو تو یہ اِجازت ضروری نہیں ہوتی، چنانچہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: "لَا تَصُومُ تَطَوُّعًا وَهُوَ شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ" شوہر کی موجودگی میں عورت نفلی روزہ شوہر کی اِجازت کے بغیر نہ رکھے۔(ابن ابی شیبہ:9711)

شوہر کے مال سے کچھ لینے میں شوہر کی اِجازت:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس ایک مرتبہ کوئی عورت آئی اور کہنے لگی: "أَيَحِلُّ لِي أَنْ آخُذَ مِنْ دَرَاهِمِ زَوْجِي؟" کیا میرے لئے یہ جائز ہے کہ میں اپنے شوہر کے مال میں سے کچھ لے لوں؟ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: "أَيَحِلُّ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ حُلِيِّكِ؟" یہ بتاؤ کہ کیا اُس(شوہر) کیلئے تمہارے زیور میں سے کچھ لے لینا جائز ہے؟ اُس عورت نے کہا: نہیں، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: "فَهُوَ أَعْظَمُ عَلَيْكِ حَقًّا" پس وہ تم پر اس سے زیادہ حق رکھتا ہے۔(مصنف عبد الرزاق:7278)

مال خرچ کرنے میں شوہر کی اِجازت:

نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے: "لَا يَجُوزُ لِامْرَأَةٍ عَطِيَّةٌ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا" کسی عورت کیلئے اپنے شوہر کی اِجازت کے بغیر (اس کے مال سے) کسی کو عطیہ دینا جائز نہیں۔(ابوداؤد:3547)

ایک روایت میں ہے، حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں یہ اِرشاد فرمایا: "لَا تُنْفِقُ الْمَرْأَةُ شَيْئًا مِنْ بَيْتِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا" کوئی عورت اپنے گھر کی کوئی چیز اپنے شوہر کی اِجازت کے بغیر خرچ نہ کرے، پوچھا گیا ، یارسول اللہ! کیا کوئی کھانے کی چیز بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: "ذَاكَ أَفْضَلُ أَمْوَالِنَا" یہ تو ہمارے مالوں میں افضل ترین مال ہے(اس کو بھی پوچھ کر خرچ کرے)۔(ابوداؤد:3565)(مسند احمد:22294)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی شخص نے حضور ﷺ سے دریافت کیا: "مَا حَقُّ الزَّوْجِ عَلَى الْمَرْأَةِ؟" عورت پر شوہر کا کیا حق ہے؟ آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: "مَا لِامْرَأَةٍ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا، وَلَا أَنْ تُعْطِي مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا إِلَّا بِإِذْنِهِ" کسی عورت کیلئے رَوا نہیں کہ اپنے شوہر کی اِجازت کے بغیر اس کے گھر سے نکلے اور نہ ہی اُس کیلئے یہ درست ہے کہ وہ اپنے شوہر کے گھر سے اُس کی اِجازت کے بغیر (کسی کو) کوئی چیز دے۔(طبرانی کبیر:8007)

ایک اور روایت میں ہے کسی عورت نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا: "مَا حَقُّ الزَّوْجِ عَلَى زَوْجَتِهِ؟" شوہر کا اپنی بیوی پر کیا حق ہے؟ آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: "لَا تَصَدَّقُ بِشَيْءٍ مِنْ بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ، فَإِنْ فَعَلَتْ لَعَنَتْهَا مَلَائِكَةُ اللَّهِ، وَمَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ، وَمَلَائِكَةُ الْغَضَبِ حَتَّى تَتُوبَ أَوْ

تَرْجِعَ ”بیوی پر شوہر کا حق یہ ہے کہ اُس کی اِجازت کے بغیر گھر میں سے کوئی چیز صدقہ نہ کرے، اگر اُس نے ایسا کیا تو اللہ کے فرشتے، رحمت کے فرشتے اور غضب کے فرشتے اُس پر لعنت کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ توبہ کرلے یا واپس لوٹ آئے۔(مصنّف ابن ابی شیبہ:17124)

عورت کیلئے خود اپنے ذاتی مال میں تصرف کرتے ہوئے شوہر کی اِجازت:

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:”**لَا يَجُوزُ لِامْرَأَةٍ فِي مَالِهَا، إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا، إِذَا هُوَ مَلَكَ عِصْمَتَهَا**“کسی عورت کیلئے اپنے شوہر کی اِجازت کے بغیر اپنے مال میں کوئی تصرّف کرنا جائز نہیں جبکہ شوہر اُس کی عصمت کا مالک ہو۔(ابن ماجہ:2388)(ابو داؤد:3546)

عورت کے مال سے مُراد یا تو شوہر ہی کا مال ہے جو اُس نے بیوی کے پاس رکھوایا ہے اور اُس کو عورت کا مال مجازی طور پر کہہ دیا گیا ہے، اِس صورت میں عورت کیلئے شوہر کی اِجازت کے بغیر عورت کا اُس مال میں تصرّف کرنا ناجائز ہے، اور اگر اُس مال سے حقیقۃً عورت ہی کا ذاتی مال ہو تب بھی عورت کو شوہر کی اِجازت کے بغیر اُس میں تصرّف کرنے سے منع کیا گیا ہے، اِس لئے کہ عورت ناقص العقل ہوتی ہے لہٰذا اُس کیلئے اپنے ذاتی مال میں بھی شوہر کی اِجازت اور اُس کے مَشورہ کے بغیر تصرّف کرنا مُناسب نہیں، پس اِس صورت میں یہ مُمانعت تنزیہی ہوگی۔(عون المعبود:9/335)

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:”**وَلَيْسَ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَنْتَهِكَ شَيْئًا مِنْ مَالِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا**“کسی عورت کیلئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے شوہر کی اِجازت کے بغیر اُس کے مال میں سے کوئی بھی چیز خرچ کرے۔(طبرانی کبیر:22/83)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی ایک روایت جس میں اُنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی قضایا اور فیصلوں کا ذکر کیا ہے، اُن میں سے ایک فیصلہ یہ بھی منقول ہے: "أَنَّ الْمَرْأَةَ لَا تُعْطِي مِنْ مَالِهَا شَيْئًا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا" یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ فرمایا کہ عورت اپنے مال میں سے کسی کو اپنے شوہر کی اِجازت کے بغیر نہ دے۔(مجمع الزوائد:7059)

حضرت خَیرہ رضی اللہ عنہا جو کہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہیں، وہ فرماتی ہیں کہ وہ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک زیور لیکر حاضر ہوئیں اور عرض کیا: "إِنِّي تَصَدَّقْتُ بِهَذَا" یارسول اللہ! میری جانب سے یہ صدقہ قبول فرمایئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "إِنَّهُ لَا يَجُوزُ لِلْمَرْأَةِ فِي مَالِهَا أَمْرٌ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا فَهَلِ اسْتَأْذَنْتِ كَعْبًا؟" کسی عورت کیلئے اپنے شوہر کی اِجازت کے بغیر اپنے مال میں کوئی تصرّف جائز نہیں ہے لہٰذا کیا تم نے کعب بن مالک سے اِجازت لی ہے؟ حضرت خَیرہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کہا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت کعب کی جانب کسی کو بھیج کر دریافت کروایا: "هَلْ أَذِنْتَ لِخَيْرَةَ أَنْ تَصَدَّقَ بِحُلِيِّهَا؟" کیا آپ نے حضرت خَیرہ رضی اللہ عنہا کو اپنا زیور صدقہ کرنے کی اِجازت دی ہے؟ اُنہوں نے کہا: جی ہاں! تب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے صدقہ کو قبول فرمایا۔(طبرانی کبیر:24/256)

گھر سے نکلنے میں شوہر کی اِجازت:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: "مَا حَقُّ الزَّوْجِ عَلَى الْمَرْأَةِ؟" عورت پر شوہر کا کیا حق ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "مَا لِامْرَأَةٍ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ بَيْتِ

زَوْجِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا"کسی عورت کیلئے رَوا نہیں کہ اپنے شوہر کی اِجازت کے بغیر اس کے گھر سے نکلے۔(طبرانی کبیر:8007)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:"لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، أَنْ تَأْذَنَ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا وَهُوَ كَارِهٌ، وَلَا تَخْرُجَ وَهُوَ كَارِهٌ، وَلَا تُطِيعَ فِيهِ أَحَدًا،وَلَا تُخَشِّنَ بِصَدْرِهِ، وَلَا تَعْتَزِلَ فِرَاشَهُ، وَلَا تَضْرِبَهُ، فَإِنْ كَانَ هُوَ أَظْلَمَ، فَلْتَأْتِهِ حَتَّى تُرْضِيَهُ، فَإِنْ كَانَ هُوَ قَبِلَ، فَبِهَا وَنِعْمَتْ، وَقَبِلَ اللَّهُ عُذْرَهَا، وَأَفْلَجَ حُجَّتَهَا، وَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ، وَإِنْ هُوَ أَبِي بِرِضَاهَا عَنْهَا، فَقَدْ أَبْلَغَتْ عِنْدَ اللَّهِ عُذْرَهَا"اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کیلئے حلال نہیں کہ وہ اپنے شوہر کے گھر میں کسی کو آنے کی اِجازت دے جبکہ شوہر اُسے ناپسند کرتا ہو، شوہر کے ناپسند ہونے کی حالت میں گھر سے نہ نکلے، شوہر کے بارے میں کسی کی اِطاعت نہ کرے،شوہر کو غصہ دلا کر نہ بھڑکائے،شوہر کے بستر سے الگ نہ رہے،شوہر کو (اپنے ہاتھ یا زبان وغیرہ سے)نہ مارے، پس اگر شوہر ہی ظلم کرنے والا ہو تو عورت کو چاہیئے کہ شوہر کے پاس آکر اُسے راضی کرے،پس اگر شوہر (اُس کے عذر کو) قبول کرلے تو بہت ہی اچھی بات ہے اللہ تعالیٰ بھی اُس کے عُذر کو قبول کرلیں گے اور اُس کی حجّت کو کامیاب کردیں گے اور شوہر پر کوئی گناہ بھی نہ رہے گا، لیکن اگر شوہر نے اُس سے راضی ہونے سے اِنکار کردیا تو پس وہ عورت اللہ کے نزدیک اپنے عُذر کو پہنچ چکی ہے(یعنی اب اس کا قصور نہ ہوگا۔(مستدرکِ حاکم:2770)

کسی کو گھر میں آنے کی اِجازت دینے میں شوہر کی اِجازت:

حضرت عَمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو ایک دفعہ حضرت علی کرّم اللہ وجہہ کی بیوی حضرت اسماء بنتِ عُمیس رضی اللہ عنہا سے کوئی کام تھا تو اُنہوں نے اپنے آزاد کردہ غلام کو بھیج کر حضرت علی کرّم اللہ وجہہ سے اِجازت مانگی، اُن سے دریافت کیا گیا کہ آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اِجازت کیوں طلب کی تو اُنہوں نے اِرشاد فرمایا: "**إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْخُلَ عَلَى النِّسَاءِ بِغَيْرِ إِذْنِ أَزْوَاجِهِنَّ**" بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات سے منع فرمایا ہے کہ ہم عورتوں کے پاس اُن کے شوہروں کی اِجازت کے بغیر داخل ہوں۔(ترمذی:2779)

حضرت عَمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ہی کے بارے میں آتا ہے کہ ایک دفعہ اُنہیں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کسی کام کے سلسلے میں ملنا تھا تو اُنہوں نے کسی کو بھیج کر اِجازت مانگی، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اِجازت دیدی، اُنہوں نے دریافت کیا کہ کیا وہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ نہیں، وہ واپس چلے گئے پھر کسی موقع پر دوبارہ اِجازت لینے کیلئے کسی کو بھیجا اور اِجازت ملنے پر وہی سوال کیا کہ کیا وہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ جی ہاں! وہ موجود ہیں، تب حضرت عَمرو بن العاص رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس داخل ہوئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن سے دریافت کیا: "**مَا مَنَعَكَ أَنْ تَدْخُلَ حِينَ لَمْ تَجِدْنِي هَاهُنَا**" میری عدمِ موجودگی میں کون سی چیز آپ کو داخل ہونے سے روک رہی تھی؟ حضرت عَمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "**إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَهَانَا أَنْ نَدْخُلَ عَلَى الْمُغِيبَاتِ**"

بیشک نبی کریم ﷺ نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے کہ ہم عورتوں کے پاس اُن کے شوہر نہ ہونے کی صورت میں داخل ہوں۔(مسند احمد:17823)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:"لَا تَأْذَنُ امْرَأَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا إِلَّا بِإِذْنِهِ، وَلَا تَقُومُ مِنْ فِرَاشِهَا فَتُصَلِّيَ تَطَوُّعًا إِلَّا بِإِذْنِهِ"کوئی عورت اپنے شوہر سے پوچھے بغیر اس کے گھر میں کسی کو (داخل ہونے کی) اِجازت نہ دے، اور شوہر کے بستر سے اُس کی اِجازت کے بغیر نماز پڑھنے کیلئے مت کھڑی ہو۔(طبرانی کبیر:12144)

کسی سے بات کرنے میں شوہر کی اِجازت:

حضرت علی کرّم اللہ وجہہ فرماتے ہیں:"نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُكَلِّمَ النِّسَاءَ إِلَّا بِإِذْنِ أَزْوَاجِهِنَّ"نبی کریم ﷺ نے ہمیں عورتوں سے اُن کے شوہروں کی اِجازت کے بغیر بات کرنے سے منع فرمایا ہے۔(اعتلال القلوب للخرائطی:247)(کنز العمّال:13625)

حج پر جانے میں شوہر کی اِجازت:

ایسی عورت جس کے پاس مال تو موجود ہو لیکن شوہر اُسے حج پر جانے کی اِجازت نہ دیتا ہو، اس کے بارے میں حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:"لَيْسَ لَهَا أَنْ تَنْطَلِقَ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا"عورت کیلئے اپنے شوہر کی اِجازت کے بغیر حج پر جانا درست نہیں ہے۔(دار قطنی:2441)

فائدہ: عورت کے پاس اگر حج پر جانے کی وسعت ہو یعنی اتنا مال ہو کہ جس سے عورت پر حج پر جاسکتی ہے اور ساتھ میں جانے والا مَحرم بھی ہو تو اُس پر حج فرض ہو جاتا ہے، ایسی صورت میں شوہر کو روکنے کی

اِجازت نہیں، البتہ نفلی حج میں شوہر کی اِجازت کے بغیر جائز نہیں ۔ کما فی البدائع: ”وَلَوْ كَانَ مَعَهَا مَحْرَمٌ فَلَهَا أَنْ تَخْرُجَ مَعَ الْمَحْرَمِ فِي الْحَجَّةِ الْفَرِيضَةِ مِنْ غَيْرِ إِذْنِ زَوْجِهَا عِنْدَنَا وَعِنْدَ الشَّافِعِيِّ لَيْسَ لَهَا أَنْ تَخْرُجَ بِغَيْرِ إِذْنِ زَوْجِهَا“۔(بدائع الصنائع:2/124)

تاہم پھر بھی کوشش یہی ہونی چاہیئے کہ شوہر کو راضی کرکے اُس کی رضامندی کے ساتھ حج کیا جائے جیسا کہ حدیثِ مذکور میں واضح کیا گیا ہے۔

وصیت کرنے میں شوہر کی اِجازت:

حضرت عکرمہ فرماتے ہیں :”قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَيْسَ لِذَاتِ زَوْجٍ وَصِيَّةٌ فِي مَالِهَا شَيْئًا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا“ نبی کریم ﷺ نے کسی معاملہ میں یہ فیصلہ فرمایا کہ کسی شوہر والی (یعنی شادی شدہ) عورت کیلئے اپنے مال میں اپنے شوہر کی اِجازت کے بغیر (کسی کیلئے) وصیت کرنا درست نہیں۔(مصنّف عبد الرزاق:16608)

☆............☆............☆............☆
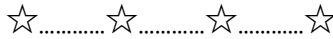
عورتوں کی خامیاں

بُری صفات سے مُراد عورتوں کی وہ عاداتِ سیّئہ اور خامیاں ہیں جنہیں اختیار کرنے سے اللہ اور اُس کے رسول نے منع کیا ہے، اُس کے اختیار کرنے والے کیلئے وعیدیں بیان کی ہیں اور عذاب و سزا کا مستحق قرار دیا ہے، یہی وجہ ہے کہ ایسی صفات کو اپنانے والی عورت اللہ اور اُس کے رسول کی نگاہ میں ایک مبغوض اور ناپسندیدہ عورت ثابت ہوتی ہے، دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہونے والی خصوصی عنایات سے محروم رہ جاتی ہے، شقاوت اور بدبختی کا شکار ہو کر اپنی دنیا و آخرت کا نقصان کر بیٹھتی ہے۔ ذیل میں عورتوں کے اندر پائی جانے والی کچھ خامیاں ذکر کی جارہی ہیں، جنہیں پڑھ کر ان سے بچنے کی کوشش کیجئے:

پہلی خامی: اجنبیوں کے سامنے زینت کا اِظہار کرنا:

عورت کی ایک خامی اور عیب یہ ہے کہ وہ نامحرموں کے سامنے اپنی خوبصورتی اور زیب و زینت کو ظاہر کرے، حالآنکہ اُسے اس سے قطعاً اور سختی سے منع کیا گیا ہے، چنانچہ قرآن کریم میں واضح طور پر یہ اِرشاد موجود ہے: ﴿وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى﴾ اور (غیر مَردوں کو) بناؤ سنگھار دِکھاتی مت پھرو جیسا کہ پہلی جاہلیت میں دِکھایا جاتا تھا۔ (آسان ترجمہ قرآن)

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ نے اِرشاد فرمایا: ﴿وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ﴾ ترجمہ: اور (عورتوں کو چاہیئے کہ) اپنی سجاوٹ کو کسی پر ظاہر نہ کریں، سوائے اُس کے جو خود ہی ظاہر ہو جائے اور اپنی اوڑھنیوں کے آنچل اپنے گریبانوں پر ڈال لیا کریں۔ (آسان ترجمہ قرآن)

حدیث میں ایسی عورتوں کو بدترین عورت بلکہ منافق قرار دیا ہے جو اپنی زینت کو اجنبی مَردوں کے سامنے ظاہر کرتی پھرتی ہیں، چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا: "وَشَرُّ نِسَائِكُمُ الْمُتَبَرِّجَاتُ الْمُتَخَيِّلَاتُ وَهُنَّ الْمُنَافِقَاتُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْهُنَّ، إِلَّا مِثْلُ الْغُرَابِ الْأَعْصَمِ" تمہاری عورتوں میں سب سے زیادہ بُری وہ عورتیں ہیں جو اپنی زینت کو ظاہر کرنے والی اور تکبر کرنے والی ہوں اور وہ منافق عورتیں ہیں اُن میں سے جنت میں صرف اسی قدر عورتیں داخل ہوں گی جتنی مقدار میں وہ کوّا ہوتا ہے جس کے ایک پاؤں میں سفیدی ہوتی ہے(یعنی بہت ہی قلیل مقدار میں کیونکہ ایسا کوّا بہت نادر اور قلیل پایا جاتا ہے)۔(سنن کبریٰ بیہقی:13478)

ایک روایت میں ہے، حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا جو کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت کرتی تھیں، وہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتی ہیں: "مَثَلُ الرَّافِلَةِ فِي الزِّينَةِ فِي غَيْرِ أَهْلِهَا كَمَثَلِ ظُلْمَةِ يَوْمِ القِيَامَةِ لَا نُورَ لَهَا" وہ عورت جو اپنے اہل کے علاوہ دوسروں کیلئے زینت اختیار کرتی ہے قیامت کے دن تاریکی میں ہوگی، اُس کیلئے کوئی نور نہ ہوگا۔(ترمذی:1167)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: "لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَبَرِّجَاتِ مِنَ النِّسَاءِ" نبی کریم ﷺ نے عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والے مَردوں پر اور زیب وزینت کا اِظہار کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی۔(أخرجه ابن عدی فی الکامل:3/320)

ایک اور جگہ بوڑھی اور معمّر عورتوں کو پردہ کے بارے میں تخفیف کا حکم دیتے ہوئے یہی قید بیان کی گئی ہے کہ وہ بھی تخفیف کے حکم پر اُسی وقت عمل کر سکتی ہیں جبکہ زیب وزینت کی نمائش نہ کریں، چنانچہ

سورۃ النّور میں اللہ تعالیٰ نے اِرشاد فرمایا:﴿وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا يَرْجُونَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ أَنْ يَضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجَاتٍ بِزِينَةٍ وَأَنْ يَسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَهُنَّ﴾ترجمہ:اور جن بوڑھی عورتوں کو نکاح کی کوئی توقع نہ رہی ہو،اُن کیلئے اس میں کوئی گناہ نہیں ہے کہ وہ اپنے (زائد) کپڑے،(مثلاً چادریں نامحرَموں کے سامنے)اُتار کر رکھ دیں،بشرطیکہ زینت کی نمائش نہ کریں اور اگر احتیاط ہی رکھیں تو اُن کیلئے اور زیادہ بہتر ہے۔(آسان ترجمہ قرآن)

ایک روایت میں ہے،حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتی ہیں:"يَا أَيُّهَا النَّاسُ انْهَوْا نِسَاءَكُمْ عَنْ لُبْسِ الزِّينَةِ"اے لوگو!اپنی عورتوں کو(اجنبی مَردوں کے سامنے)زینت کی چیزیں پہننے سے منع کرو۔(ابن ماجہ:4001)

ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے خطاب کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا:"يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ، أَمَا لَكُنَّ فِي الْفِضَّةِ مَا تَحَلَّيْنَ بِهِ، أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تَحَلَّى ذَهَبًا تُظْهِرُهُ، إِلَّا عُذِّبَتْ بِهِ" اے عورتوں کی جماعت!کیا تمہارے لئے چاندی کے زیور کافی نہیں جن سے تم آراستہ ہوسکتی ہو،سن لو!تم میں سے کوئی عورت جو سونے کا زیور پہن کر اُسے(فخر و غرور کے طور پر یا اجنبی مَردوں کے سامنے)ظاہر کرتی ہو تو اُسے اُسی سونے کی ذریعہ عذاب دیا جائے گا۔(ابوداؤد:4237)(عَون المعبود:11/200)

حضرت کیسان جو کہ حضرت مُعاویہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں،وہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت مُعاویہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے خطبہ دیتے ہوئے اِرشاد فرمایا:"إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ سَبْعٍ، وَأَنَا أَنْهَاكُمْ عَنْهُنَّ، أَلَا إِنَّ مِنْهُنَّ: النَّوْحَ،وَالْغِنَاءَ،وَالتَّصَاوِيرَ، وَالشِّعْرَ، وَالذَّهَبَ،

وَجُلُودَ السِّبَاعِ، وَالتَّبَرُّجَ , وَالْحَرِيرَ" بیشک نبی کریم ﷺ نے سات چیزوں سے منع فرمایا ہے، اور میں بھی تم لوگوں کو اس سے منع کرتا ہوں، اچھی طرح سے سن لو! وہ چیزیں یہ ہیں: نوحہ کرنا، گانا بجانا، تصویر (بنانا یا رکھنا)، شعر و شاعری، سونا (پہننا یا استعمال کرنا)، درندوں کی کھال کو استعمال کرنا، زیب و زینت کو (اجنبی مَردوں کے سامنے) ظاہر کرنا اور ریشم پہننا۔ (مسند ابو یعلیٰ الموصلی: 7374)

دوسری خامی: شہرت اور نام و نمود کیلئے زینت اختیار کرنا:

عورت کیلئے زیب و زینت اختیار کرنا اگرچہ وہ عورتوں کے سامنے جانے کیلئے ہی کیوں نہ ہو لیکن اُس میں بھی ریاکاری، نام و نمود اور دکھلاوا جائز نہیں احادیث میں اس کی مُمانعت کی گئی ہے، چنانچہ ایک روایت میں ہے، نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے: "اِنَّ الشَّيْطَانَ يُحِبُّ الْحُمْرَةَ فَإِيَّاكُمْ وَالْحُمْرَةَ وَكُلَّ ثَوْبٍ ذِي شُهْرَةٍ" شیطان سُرخ رنگ کو پسند کرتا ہے، پس تم سرخ رنگ سے اور ہر طرح کے شہرت والے لِباس سے بچو۔ (شعب الایمان: 5915) فائدہ: سرخ رنگ کے کپڑے مَردوں کیلئے مکروہ اور عورتوں کیلئے جائز ہیں۔

احادیثِ طیّبہ میں شہرت اور ریاکاری کی غرض سے زیب و زینت اختیار کرنے کی بڑی سخت وعیدیں بیان کی گئی ہیں، چند احادیث ملاحظہ فرمائیں:

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: "مَنْ لَبِسَ رِدَاءَ شُهْرَةٍ، أَوْ ثَوْبَ شُهْرَةٍ أَلْبَسَهُ اللَّهُ نَارًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ" جس نے شہرت کی چادر پہنی یا شہرت کا کپڑا پہنا اللہ تعالیٰ اُسے قیامت کے دن آگ کا لباس پہنائیں گے۔ (ابن ابی شیبہ: 25266)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:"مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ أَلْبَسَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَوْبًا مِثْلَهُ،زَادَ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ: ثُمَّ تُلَهَّبُ فِيهِ النَّارُ"جس شخص نے شہرت کا کپڑا پہنا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے ویسا ہی کپڑا پہنائیں گے پھر اس میں آگ بھڑکا دی جائے گی۔(ابوداؤد:4029)

جس نے شہرت کا لِباس پہنا اللہ تعالیٰ اُسے قیامت کے دن ذلّت و رُسوائی کا لِباس پہنائیں گے اور پھر اُس میں آگ بھڑکادیں گے۔مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ فِي الدُّنْيَا، أَلْبَسَهُ اللَّهُ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ أَلْهَبَ فِيهِ نَارًا۔(ترمذی:3607)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:"مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ فِي الدُّنْيَا،أَلْبَسَهُ اللهُ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ فِي الْآخِرَةِ" جس نے شہرت کا لباس پہنا اللہ تعالیٰ اُسے آخرت میں ذلّت کا لباس پہنائیں گے۔(سنن کبریٰ للنسائی:9487)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:"مَنْ رَكِبَ مَشْهُورًا مِنَ الدَّوَابِّ، أَوْ لَبِسَ مَشْهُورًا مِنَ الثِّيَابِ، أَعْرَضَ اللَّهُ عَنْهُ مَا دَامَ عَلَيْهِ، وَإِنْ كَانَ عَلَيْهِ كَرِيْمًا"جو شہرت کی سواری پر سوار ہوا یا شہرت کا لباس پہنا اللہ تعالیٰ اُس سے اُس وقت تک اعراض کریں گے جب تک وہ لباس اور سواری پر قائم رہے اگرچہ وہ اللہ کے نزدیک کتنا ہی شریف کیوں نہ ہو۔(ابن ابی شیبہ:25268)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:"مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ أَعْرَضَ اللهُ عَنْهُ حَتَّى يَضَعَهُ"جو شہرت کا لباس پہنے اللہ تعالیٰ اُس سے اعراض کرتے ہیں جب تک کہ وہ کپڑا اُتار نہ دے۔(ابن ماجہ:3608)

حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا:"مَا مِنْ أَحَدٍ يَلْبَسُ ثَوْبًا لِيُبَاهِيَ بِهِ، فَيَنْظُرُ النَّاسُ إِلَيْهِ، لَمْ يَنْظُرِ اللهُ إِلَيْهِ حَتَّى يَنْزِعَهُ مَتَى مَا نَزَعَهُ"جو شخص اِس نیت سے کپڑا پہنے

تاکہ اس کے ذریعہ لوگوں پر اپنے فخر کا اِظہا کرے اور لوگ اس کو دیکھیں، اللہ تعالیٰ اُس کی جانب (نظرِ رحمت سے) نہیں دیکھیں گے جب تک کہ وہ کپڑا اُتار نہ دے۔(طبرانی کبیر:23/283)

حدیث میں ایک تکبر کرنے والے کا بڑا عبرت ناک قصہ ذکر کیا گیا ہے کہ کوئی شخص زمین پر خراماں خراماں اکڑتے ہوئے چل رہا تھا، اُس کے لمبے لمبے بال اور جسم کی دونوں (اوپر نیچے کی) چادریں اُسے بہت اچھی لگ رہی تھیں کہ اچانک (اللہ کا عذاب آیا) وہ زمین میں دھنس گیا، پس وہ قیامت تک اسی طرح زمین میں دھنستا رہے گا۔(مسلم: 2088)

حضرت عبد اللہ بن بُریدہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں: "يا بُرَيْدَة! هَذَا مِمَّنْ لا يُقِيمُ اللَّهُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا" ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ قریش کا ایک آدمی حلّے (کپڑوں کے جوڑے) میں مٹکتا ہوا آیا، جب اُٹھ کر گیا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اے بریدہ! یہ ایسا شخص ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے لئے کوئی وزن قائم نہیں کریں گے۔(مسند البزار:10/323)

تیسری خامی: مَردوں کی مُشابہت اختیار کرنا:

عورت کے لئے اپنے مُخالف جنس یعنی مَردوں کے جیسا لِباس پہننا، اُن کی وضع قطع اور صورت کو اختیار کرنا اور اُن کی مُشابہت اختیار کرنا حرام ہے، جس سے اجتناب کرنا نہایت ضروری ہے، احادیثِ طیّبہ میں اس کی بڑی سخت مذمّت اور شدید وعیدیں بیان کی گئی ہیں۔ ذیل میں کچھ حدیثیں ذکر کی جارہی ہیں جن سے اِس ممانعت کی قطعیت اور اُس کی شدّت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:"لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ، وَالمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ"نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نے اُن مَردوں پر لعنت فرمائی ہے جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں اور اُن عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو مَردوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں۔(بخاری:5885)

ایک حدیث میں ہے:"لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ، وَالْمَرْأَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ"نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نے اُن مَردوں پر لعنت فرمائی ہے جو عورت جیسا لِباس پہنے، اور اُس عورت پر بھی لعنت فرمائی ہے جو مَرد جیسا لِباس پہنے۔(شعب الایمان: 7416)

نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کا ارشاد ہے :"ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللهُ إِلَيْهِمْ:الْعَاقُّ بِوَالِدَيْهِ، وَمُدْمِنُ خَمْرٍ، وَمَنَّانٌ، وَثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ:الرَّجُلُ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ،وَالْمَرْأَةُ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ، وَالدَّيُّوثُ" تین افراد ایسے ہیں جن کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن دیکھیں گے بھی نہیں: ایک والدین کا نافرمان ،دوسرا شراب کا عادی مُجرِم اور تیسرا احسان جَتلانے والا۔ اور تین افراد ایسے ہیں جو جنّت میں داخل نہیں ہوں گے :ایک وہ مَرد جو عورتوں جیسا لِباس پہنے اور دوسری وہ عورت جو مَرد جیسا لِباس پہنے ، اور دَیُّوث۔(شعب الایمان: 7417)

نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کا اِرشاد ہے:"إِنَّ خَيْرَ شَبَابِكُمْ مَنْ تَشَبَّهَ بِشُيُوخِكُمْ، وَشَرَّ شُيُوخِكُمْ مَنْ تَشَبَّهَ بِشَبَابِكُمْ، وَشَرَّ نِسَائِكُمْ مَنْ تَشَبَّهَ بِرِجَالِكُمْ، وَشَرَّ رِجَالِكُمْ مَنْ تَشَبَّهَ بِنِسَائِكُمْ"تمہارے جوانوں میں بہترین جوان وہ ہیں جو تمہارے بوڑھے لوگوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں اور تمہارے

بوڑھے لوگوں میں سے بدترین لوگ وہ ہیں جو تمہارے جوانوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں، تمہاری بدترین عورتیں وہ ہیں جو تمہارے مَردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں اور تمہارے بدترین مرد وہ ہیں جو تمہاری عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں۔(شعب الایمان: 7420)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:"رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةً عَلَيْهَا نَعْلٌ، فَلَعَنَ الرَّجُلَةَ مِنَ النِّسَاءِ" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو مَردوں کی طرح کے جوتے پہنے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی۔(شعب الایمان: 7418)

بخاری شریف کی روایت ہے، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:"لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ،وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ،وَقَالَ:أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت بننے والے مَردوں اور مرد بننے والی عورتوں پر لعنت فرمائی۔ فرمایا: اُنہیں اپنے گھروں سے نکال دو۔(بخاری:5886)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے کسی عورت کو دیکھا جو کمان گلے میں ڈالی مَردوں کی طرح چل رہی تھیں، پوچھا کہ یہ کون ہیں؟لوگوں نے بتایا یہ ابوجہل کی بیٹی امِّ سعید ہیں، حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے:"لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ، وَلَا مَنْ تَشَبَّهَ بِالنِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ"جو عورت مَردوں کی اور جو مَرد عورتوں کی مشابہت اختیار کرے اُس کا ہم سے کوئی تعلّق نہیں۔(مسند احمد:6875)

ایک روایت میں ہے، حضرت سُوید بن غفلہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "اَلْمُتَشَبِّهَةُ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ لَيْسَتْ مِنَّا، وَلَسْنَا مِنْهَا" مَردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں کا ہم سے اور ہمارا اُن سے کوئی تعلّق نہیں۔(ابن ابی شیبہ:26495)

چوتھی خامی: کفار و مشرکین کی مُشابہت اختیار کرنا:

شکل و صورت، لِباس و پوشاک، رہن سہن، چال چلن، سیرت و گفتار اور وضع قطع میں کافرانہ و مُشرکانہ روِش کو اپنانا اور اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کے طرزِ زندگی کو اختیار کرنا شرعاً ممنوع اور ناجائز تو ہے ہی، دینی غیرت و حمیت کے بھی سراسر خلاف ہے۔ ایک اللہ کو ماننے والی، اُس کے نبی کی چاہنے والی مؤمن اور مسلمان عورت کیلئے یہ بات کیسے گوارہ ہوسکتی ہے کہ وہ اللہ اور اُس کے رسول کا نام لیوا بن کر اُنہی کے دشمنوں اور نہ ماننے والوں کی نقالی اور اُن کے نقشِ قدم کو اپنی کامیابی کی معراج سمجھے ...!!۔ سچی بات تو یہ ہے کہ جو عورت کلمہ پڑھ کر بھی زندگی کے طور طریقوں میں اللہ اور اُس کے رسول کے باغیوں کی مشابہت اختیار کرے اُس کو درحقیقت اللہ اور اُس کے رسول سے کوئی محبت و پیار نہیں، کیونکہ اگر اُس کے دل میں ذرا سی بھی محبت ہوتی تو کبھی اپنے محبوب کی زندگی سے بغاوت کرنے والوں کی راہ کو نہ اپناتی۔ ع

اِرشادِ باری ہے: ﴿وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ﴾ ترجمہ: اور (مسلمانو!) ان ظالم لوگوں کی طرف ذرا بھی نہ جھکنا، کبھی دوزخ کی آگ تمہیں بھی آپکڑے۔(ھود:113، آسان ترجمہ قرآن)

علّامہ بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: قرآن کریم میں "رکون" سے منع کیا گیا ہے اور رکون ادنی درجہ کے میلان (مائل ہونے) کو کہتے ہیں، لہٰذا آیت کا مطلب یہ ہوگا: "وَلَا تَمِيْلُوا إِلَيْهِمْ أَدْنٰى مَيْلٍ فَإِنَّ

الرُّكُونَ هُوَ الْمَيلُ الْيَسِيْرُ كَالتَّزَيِّي بِزَيِّهِمْ" اُن کافروں کی طرف ذرہ برابر بھی مائل نہ ہو، جیسا کہ اُن جیسا لِباس و پوشاک اختیار کرنا۔(تفسیر البیضاوی:3/151)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:"مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ"جس نے جس قوم کے ساتھ مشابہت اختیار کی وہ(کل قیامت کے دن)اُسی کے ساتھ ہو گا۔(ابوداؤد:4031)

ایک اور روایت میں نبی کریم ﷺ نے کفار و مشرکین کے ساتھ مُشابہت اختیار کرنے والوں کے ساتھ لاتعلّقی کا اِظہار فرمایا ہے، چنانچہ اِرشاد فرمایا"لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا"نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:اُس کا ہم سے کوئی تعلّق نہیں جو ہمارے علاوہ کسی اور(کافروں)کی مشابہت اختیار کرے۔(ترمذی:2695)

پانچویں خامی:عورتوں کا بال کٹوانا:

عورتوں کے اندر ایک خامی یہ دیکھنے میں آتی ہے کہ وہ زیب و زینت اور بناؤ سنگھار کے طور پر بال کٹواتی ہیں، چنانچہ بیوٹی پارلر وغیرہ میں مختلف قسم کے ہیئر اسٹائل کیلئے بالوں کی کٹنگ کی جاتی ہے، جو ہر گز جائز نہیں، اور اس کی مندرجہ ذیل کئی وجوہات ہیں:

پہلی وجہ:مَردوں کی مُشابہت:

عورت کا بال کٹوانا مَردوں کے ساتھ مُشابہت ہے، جس کی احادیثِ طیّبہ میں بڑی سختی سے مُمانعت کی گئی ہے اور ایسا کرنے والوں کو ملعون قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:"لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ، وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ

بِالرِّجَالِ" نبی کریم ﷺ نے اُن مَردوں پر لعنت فرمائی ہے جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں اور اُن عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو مَردوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں۔(بخاری:5885)

اِس سلسلے کی مزید روایات "مَردوں کی مُشابہت اختیار کرنا" کے عنوان کے تحت ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔

دوسری وجہ: کافر و مُشرک اور فاسق و فاجر عورتوں کی مُشابہت:

یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح واضح ہے کہ دنیا میں کافر و مشرک اور فاسق و فاجر عورتوں کا یہ طریقہ ہے کہ وہ بناؤ سنگھار اور حسن و زینت کیلئے بالوں کو کٹوا کر مختلف قسم کے ہیئر اسٹائل بنواتی ہیں، بیوٹی پارلر میں اس کیلئے نت نئے طریقے اور ہیئر اسٹائل پیش کیے جاتے ہیں اور "مُتبرّجات "یعنی زیب و زینت کا ظاہر کرنے والی خواتین وہاں جاکر اُن طریقوں کو اختیار کر رہی ہوتی ہیں، پس ایسے میں یہ سمجھنا کوئی مشکل نہیں رہتا کہ یہ شریف اور باپردہ نیک خواتین کا ہرگز طریقہ نہیں، لہٰذا کفار و مشرکین اور فساق و فجار کی مُشابہت اختیار کرنے سے بچنا چاہیئے، کہیں ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن اُنہی کے زمرے میں ہمارا شمار ہو اور اُنہیں کی معیّت میں ہمارا حشر ہو۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: "مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ" جس نے جس قوم کے ساتھ مشابہت اختیار کی وہ (کل قیامت کے دن) اُسی کے ساتھ ہو گا۔(ابوداؤد:4031)

ایک اور روایت میں نبی کریم ﷺ نے غیروں کے ساتھ مُشابہت اختیار کرنے والوں کے ساتھ اپنی لاتعلّقی کا اِظہار کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا: "لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا" اُس کا ہم سے کوئی تعلّق نہیں جو ہمارے علاوہ کسی اور (کافروں) کی مشابہت اختیار کرے۔(ترمذی:2695)

تیسری وجہ: اللہ کی خلقت میں تبدیلی:

اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو بالوں کی چوٹیوں سے اور مَردوں کو ڈاڑھیوں سے مزیّن اور آراستہ کیا ہے، پس عورتوں کا بال کٹوانا درحقیقت اپنی خلقت کو تبدیل کرنا ہے جس کی قرآن و حدیث میں مُمانعت منقول ہے۔ چنانچہ ایسی عورتوں کو جو اللہ کی خلقت کو زیب و زینت اور بناؤ سنگھار کیلئے تبدیل کردیں اُن پر لعنت کی گئی ہے، حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ مُبْتَغِيَاتٍ لِلْحُسْنِ مُغَيِّرَاتٍ خَلْقَ اللَّهِ" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جسم گودنے والی، گدوانے والی اور (پلکوں کے) بالوں کو اکھیڑ کر زینت و حسن حاصل کرنے والیوں پر لعنت بھیجی ہے جو دراصل اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی چیز کو بدلتی ہیں۔(ترمذی:2782)

حضرات فقہاء کرام رحمۃ اللہ علیہم نے ذکر کیا ہے: "قَطَعَتْ شَعْرَ رَأْسِهَا أَثِمَتْ وَلُعِنَتْ زَادَ فِي الْبَزَّازِيَّةِ وَإِنْ بِإِذْنِ الزَّوْجِ لِأَنَّهُ لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ، وَلِذَا يَحْرُمُ عَلَى الرَّجُلِ قَطْعُ لِحْيَتِهِ، وَالْمَعْنَى الْمُؤَثِّرُ التَّشَبُّهُ بِالرِّجَالِ" عورت کا اپنے سر کے بالوں کو کاٹنا اگرچہ شوہر کی اِجازت ہی سے کیوں نہ ہو، گناہ اور لعنت کا باعث ہے، اِس لئے کہ خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی اِطاعت جائز نہیں، اور یہی وجہ ہے کہ مرد پر اپنی ڈاڑھی کو (ایک مشت سے کم) کاٹنا حرام ہے، اور اس کی اثر انداز ہونے والی وجہ "مَردوں کے ساتھ مُشابہت" ہے۔(الدر المختار و حاشیۃ ابن عابدین:6/407)

چھٹی خامی: بھوئیں Eyebrow بنانا:

عورتوں میں ایک خامی بکثرت یہ دیکھنے میں آتی ہے کہ وہ بھوئیں بناتی ہیں یعنی بناؤ سنگھار کے طور پر اَبرو کے بال کو تراش کر باریک کرتی ہیں، اور یہ عورتوں میں بہت عام ہوتا جارہا ہے، حالآنکہ حدیث میں اس کی

مُمانعت آئی ہے، چنانچہ حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:"أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ مُبْتَغِيَاتٍ لِلْحُسْنِ مُغَيِّرَاتٍ خَلْقَ اللَّهِ" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جسم گودنے والی، گدوانے والی اور (پلکوں کے) بالوں کو اکھیڑ کر زینت و حسن حاصل کرنے والیوں پر لعنت بھیجی ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی چیز کو بدلتی ہیں۔(ترمذی:2782)

ایک اور روایت میں ہے:"لَعَنَ عَشْرَةً: الْوَاشِمَةَ، وَالْمَوْشُومَةَ، وَالسَّافِعَةَ وَجْهَهَا، وَالْوَاصِلَةَ، وَالْمَوْصُولَةَ، وَآكِلَ الرِّبَا، وَشَاهِدَهُ، وَمَانِعَ الصَّدَقَةِ،وَالرَّجُلَ الْمُتَشَبِّهَ بِالنِّسَاءِ، وَالْمَرْأَةَ الْمُتَشَبِّهَةَ بِالرِّجَالِ"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دس لوگوں پر لعنت فرمائی: جسم گودنے والی عورت پر، جسم گدوانے والی عورت پر، چہرے کے بال اکھیڑنے والی پر، بال ملانے والی عورت پر، بال ملوانے والی عورت پر ، سود کھانے والے پر، سود کے گواہ بننے والے پر، صدقہ کو روکنے والے پر، عورتوں کی مُشابہت اختیار کرنے والے مرد پر اور مَردوں کی مُشابہت اختیار کرنے والی عورت پر۔(طبرانی اوسط:8303)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:"سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْعَنُ الْمُتَنَمِّصَاتِ،وَالْمُتَفَلِّجَاتِ، وَالْمُتَوَشِّمَاتِ، وَاللَّاتِي يُغَيِّرْنَ خَلْقَ اللَّهِ"میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ اُن عورتوں پر لعنت فرمارہے تھے جو اَبرو کے بال اکھیڑنے والی، دانتوں کے درمیان کشادگی کرنے والی اور جسم گدوانے والی ہیں اور وہ عورتیں جو اللہ کی خلقت کو تبدیل کرتی ہیں۔(طبرانی اوسط:9321)

مسلم شریف کی روایت میں ہے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:"لَعَنَ اللهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ،وَالنَّامِصَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ، وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللهِ" اللہ

نے تعالیٰ نے گودنے والی اور گدوانے والی اور (خوبصورتی کی خاطر) پلکوں کے بالوں کو اکھیڑنے والی اور اکھڑوانے والی اور دانتوں کو (خوبصورتی کی خاطر) کشادہ کرنے والی اور اللہ تعالیٰ کی (دی گئی) بناوٹ میں تبدیلی کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ بات بنی اسد کی ایک عورت تک پہنچی جس کو امّ یعقوب کہا جاتا ہے اور وہ قرآن مجید پڑھا کرتی تھی، وہ (یہ بات سن کر) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور کہنے لگی: "مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكَ أَنَّكَ لَعَنْتَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ، وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ، لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللهِ" وہ کیا بات ہے کہ جو آپ کی طرف سے مجھ تک پہنچی ہے کہ آپ نے گودنے والی اور گدوانے والی اور پلکوں کے بال اکھیڑنے والی اور اکھڑوانے والی اور دانتوں میں (خوبصورتی کی خاطر) کشادگی کرنے والی اور اللہ تعالیٰ کی بناوٹ میں تبدیلی کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: "وَمَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللهِ" میں اس پر لعنت کیوں نہ کروں کہ جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے اور یہ بات اللہ کی کتاب (قرآن مجید) میں موجود ہے، وہ عورت کہنے لگی: "لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ لَوْحَيِ الْمُصْحَفِ فَمَا وَجَدْتُهُ" میں نے قرآن مجید دونوں گتوں کے درمیان (پورا از اوّل تا آخر) پڑھ ڈالا ہے میں نے تو (یہ بات) کہیں نہیں پائی۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: "لَئِنْ كُنْتِ قَرَأْتِيهِ لَقَدْ وَجَدْتِيهِ" اگر تو قرآن مجید (بغور) پڑھتی تو اسے ضرور پالیتی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا﴾ اللہ کا رسول تمہیں جو کچھ دے اس سے لے لو اور تمہیں جس سے روک دے اس سے رک جاؤ۔ وہ عورت کہنے لگی:

"فَإِنِّي أَرَى شَيْئًا مِنْ هَذَا عَلَى امْرَأَتِكَ الْآنَ" میں نے ان چیزوں میں کچھ آپ کی بیوی کے اندر بھی دیکھا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: جاؤ جا کر (بغور) دیکھو۔ وہ عورت ان کی بیوی کے پاس گئی تو کچھ بھی نہیں دیکھا، پھر واپس حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف آئی اور کہنے لگی کہ میں نے تو ان باتوں میں سے ان میں کچھ بھی نہیں دیکھا۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: "أَمَا لَوْ كَانَ ذَلِكَ لَمْ نُجَامِعْهَا" اچھی طرح سن لو! اگر وہ اس طرح کرتی ہوتی تو میں اس سے ہم بستری نہ کرتا (یعنی چھوڑ دیتا)۔ (مسلم:2125)

طبرانی کبیر میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ جواب منقول ہے: "فَإِنْ كَانُوا يَفْعَلُونَ لَا يَبِيتُونَ عِنْدِيْ لَيْلَةً" اگر گھر والے ایسا کرتے تو ایک رات بھی میرے پاس نہ گزارتے۔ (طبرانی کبیر:9469)

ساتویں خامی: جسم گودنا:

جسم کا گودنا یا گدوانا بھی عورتوں کی ایک بڑی خامی ذکر کی گئی ہے جس پر اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے، اور یہ عمل کرنے کروانے والے کو ملعون قرار دیا ہے۔ "جسم گودنے" کا قدیم طریقہ یہ ہوتا تھا کہ سوئی یا اور کسی تیز آلہ کی مدد سے جسم میں گہرے نشان ڈال کر اس میں چونا، سرمہ یا اور کوئی رنگ وغیرہ بھر دیا جاتا تھا جس سے وہ نشان جسم کے اندر پختہ ہو جاتا تھا۔ زمانہ جاہلیت میں عورتیں زیب و زینت اور بناؤ سنگھار کی غرض سے یہ کام کیا اور کروایا کرتی تھیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سختی سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے، حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: "لَعَنَ اللَّهُ

الوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ، وَالوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ" اللہ تعالیٰ نے بالوں میں بال ملانے والی پر اور اُس پر جو بال ملوائے، جسم گودنے والی پر اور اُس پر جو جسم گدوائے، لعنت فرمائی ہے۔ (بخاری:5937)

عورتیں جو اپنے چہرے پر تل بنوانے کیلئے جسم کو کرید کر اُس میں سیاہی بھرتی ہیں جس سے تل بن جاتا ہے یہ بھی " الوَشْم "یعنی جسم گودنے میں داخل ہے اور حدیث کی رو سے ممنوع ہے۔ نیز جسم گودنے کی مُمانعت میں مَردوں اور عورتوں میں کوئی فرق نہیں، دونوں ہی کیلئے حرام ہے۔ (فتح الباری:10/372)

موجودہ مُعاشرے میں اسی قدیم اور فرسودہ طریقے کی نئی شکل "ٹیٹو" بنوانے کی ہے جس میں جسم کے اعضاء پر نقش و نگار بنوائے جاتے ہیں اور اُنہیں نمایاں کیا جاتا ہے، یہ سب حرام اور ممنوع ہے، جس سے بچنا اور اجتناب کرنا لازم ہے، اور حدیث کی رُو سے موجبِ لعنت ہے۔

آٹھویں خامی: دانتوں کو گھسنا اور ان میں کشادگی کرنا:

عورتیں اپنے بناؤ سنگھار کیلئے اور خوبصورتی کیلئے دانتوں کو کسی چیز سے گھس کر خوبصورت بناتی ہیں، اُن کے درمیان کچھ فاصلہ اور مصنوعی کشادگی پیدا کرتی ہیں تاکہ خوبصورت محسوس ہوں، یہ حدیث کی رو سے جائز نہیں، نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس کی مُمانعت فرمائی ہے اور ایسا کرنے والے کو ملعون قرار دیا ہے، چنانچہ حدیث میں ہے (جو ماقبل بھی گزری ہے) حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالنَّامِصَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ" یعنی اللہ تعالیٰ نے جسم گودنے والی اور گدوانے والی اور (خوبصورتی کی خاطر) پلکوں کے بالوں کو اکھیڑنے والی

اور اکھڑوانے والی اور دانتوں کو (خوبصورتی کی خاطر) کشادہ کرنے والی اور اللہ تعالیٰ کی (دی گئی) بناوٹ میں تبدیلی کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔(مسلم:2125)

نویں خامی: بالوں میں بال ملانا:

قدیم زمانہ سے عورتوں کے اندر اپنے بالوں میں کسی دوسری عورت کے بال ملانے کا سلسلہ چلا آرہا ہے، اور وہ یہ زینت کے حصول کیلئے کرتی ہیں، نیز بعض عورتیں اس نظریہ سے بھی یہ کرتی ہیں کہ جس عورت کے بال اچھے ہوتے ہیں اُس کے بال لگانے سے بال اچھے ہو جاتے ہیں، حالآنکہ یہ سوچ اور یہ فعل بالکل غلط ہے، احادیثِ طیّبہ میں نبی کریم ﷺ نے اس کی سختی سے مُمانعت فرمائی ہے، چنانچہ حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:”لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ“اللہ تعالیٰ نے بالوں میں بال ملانے والی پر اور اُس پر جو بال ملوائے، لعنت فرمائی ہے۔(بخاری:5937)

حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی:”إِنَّ لِيْ ابْنَةً عُرَيِّسًا أَصَابَتْهَا حَصْبَةٌ فَتَمَرَّقَ شَعْرُهَا أَفَأَصِلُهُ“اے اللہ کے رسول !میری ایک بیٹی ہے جس کی میں نے شادی کروائی ہے، اُسے خسرہ ہو گیا تھا جس کی وجہ سے اُس کے بال جھڑ گئے ہیں، کیا میں اُس کے بالوں میں کسی اور کے بال ملادوں؟ آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا:”لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ“اللہ تعالیٰ نے بالوں میں بال ملانے والی عورت پر اور اُس عورت پر جو بال ملوائے، لعنت فرمائی ہے۔(مسلم:2122)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک انصاری خاتون کی بیٹی جس کی اُس نے شادی کر دی تھی، اُس کے بال جھڑ گئے تو وہ خاتون اپنی بیٹی کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور یہ مسئلہ دریافت کیا کہ اُس کے شوہر نے مجھے یہ کہا ہے کہ میں اُس کے بالوں میں کسی اور عورت کے بال ملادوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "لاَ، إِنَّهُ قَدْ لُعِنَ الْمُوصِلاَتُ" نہیں ! ایسا نہیں کرنا بال ملانے والی عورتوں پر لعنت کی گئی ہے۔(بخاری:5205)

حضرت سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے حج کے سال میں جبکہ (مدینہ منوّرہ میں) خطاب کیا تو اپنے ایک سپاہی کے ہاتھ سے بالوں کا گچھا لیا اور اُسے دکھاتے ہوئے اِرشاد فرمایا: اے اہلِ مدینہ ! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ اِس عمل (بالوں میں بال ملانے) سے منع فرمایا کرتے تھے اور فرماتے: "إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَ هَذِهِ نِسَاؤُهُمْ" بنی اسرائیل جبکہ اُن کی عورتوں نے بالوں میں بال ملانے کے اِس طریقے کو اختیار کیا تو وہ ہلاکت کا شکار ہوگئے۔(مسلم:2127)

ایک اور روایت میں حضرت سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا یہ اِرشاد نقل کیا گیا ہے: "مَا كُنْتُ أُرَى أَنَّ أَحَدًا يَفْعَلُهُ إِلَّا الْيَهُودَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَهُ فَسَمَّاهُ الزُّورَ" میرا خیال یہی ہے کہ یہ صرف یہودیوں کا طریقہ ہے، بیشک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب یہ معلوم ہوا تو آپ نے اس کا نام "زُوْر" یعنی جھوٹ رکھا۔(مسلم:2127)

ایک اور روایت میں ہے حضرت مُعاویہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: "أَيُّمَا امْرَأَةٍ زَادَتْ فِي رَأْسِهَا شَعْرًا لَيْسَ مِنْهُ، فَإِنَّهُ زُورٌ تَزِيْدُ فِيهِ" جو عورت اپنے سر میں ایسے بال زائد لگائے جو اس کے سر کے نہیں تو یہ ایک جھوٹ ہے جو وہ اپنے سر کے اندر بڑھا رہی ہے۔(سنن نسائی:5093)

دسویں خامی: بجنے والا زیور پہننا:

اللہ تعالیٰ کا اِرشاد ہے:﴿وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ زِينَتِهِنَّ﴾اور مسلمان عورتوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے پاؤں زمین پر اس طرح نہ ماریں کہ اُنہوں نے جو زینت چھپا رکھی ہے وہ معلوم ہو جائے۔(آسان ترجمہ قرآن،سورۃ النّور:31)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے:"إِنَّ اللہَ تَعَالَى يُبْغِضُ صَوْتَ الْخَلْخَالِ كَمَا يُبْغِضُ الْغِنَاءَ وَيُعَاقِبُ صَاحِبَهُ كَمَا يُعَاقِبُ الزَّامِرِ، وَلَا تَلْبَسْ خَلْخَالاً ذَاتَ صَوتٍ إِلَّا مَلْعُونَةٌ" بیشک اللہ تعالیٰ پازیب کی آواز کو ایسے ہی ناپسند کرتے ہیں جیسے گانے کی آواز کو ناپسند کرتے ہیں اور اس کے پہننے والی کو اسی طرح سزا دیتے ہیں جیسے بانسری بجانے والے کو دیتے ہیں اور بجنے والی پازیب وہی عورت پہنتی ہے جو ملعونہ ہے(یعنی رحمتِ الٰہی سے دور ہوتی ہے)۔(کنز العمال:45071)

علّامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: زمانہ جاہلیت میں عورت جب پازیب پہن کر چلتی اور اُس کی آواز لوگوں کو سنائی نہ دیتی تو وہ اپنے پاؤں زمین پر زور سے مارتی تاکہ مَردوں کو اُس کی آواز سنائی دے سکے، پس اللہ تعالیٰ نے مؤمن عورتوں کو اِس جیسی حرکت سے منع فرمایا۔اِسی طرح اگر زینت کی کوئی چیز مخفی اور پوشیدہ ہو اور عورتیں اُس کو اپنی کسی حرکت سے اُس کو ظاہر کریں تو وہ بھی اِسی مُمانعت میں داخل ہے،اِس لئے

کہ اللہ تعالیٰ کا اِرشاد ہے:﴿وَلا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ زِينَتِهِنَّ﴾ترجمہ:اور مسلمان عورتوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے پاؤں زمین پر اس طرح نہ ماریں کہ اُنہوں نے جو زینت چھپا رکھی ہے وہ معلوم ہو جائے۔اور یہی وجہ ہے کہ عورت کو گھر سے نکلتے ہوئے عطر اور خوشبو لگانے سے منع کیا گیا ہے تاکہ مردوں تک اس کی خوشبو نہ پہنچے۔(تفسیر ابن کثیر:6/49)

گیارہویں خامی:لمبے ناخن رکھنا:

ہاتھ اور پاؤں کے ناخن کاٹنا مَرد عورت کیلئے سنت ہے اور نبی کریم ﷺ نے اسے خصائلِ فطرت میں شمار کیا ہے، چنانچہ حدیث میں ہے، نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا:"عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ" دس چیزیں فطرت (کی خصلتوں) میں سے ہیں۔پھر اس کی تفصیل بیان فرمائی:(1)مونچھیں تراشنا۔(2)ڈاڑھی بڑھانا۔ (3)مسواک کرنا۔(4)ناک میں پانی ڈالنا۔(5)ناخن کاٹنا۔(6)انگلیوں کے جوڑوں کی پشت کو دھونا۔ (7)بغل کے بال صاف کرنا۔(8)زیرِ ناف بال مونڈنا(9)پانی سے استنجاء کرنا(10)کلی کرنا۔(ابوداؤد:53)

بہت سی عورتوں میں یہ خامی دیکھنے میں آتی ہے کہ وہ اپنے ناخنوں کو قصداً لمبا کرتی ہیں،اور بعض اوقات اتنے بڑھا لیتی ہیں کہ اُنہیں دیکھ کر وحشت اور کراہیت ہوتی ہے۔حالآنکہ نبی کریم ﷺ نے اس کی مُمانعت فرمائی ہے اور چالیس دن سے زیادہ ناخن یا جسم کے دیگر زائد بالوں کو کاٹے بغیر رکھنے سے منع کیا ہے ،چنانچہ حدیث میں ہے، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:"وَقَّتَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصَّ الشَّارِبِ، وَتَقْلِيمَ الْأَظْفَارِ، وَحَلْقَ الْعَانَةِ، وَنَتْفَ الْإِبْطِ، لَا يُتْرَكُ أَكْثَرَ مِنْ

أَرْبَعِينَ يَوْمًا“نبی کریم ﷺ نے مونچھیں تراشنے، ناخن کاٹنے، زیرِ ناف بالوں اور بغل کے بالوں کی صفائی میں ہمارے لئے وقت مقرر فرمایا ہے، لہٰذا انہیں چالیس دن سے زیادہ نہیں چھوڑا جاسکتا۔(ترمذی:2759)

ایک روایت میں اس کی بڑی سخت بیان کی گئی ہے، چنانچہ حدیث میں ہے، نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے:”مَنْ لَمْ يَحْلِقْ عَانَتَهُ، وَيُقَلِّمْ أَظْفَارَهُ، وَيَجُزَّ شَارِبَهُ فَلَيْسَ مِنَّا“جو زیرِ ناف بالوں کو صاف نہ کرے، ناخن نہ کاٹے اور مونچھیں کم نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔(مسند احمد:23480)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا اِرشاد نقل فرماتے ہیں:”اَلطَّهَارَاتُ أَرْبَعٌ قَصُّ الشَّارِبِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَتَقْلِيمُ الأَظْفَارِ وَالسِّوَاكُ“طہارت(کامل درجہ کی)چار ہیں:(1)مونچھیں تراشنا۔(2)زیرِ ناف بال صاف کرنا۔(3)ناخن کاٹنا۔(4)مسواک کرنا۔(مسند البزار:10/80)

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص آیا اور اُس نے آسمان کی کسی خبر(یعنی آخرت کے اُمور میں سے)کے بارے میں سوال کیا، آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا:”تَسْأَلُنِي عَنْ خَبَرِ السَّمَاءِ وَتَدَعُ أَظْفَارَكَ كَأَظْفَارِ الطَّيْرِ، تَجْتَمِعُ فِيهَا الْخَبَاثَةُ،وَالتَّفَثُ“تم مجھ سے آسمان کی خبر کے بارے میں دریافت کررہے ہو اور تم نے اپنے ناخن پرندے کے پنجوں کی طرح چھوڑ(یعنی بڑھا)رکھے ہیں، اُن ناخنوں میں گندگی اور میل کچیل جمع ہورہا ہے۔(طبرانی کبیر:4086)

مسند احمد کی روایت میں آپ ﷺ کے یہ الفاظ نقل کیے گئے ہیں:”يَجْتَمِعُ فِيهَا الْجَنَابَةُ وَالْخَبَثُ وَالتَّفَثُ“ان ناخنوں میں جنابت، گندگی اور میل کچیل جمع ہوتا ہے۔(مسند احمد:23542)

ایک موقع پر نبی کریم ﷺ نے اپنے کسی وہم میں پڑنے کی وجہ بھی اِسی کو قرار دیا کہ لوگ ناخن نہیں کاٹتے تو مجھے وہم ہوجاتا ہے، چنانچہ اِرشاد فرمایا:"مَا لِي لَا أُوهِمُ وَرُفْغُ أَحَدِكُمْ بَيْنَ أُنْمُلَتِهِ وَظُفُرِهِ" مجھے کیوں وہم نہ ہو جبکہ تم میں سے کسی کی انگلیوں کے پوروں اور اُس کے ناخنوں کے درمیان میل کچیل بھرا ہوتا ہے۔(کشف الأستار عن زوائد البزار:266)

حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے ہر چیز کے متعلّق سوال کیا حتی کہ آپ ﷺ سے اُس میل کچیل کے بارے میں بھی دریافت کیا جو ناخنوں کے نیچے ہوتا ہے، آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا:"دَعْ مَا يَرِيبُكَ إِلَى مَا لَا يَرِيبُكَ"جو تمہیں شک میں ڈالے اُسے ترک کردو اور وہ چیز اختیار کرو جس میں شک نہ ہو۔(طبرانی کبیر:22/147)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ کسی موقع پر نبی کریم ﷺ سے حضرت جبریل علیہ السلام کے تاخیر سے آنے کی وجہ دریافت کی گئی تو آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا:"وَلِمَ لَا يُبْطِئُ عَنِّي، وَأَنْتُمْ حَوْلِي لَا تَسْتَنُّونَ، وَلَا تُقَلِّمُونَ أَظْفَارَكُمْ، وَلَا تَقُصُّونَ شَوَارِبَكُمْ، وَلَا تُنَقُّونَ رَوَاجِبَكُمْ" حضرت جبریل امین علیہ السلام میرے پاس آنے میں بھلا کیوں تاخیر نہ کریں گے جبکہ تم میرے گرد اس طرح ہو کہ تم دانت صاف نہیں کرتے، اپنے ناخن نہیں کاٹتے، اپنی مونچھیں کم نہیں کرتے اور اپنی انگلیوں کے جوڑوں کو صاف نہیں کرتے۔(مسند احمد:2181)

مندرجہ بالا روایات سے معلوم ہوا کہ ناخن کا بڑھانا اور اُنہیں کئی کئی ہفتوں تک چھوڑے رکھنا خصائلِ فطرت اور سنت کے خلاف ہے، نبی کریم ﷺ نے اسے بالکل پسند نہیں فرمایا، بالخصوص جبکہ اُسے نہ

کاٹے ہوئے چالیس دن سے زیادہ کا عرصہ ہو چکا ہو تو انسان گناہ گار ہوتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ ہر جمعہ کے دن اس کے کاٹنے کا اہتمام کیا کرتے تھے، چنانچہ حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:"أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَلِّمُ أَظْفَارَهُ، وَيَقُصُّ شَارِبَهُ، يَوْمَ الْجُمُعَةِ، قَبْلَ أَنْ يَرُوحَ إِلَى الصَّلَاةِ"نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن نماز کیلئے جانے سے پہلے اپنے ناخن اور مونچھیں کاٹتے تھے۔(طبرانی اوسط:842)

پس اِسی لئے بہتر یہی ہے کہ ہر جمعہ کے دن جسمانی صفائی ستھرائی کا اہتمام کرتے ہوئے ناخن کاٹ لیے جائیں تاکہ اُن کے لمبے اور میل کچیل کا گھڑ بننے کا موقع ہی نہ ملے، ایک روایت میں جمعہ کے دن ناخن کاٹنے کا فائدہ بھی بیان کیا گیا ہے، چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتی ہیں:"مَنْ قَلَّمَ أَظْفَارَهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وُقِيَ مِنَ السُّوءِ إِلَى مِثْلِهَا"جس نے جمعہ کے دن اپنے ناخن کاٹے وہ اگلے جمعہ تک ہر بُرائی سے بچالیا جائے گا۔(طبرانی اوسط:4746)

بارہویں صفت:عورت کا بے پردہ ہونا:

عورت کیلئے ایک بڑا عیب اُس کا بے پردہ و بے حجاب ہو کر نامحرموں کے سامنے آنا ہے، حالآنکہ "عورت" تو کہتے ہی اُس چیز کو ہیں جس کو چھپایا جائے، اِسی لئے خواتین کو" مستورات" بھی کہا جاتا ہے یعنی مخفی رہنے والی۔پس اگر عورت اگر پردہ اور حجاب کی ساری حدود کو پھلانگ کر بے حجابانہ مَردوں کے سامنے آنے لگے تو وہ "عورت" اور "مستورات" کہاں کہلائی جاسکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو اس بات کا حکم دیا ہے کہ وہ اپنے جسم کی زیب و زینت اور خوبصورتی کو مَردوں کی نگاہوں میں آنے سے مخفی رکھیں، اور بطورِ خاص چہرہ جو کہ عورت کے حسن کا اصل مرکز اور اُس کی خوبصورتی کا عکاس ہوتا ہے، اُسے بھی چھپائیں، چنانچہ فرمایا:﴿يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ﴾ ترجمہ: اے نبی! تم اپنی بیویوں، اپنی بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی چادریں اپنے (منہ کے) اوپر جھکالیا کریں۔(آسان ترجمہ قرآن)

تیرہویں خامی: لباس و پوشاک میں برہنگی اختیار کرنا:

عورت کا اپنے لباس و پوشاک میں برہنگی اختیار کرنا اُس کی ایک بہت بڑی خامی اور عیب ہے جس کی وجہ سے خود اُسی کا ہی نہیں بلکہ پورے مُعاشرے کا نقصان ہوتا ہے، ماحول و معاشرے میں بے حیائی اور عُریانی پھیلتی ہے، لوگوں کے جذبات برانگیختہ ہوتے ہیں، بد نظری عام ہوتی ہے، بدکاری اور زناکاری کے راستے ہموار ہوتے ہیں اور یوں پورے مُعاشرے پر اللہ کا عذاب اور قہر نازل ہونے کا سامان پیدا ہوجاتا ہے۔

واضح رہے کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے لِباس کا اصل مقصد "ستر پوشی" بیان کیا ہے، پس ایسے کپڑے جنہیں پہننے کے باوجود بھی انسان کے ستر کے اعضاء نہ چھپتے ہوں اُن کو شرعی لِباس نہیں کہا جاسکتا، اگرچہ وہ لِباس دیکھنے میں کتنا ہی خوبصورت اور اور قیمت میں کتنا مہنگا ہی کیوں نہ ہو، اِس لئے کہ اُس میں لِباس کا اصل مقصد ہی حاصل نہیں ہوتا۔(تکملہ فتح الملہم:4/77)

یہی وجہ ہے کہ احادیث میں ایسے برہنگی کے لباس پہننے والی خواتین کو نبی کریم ﷺ نے کپڑے پہننے کے باوجود بھی برہنہ ہی قرار دیا ہے، روایات ملاحظہ فرمائیں:

ایک روایت میں ہے، نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے :"صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا، قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ، وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ، مَائِلَاتٌ رُءُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ، لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا، وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا" دوزخیوں کی دو قسمیں ہیں جن کو میں نے نہیں دیکھا: ایک تو وہ لوگ جن کے پاس بیلوں کی دُموں کی طرح کے کوڑے ہوں گے، وہ لوگوں کو اس سے ماریں گے، دوسری وہ عورتیں جو کپڑے پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی (یعنی اُن کا لباس نیم عُریاں، چست اور اِس قدر باریک ہوگا کہ کپڑوں میں بھی برہنہ نظر آئیں گی)، مَردوں کو اپنی جانب مائل کرنے والی ہوں گی اور خود بھی مَردوں کی طرف مائل ہوں گی، ان کے سر بختی (یعنی ایک مخصوص قسم کے) اونٹ کی کوہان کی طرح ایک طرف جھکے ہوئے ہوں گے، وہ جنت میں نہ جائیں گی (اور جنّت میں جانا تو درکنار) اس کی خوشبو بھی ان کو نہ ملے گی حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی دُور سے آرہی ہوگی۔(مسلم:2128)

ایک حدیث میں ہے، نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا:"إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ:أَنْ يَظْهَرَ الشُّحُّ، وَالْفُحْشُ، وَيُؤْتَمَنُ الْخَائِنُ، وَيُخَوَّنُ الْأَمِينُ، وَيَظْهَرُ ثِيَابٌ يَلْبَسُهَا نِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ، وَيَعْلُو التُّحوتُ الْوُعُولَ" بیشک قیامت کی علامات میں سے یہ ہے کہ بخل اور بے حیائی ظاہر ہو جائے گی، امانت دار کو خائن اور خائن کو امانت دار سمجھا جائے گا، ایسے کپڑے ظاہر ہوں گے جس کو عورتیں پہنیں گی اور پہن کر بھی ننگی ہوں گی، معزز لوگ گرے پڑے لوگوں پر غالب آجائیں گے۔(طبرانی اوسط:748)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:"سَيَكُونُ فِي آخِرِ أُمَّتِي رِجَالٌ يَرْكَبُونَ عَلَى سُرُوجٍ، كَأَشْبَاهِ الرِّحَالِ، يَنْزِلُونَ عَلَى أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ، نِسَاؤُهُمْ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ،عَلَى رُءُوسِهِمْ كَأَسْنِمَةِ

الْبُخْتِ الْعِجَافِ،اِلْعَنُوهُنَّ، فَإِنَّهُنَّ مَلْعُونَاتٌ" میری اُمّت کے آخر میں ایسے لوگ ہوں گے جو کجاوں کی طرح زینوں پر سوار ہوں گے اور مسجد کے دروازوں پر اتریں گے، اُن کی عورتیں کپڑا پہنی ہوئی ننگی ہوں گی، اُن کے سروں پر بُختی کمزور اونٹوں کے کوہانوں کی مانند چیز ہوگی، اُن پر لعنت کرو کیونکہ وہ ملعون (اللہ کی رحمت سے دور) ہیں۔ (مسند احمد:7083)

لباس میں برہنگی کی صورتیں:

لباس میں برہنگی کی عموماً تین طرح کی صورتیں ہوتی ہیں:

(1) چھوٹا ہونا:

یعنی کپڑا اِتنا مختصر اور چھوٹا ہو کہ اُسے پہننے کے باوجود بھی ستر کھلا رہ جائے، جیسے پیٹ کھلا ہوا ہو، پیٹھ پیچھے سے نظر آرہی ہو، ہاف آستین والے کپڑے میں کلائیاں یا بازو نظر آرہے ہوں، پائنچے ٹخنوں سے اوپر کرنے کی وجہ سے پنڈلیاں نظر آرہی ہوں، گلا بڑا ہونے کی وجہ سے سینہ نمایاں ہورہا ہو، سر پر دوپٹہ نہ ہونے یا چھوٹا ہونے کی وجہ سے بال نظر آرہے ہوں۔ یہ سب بے ستری اور برہنگی کی صورتیں ہیں جو عورتوں کے کپڑوں میں عام نظر آتی ہیں، جو شرعاً جائز نہیں۔

(2) باریک ہونا:

یعنی کپڑا اس قدر پتلا اور باریک ہو کہ اُسے پہننے کے بعد بھی جسم جھلکتا ہو، چنانچہ اِس طرح کے کپڑے مارکیٹ میں عام ہیں اور عورتیں اُنہیں خرید رہی اور بنارہی ہوتی ہیں کہ جن کو پہن کر اندر کا جسم نظر آتا

ہے، بال واضح ہوتے ہیں، اور بعض اوقات تو اندرونی کپڑے بھی نمایاں ہو رہے ہوتے ہیں۔ یہ سب برہنگی اور بے لباسی ہے جس کی وجہ سے انسان کپڑا پہننے کے باوجود برہنہ ہوتا ہے۔

(3) چست ہونا:

یعنی کپڑا اس قدر تنگ اور چست ہو کہ جسم کا حُجم اور اس کی بناوٹ، اُبھار اور نشیب و فراز بالکل واضح اور نمایاں ہو رہا ہو، یہ بھی برہنگی کی ہی ایک شکل ہے۔(تکملہ فتح الملہم:4/77)

نوٹ: واضح رہے کہ جس طرح ایسے چست اور فٹنگ کے کپڑے پہننا جائز نہیں کیونکہ ان میں کھلی برہنگی نظر آتی ہے، اسی طرح ایسے کپڑوں کے پہننے والے کو دیکھنا بھی جائز نہیں اگرچہ کپڑے موٹے ہی کیوں نہ ہو، اِس لئے کہ یہ کپڑوں کو دیکھنا نہیں بلکہ مستور اعضاء کو ہی دیکھنا کہلاتا ہے۔(رد المحتار:6/366)

لباس میں برہنگی کی مندرجہ بالا تینوں صورتیں جائز نہیں، احادیثِ طیّبہ میں اس کی مُمانعت کی گئی ہے، چند روایات ملاحظہ فرمائیں:

حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کپڑا دیا اور فرمایا: "**اِصْدَعْهَا صَدْعَيْنِ، فَاقْطَعْ أَحَدَهُمَا قَمِيصًا وَأَعْطِ الْآخَرَ امْرَأَتَكَ تَخْتَمِرُ بِهِ**" اس کے دو ٹکڑے کرلو، ایک سے قمیص بنالو اور دوسرا اپنی بیوی کو دیدو تاکہ وہ اس کا دوپٹہ بنالے، جب حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ جانے لگے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "**وَأْمُرِ امْرَأَتَكَ أَنْ تَجْعَلَ تَحْتَهُ ثَوْبًا لَا يَصِفُهَا**" اپنی بیوی سے کہنا کہ اس کے نیچے کپڑا لگالے تاکہ یہ دوپٹہ پہن کر اُس کے بال ظاہر نہ ہوں۔(ابوداؤد:4116)

ایک اور روایت میں ہے: ایک دفعہ حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہا نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، اُنہوں نے باریک کپڑا پہنا ہوا تھا، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اُن سے اپنا چہرہ انور پھیر لیا اور فرمایا: "إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا بَلَغَتِ الْمَحِيضَ لَمْ تَصْلُحْ أَنْ يُرَى مِنْهَا إِلَّا هَذَا وَهَذَا" اے اسماء! جب عورت بالغ ہو جائے تو اُس کے لئے مناسب نہیں کہ اس کے اِن اِن اعضاء یعنی چہرہ اور ہتھیلیوں کے علاوہ جسم کا کوئی حصہ نظر آئے۔(ابوداؤد:4104)

ایک روایت میں ہے کہ ایک دفعہ بنو تمیم کی کچھ عورتیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئیں، اُنہوں نے باریک کپڑے پہن رکھے تھے، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اُن سے کہا: "إِنْ كُنْتُنَّ مُؤْمِنَاتٍ فَلَيْسَ هَذَا بِلِبَاسِ الْمُؤْمِنَاتِ، وَإِنْ كُنْتُنَّ غَيْرَ مُؤْمِنَاتٍ فَتَمَتَّعِيْنَهُ" اگر تو تم واقعی مؤمن عورتیں ہو تو سُن لو کہ یہ ایمان والی عورتوں کا لِباس نہیں ہے اور اگر تم مؤمن نہیں ہو تو ٹھیک ہے، ان کپڑوں سے بھلے فائدہ حاصل کرتے رہو۔(قرطبی:14/244)

ایک دفعہ حفصہ بنت عبد الرحمن (جو کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بھتیجی تھیں) باریک دوپٹہ اوڑھ کر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئیں، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے وہ دوپٹہ لے کر پھاڑ دیا اور ایک موٹا دوپٹہ پہنا دیا۔(مؤطا امام مالک:1907)

فائدہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے تو صرف ایک باریک کپڑے اور دوپٹہ دیکھا تھا اور غصہ میں آکر اُسے پھاڑ ڈالا تھا آج تو نبی کے نام لیوا، اِسلام سے رشتہ جوڑنے والی خواتین اپنا دوپٹہ اور ستر چھپانے کے کپڑے

ہی اُتار چکی ہیں اور اپنے جسم کے انگ انگ کا زمانے کو نظارہ کرانے کے درپے ہیں، خود سوچ لیجئے کہ انہیں دیکھ کر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا کیا ردِ عمل ہو گا۔۔!!

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک قبطی موٹا کپڑا (جو جالی دار وغیرہ ہونے کی وجہ سے اُس کو پہن کر جسم جھلکتا تھا) عنایت فرمایا، وہ کپڑا دحیہ کلبی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ میں دیا تھا، میں نے جاکر اپنی بیوی کو پہنا دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت کیا: ”مَا لَكَ لَمْ تَلْبَسِ الْقُبْطِيَّةَ؟“ وہ قبطی کپڑے کا کیا ہوا؟ تم کیوں نہیں پہن رہے؟ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ! میں نے اپنی بیوی کو پہنا دیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: ”مُرْهَا فَلْتَجْعَلْ تَحْتَهَا غِلَالَةً، إِنِّي أَخَافُ أَنْ تَصِفَ حَجْمَ عِظَامِهَا“ اُنہیں کہہ دو کہ اُس کے نیچے موٹا کپڑا لگالیں، کیونکہ مجھے خوف ہے اُن کپڑوں میں سے اُن کے جسم کی ہڈیوں کا حجم نمایاں نہ ہو۔(مسند احمد:21786)

حضرت جریر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”إِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْتَسِيَ وَهُوَ عَارٍ يَعْنِي الثِّيَابَ الرِّقَاقَ“ بے شک انسان پتلے اور باریک کپڑے پہننے کی وجہ سے کپڑا پہننے کے باوجود بھی برہنہ ہوتا ہے۔(شعب الایمان:5822)

اِس سے معلوم ہوا کہ صرف ستر کو ڈھانکنا ہی ضروری نہیں بلکہ اُس کو لوگوں کی نگاہوں سے چھپانا بھی ضروری ہے، پس اگر کپڑا ستر پر موجود ہو لیکن دیکھنے والوں کی نگاہیں اندر کے بدن کی بناوٹ اور اس کی رنگت کو دیکھ رہی ہوں تو وہ کپڑا شرعی کپڑا نہیں کہلاتا، لہٰذا نہ ایسے کپڑے پہننا جائز ہے اور نہ ایسے لِباس میں ملبوس خواتین کو دیکھنا جائز ہے۔

چودھویں خامی: گفتگو میں نزاکت اور سریلا پن ظاہر کرنا:

عورت کی ایک خامی اور عیب یہ ہے کہ وہ اجنبی مَردوں سے گفتگو میں اپنی فطری نزاکت اور آواز کے سریلے پن کو ظاہر کرے کیونکہ اس سے مَرد کے دل میں عورت کی جانب میلان پیدا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا اِرشاد ہے:﴿فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلًا مَعْرُوفاً﴾ترجمہ: تم نزاکت کے ساتھ بات مت کیا کرو، کبھی کوئی ایسا شخص بیجا لالچ کرنے لگے جس کے دل میں روگ ہوتا ہے اور بات وہ کہو جو بھلائی والی ہو۔(آسان ترجمہ قرآن)

پندرہویں خامی: خوشبو لگاکر باہر نکلنا:

عورت کی ایک خامی اور عیب یہ ہے کہ وہ تیز خوشبو لگاکر نامحرموں کے سامنے جائے کیونکہ اس کی وجہ سے وہ مَردوں کی نگاہوں میں آتی ہے، اُن کی توجہ عورت کی جانب مائل ہوتی ہیں اور یقیناً یہ عورت کے پردے اور اُس کی شرم و حیاء کے سراسر خلاف ہے کہ کوئی اجنبی مرد اُس کی جانب مائل ہو۔ اِسی لئے حدیث میں عورت کو گھر سے باہر خوشبو لگاکر نکلنے سے بڑے سخت الفاظ میں منع کیا گیا ہے، چنانچہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:"كُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ، وَالْمَرْأَةُ إِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَهِيَ كَذَا وَكَذَا يَعْنِي زَانِيَةً" ہر (شہوت کی نگاہ سے دیکھنے والی) آنکھ زانیہ ہے اور عورت جب خوشبو لگاکر (مردوں کی) مجلس سے گزرے تو وہ زانیہ ہے۔(ترمذی:2786)

حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتی ہیں:"مَا مِنِ امْرَأَةٍ تَخْرُجُ فِي شُهْرَةٍ مِنَ الطِّيبِ،فَيَنْظُرُ الرِّجَالُ إِلَيْهَا، إِلَّا لَمْ تَزَلْ فِي سَخَطِ اللهِ حَتَّى تَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهَا"کوئی عورت

جو پھیلنے والی خوشبو میں (گھر سے) نکلے جس کی وجہ سے مَرد اُس کی جانب دیکھنے لگ جائیں تو وہ عورت مسلسل اللہ کی ناراضگی میں ہوتی ہے جب تک کہ وہ اپنے گھر نہ آجائے۔(طبرانی کبیر:25/38)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:”أَيُّمَا امْرَأَةٍ اسْتَعْطَرَتْ يُوجَدُ رِيحُهَا، فَهِيَ بِمَنْزِلَةِ الْبَغِيِّ“جو عورت ایسی خوشبو لگائے جس کی خوشبو (نامحرموں کو) محسوس ہو تو وہ زانیہ کی طرح ہے۔(مسند البزار:8/47)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں :”إِذَا تَطَيَّبَتِ الْمَرْأَةُ لِغَيْرِ زَوْجِهَا فَإِنَّمَا هُوَ نَارٌ فِي شَنَارٍ“جو عورت اپنے شوہر کے علاوہ کسی اور کیلئے خوشبو لگائے تو یہ عمل آگ ہے جو اُسے عار اور عیب میں مبتلاء کردے گا۔(طبرانی اوسط:7405)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ملاقات کسی ایسی عورت سے ہوئی جو خوشبو لگائی ہوئی مسجد کے اِرادے سے جارہی تھی۔ آپ نے اِرشاد فرمایا:”يَا أَمَةَ الْجَبَّارِ أَيْنَ تُرِيْدِيْنَ؟“ اے جبّار کی باندی! تمہارا کہاں کا اِرادہ ہے؟ اُس نے کہا مسجد، آپ نے فرمایا: تم نے مسجد جانے کیلئے خوشبو لگائی ہے؟ اُس نے کہا: ہاں! آپ نے فرمایا: میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے سنا ہے، آپ اِرشاد فرمارہے تھے:”أَيُّمَا امْرَأَةٍ تَطَيَّبَتْ، ثُمَّ خَرَجَتْ إِلَى الْمَسْجِدِ،لَمْ تُقْبَلْ لَهَا صَلَاةٌ حَتَّى تَغْتَسِلَ“جو عورت خوشبو لگاکر مسجد جائے تو اُس کی نماز اُس وقت تک قبول نہیں ہوگی جب تک کہ وہ غسل (کرکے اپنی خوشبو کو مکمل ختم) نہ کرلے۔(ابن ماجہ:4002)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشاد نقل فرماتے ہیں: ”طِيْبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيْحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ، وَطِيْبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيْحُهُ“ مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی خوشبو زیادہ اور رنگت ہلکی ہو، اور عورتوں کیلئے وہ خوشبو ہے جس کی رنگ تیز اور خوشبو کم ہو۔(ترمذی:2787)

سولہویں خامی: بلاضرورت باہر گھومتے پھرنا:

عورت کی ایک خامی اور عیب یہ ہے کہ وہ بغیر کسی مجبوری اور ضرورت کے گھر سے باہر گھومنے پھرنے کو اختیار کرے، کیونکہ یہ اُس کے مقصدِ تخلیق اور اُس کی فطرت و جبلّت کے سراسر خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عورت کو ”درونِ خانہ“ یعنی گھر کے اندر کے کاموں کی ذمّہ داری دی ہے جبکہ مَردوں کو ”بیرونِ خانہ“ یعنی گھر سے باہر کے کاموں کا مکلّف بنایا ہے لہٰذا عورت کو گھر کی چار دیواری میں رہ کر اپنے فرائضِ منصبی کو پورا کرنے کا حد درجہ اہتمام کرنا چاہیئے، اِسی میں اُس کی بھلائی اور حقیقی عزّت ہے اور اِسی سے ہی مُعاشرہ پنپتا اور ترقی کرتا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کا اِرشاد ہے: ﴿وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى﴾ ترجمہ: اور اپنے گھروں میں قرار کے ساتھ رہو، اور (غیر مَردوں کو) بناؤ سنگھار دِکھاتی مت پھرو جیسا کہ پہلی جاہلیت میں دِکھایا جاتا تھا۔(آسان ترجمہ قرآن)

ایک حدیث میں ہے، حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: ”اَلْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ، فَإِذَا خَرَجَتْ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ“ عورت پردہ میں رہنے کی چیز ہے، پس جب کوئی عورت باہر نکلتی ہے تو شیطان اُس کی تاک میں لگ جاتا ہے (یعنی اس کو مردوں کی نظر میں اچھا کر کے دکھاتا ہے)۔(ترمذی:1173)

ایک حدیث میں ہے، نبی کریم ﷺ اِرشاد فرماتے ہیں:"الْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ، وَإِنَّهَا إِذَا خَرَجَتْ مِنْ بَيْتِهَا اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ،وَإِنَّ أَقْرَبَ مَا تَكُونُ إِلَى اللَّهِ فِي قَعْرِ بَيْتِهَا"عورت چھپائے جانے کی چیز ہے، اور جب وہ گھر سے نکل جائے تو شیطان اُس کی تاک میں لگ جاتا ہے، اور بیشک عورت سب سے زیادہ اپنے ربّ کے قریب اُس وقت ہوتی ہے جب وہ اپنے گھر کے اندر ہوتی ہے۔(طبرانی اوسط:8096)

ایک اور روایت میں ہے، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:"احْبِسُوا النِّسَاءَ فِي الْبُيُوتِ، فَإِنَّ النِّسَاءَ عَوْرَةٌ، وَإِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا خَرَجَتْ مِنْ بَيْتِهَا اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ"عورتوں کو گھروں میں روک کر رکھو اِس لئے کہ عورت چھپائے جانے کی چیز ہے، جب وہ اپنے گھر سے نکل جائے تو شیطان اُس کی تاک میں لگ جاتا ہے۔(مصنف ابن ابی شیبہ:7616)

ایک اور روایت میں عورت کے گھر میں بیٹھنے کو اللہ کے راستے میں جہاد کے برابر قرار دیا گیا ہے، چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کچھ عورتیں نبی کریم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یارسول اللہ! مرد حضرات تو کئی فضیلتوں اور جہاد فی سبیل اللہ میں (ہم سے) سبقت کر گئے، ہمارے لئے کیا عمل ہے کہ جس کی وجہ سے ہم مجاہدین کے اجر کو حاصل کرسکتے ہیں؟ آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: "مَنْ قَعَدَ مِنْكُنَّ فِي بَيْتِهَا فَإِنَّهَا تُدْرِكُ عَمَلَ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيْلِ اللَّهِ"تم میں سے جو عورت اپنے گھر میں بیٹھے تو وہ مجاہد فی سبیل اللہ کے اجر کو پالیتی ہے۔(مسند بزار:6962)

حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتی ہیں: ”إِنِّي أُبْغِضُ الْمَرْأَةَ تَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهَا تَجُرُّ ذَيْلَهَا تَشْكُوْ زَوْجَهَا“ میں اُس عورت کو ناپسند کرتا ہوں جو اپنے گھر سے دامن گھسیٹتے ہوئے نکلے اور اپنے شوہر کے شکوے شکایت کرتی ہو۔(طبرانی کبیر:23/323)

سترہویں خامی: عورت کا متکبر ہونا:

تکبر ایک مُہلک اور انتہائی خطرناک مَرض ہے جس سے دنیا و آخرت تباہ و برباد ہو جاتی ہے، احادیثِ طیبہ میں اس کی بڑی سخت مذمّت اور شدید وعیدیں بیان کی گئی ہیں۔ مَردوں عورتوں سب ہی کیلئے اِس کی قطعاً مُمانعت ہے اور بطورِ خاص عورتوں کو بھی اس بُرے اور مذموم وصف کے اختیار کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ اِسی لئے عورت کی ایک بُری صفت یہ ذکر کی گئی ہے کہ اُس کے اندر تکبر اور غرور ہو۔ حسب و نسب، مال یا حسن و جمال وغیرہ کے فخر اور گھمنڈ میں مبتلاء ہو، ایسی عورت کی نگاہ میں دوسروں کی تحقیر ہوتی ہے، وہ کسی مقام اور مرتبہ کے حامل شخص کو حتی کہ خود اپنے شوہر ہی کو عزت دینے اور اُسے کسی قابل سمجھنے کیلئے تیار نہیں ہوتی، ظاہر ہے کہ ایسی عورت کسی کے کیا کام آسکتی ہے اور اس سے کیا خیر کی توقع رکھی جاسکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حدیث میں ایسی عورت کو بدترین اور منافق عورت قرار دیا گیا ہے، چنانچہ نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے: ”وَشَرُّ نِسَائِكُمُ الْمُتَبَرِّجَاتُ الْمُتَخَيِّلَاتُ وَهُنَّ الْمُنَافِقَاتُ“ تمہاری عورتوں میں سب سے زیادہ بُری وہ عورتیں ہیں جو اپنی زینت کو (نامحرموں کے سامنے) ظاہر کرنے والی اور تکبر کرنے والی ہوں اور وہ منافق عورتیں ہیں۔(سنن کبریٰ بیہقی:13478)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:"لَا تَنْكِحُوا النِّسَاءَ لِحُسْنِهِنَّ، فَعَسَى حُسْنُهُنَّ أَنْ يُرْدِيَهُنَّ،وَلَا تَنْكِحُوا النِّسَاءَ لِأَمْوَالِهِنَّ، فَعَسَى أَمْوَالُهُنَّ أَنْ تُطْغِيَهُنَّ" عورتوں سے اُن کے حسن کی وجہ سے نکاح مت کرو کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اُن کا حسن اُنہیں (ہلاکت میں) گرادے اور عورتوں سے اُن کے مالوں کی وجہ سے نکاح مت کرو کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اُن کے اموال اُنہیں سرکشی میں مبتلاء کردے۔(سنن کبریٰ بیہقی:13469)

اٹھارہویں خامی:زبان دراز ہونا:

عورت کا ایک بہت بڑا عیب یہ ہے کہ وہ زبان دراز ہو، شوہر کے ساتھ بدزبانی کرتی ہو، اور یہ یقیناً ایسی بڑی خامی ہے کہ جس کی وجہ سے وہ عورت نہ خود راحت و سکون کی زندگی گزارتی ہے اور نہ ہی شوہر کو گزارنے دیتی ہے،وہ خود بھی اور اُس کا شوہر اور تمام گھر والے ہر وقت کے لڑائی جھگڑوں کی وجہ سے ذہنی اور جسمانی اذیت اور کوفت کے شکار رہتے ہیں، ایسی عورت کبھی اپنے شوہر کے دل میں اپنا مقام نہیں بناپاتی، ایسی عورت خواہ کتنی ہی حسین و جمیل اور کھانے پکانے،سینے پرونے میں ماہر اور تجربہ کار ہو لیکن یہی ایک "زبان درازی" کی خامی اُس کی ساری خوبیوں پر پانی پھیر دیتی ہے۔

حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کی اس خامی کو شقاوت اور بدبختی کی علامت قرار دیا ہے، چنانچہ فرمایا:"وَمِنَ الشَّقَاوَةِ:الْمَرْأَةُ تَرَاهَا فَتَسُوءُكَ، وَتَحْمِلُ لِسَانَهَا عَلَيْكَ" بدبختی میں سے (ایک چیز) عورت ہے جس کو تم دیکھو تو تمہیں بُرا لگے اور وہ تم پر اپنی زبان دراز کرے۔(مستدرکِ حاکم:2684)

حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا اِرشاد ہے: ”مَا اسْتَفَادَ رَجُلٌ بَعْدَ الْكُفْرِ بِاللَّهِ شَرًّا مِنِ امْرَأَةٍ سَيِّئَةِ الْخُلُقِ حَدِيدَةِ اللِّسَانِ“ کسی شخص نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر اختیار کرنے کے بعد اُس عورت سے زیادہ کوئی بُری چیز حاصل نہیں کی جو بُرے اخلاق والی اور زبان کی تیز ہو۔(مصنف ابن ابی شیبہ:17142)

علّامہ ابن حجر ہیتمی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ”الزّواجر“ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً ایک حدیث نقل کی ہے کہ: ”أَرْبَعَةٌ مِنْ النِّسَاءِ فِي الْجَنَّةِ وَأَرْبَعَةٌ فِي النَّارِ“ چار طرح کی عورتیں جنّت میں اور چار جہنم میں ہوں گی: پھر ان کی تفصیل بیان کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا: وہ چار عورتیں جو جنّت میں ہوں گی اُن میں سے ایک وہ ہے جو عفیف و پاکدامن ہو، اللہ تعالیٰ کی اور اپنے شوہر کی اِطاعت کرنے والی ہو۔(دوسری وہ عورت ہے جو)خوب بچے جننے والی ہو، اپنے شوہر کے ساتھ تھوڑے سے مال پر صبر و قناعت کے ساتھ زندگی گزارنے والی ہو۔(تیسری وہ عورت ہے جو)شرم و حیاء رکھتی ہو، شوہر کی عدمِ موجودگی میں اپنے نفس اور شوہر کے مال کی حفاظت کرنے والی ہو، اور شوہر کی موجودگی میں اُس کے ساتھ بدزبانی کرنے والی نہ ہو۔(چوتھی)وہ عورت جس کے شوہر کا انتقال ہوگیا ہو اور اُس کے چھوٹے چھوٹے بچے ہوں لیکن اُس نے اپنی اولاد پر شفقت کی وجہ سے اپنے آپ کو شادی سے روک کر رکھا اور اُن بچوں کی تربیت کی اور اُن کے ساتھ اچھا سلوک کیا اور اِس خوف سے نکاح نہیں کیا کہیں وہ بچے ضائع نہ ہوجائیں۔اور وہ چار عورتیں جو جہنم میں ہوں گی ان میں سے ایک وہ عورت ہے جو اپنے شوہر کے ساتھ بدزبانی کرنے والی ہو، جب شوہر موجود نہ ہو تو اپنے نفس کی حفاظت نہ کرتی ہو، اور جب شوہر آجائے تو اُس کو اپنی زبان سے تکلیف و اذیّت دیتی ہو اور (دوسری)وہ عورت جو اپنے شوہر کو اُس کی طاقت سے زیادہ (کمانے اور چیزیں خرید خرید کر

لانے) کا پابند بناتی ہو۔ اور (تیسری) وہ عورت جو اپنے آپ کو مَردوں سے چھپاتی نہ ہو اور اپنے گھر سے مزیّن و آراستہ ہو کر نکلتی ہو۔ اور (چوتھی) وہ عورت جس کو سوائے کھانے، پینے اور سونے کے کوئی کام نہ ہو اور اُسے نماز میں اور اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی اِطاعت میں اور اپنے شوہر کی فرمانبرداری میں کوئی دلچسپی ورغبت نہ ہو۔ (الزّواجِر عن اقتراف الکبائر: 2/77)

انیسویں خامی: مَردوں کی عقلوں پر حاوی ہونا:

عورت کی ایک بڑی خامی اور عیب یہ ہے کہ وہ مَردوں کی عقل اور اُن کے ہوش و حَواس پر غالب اور مسلّط ہو جائے، اُن کی عقلوں کو ماؤف کر کے رکھ دے، جس کی وجہ سے وہ سمجھدار اور عقل و دانش کے حامل ہونے کے باوجود سوچنے سمجھنے اور صحیح فیصلہ کرنے سے محروم اور عاجز ہو جائیں۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے عورتوں سے خطاب کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا: ”مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِينٍ أَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الحَازِمِ مِنْ إِحْدَاكُن“ میں نے تم سے زیادہ کسی کو باوجود عقل اور دین میں ناقص ہونے کے، پختہ رائے مرد کی عقل کا (اڑا) لیجانے والا نہیں دیکھا۔ (بخاری: 304)

علّامہ ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی ایک نصیحت نقل فرمائی ہے جو اُنہوں نے اپنے بیٹے کو فرمائی تھی: ”يَا بُنَيَّ امْشِ وَرَاءَ الأَسَدِ وَالأَسْوَدِ وَلا تَمْشِ وَرَاءَ امْرَأَةٍ“ اے میرے بیٹے! شیر اور سانپ کے پیچھے چلو لیکن عورت کے پیچھے مت چلنا۔ (ذمّ الھویٰ: 92)

عورت کے پیچھے چلنے کا ایک مطلب تو یہی ہے کہ اُس کے بلانے اور گناہ کی دعوت دینے پر یا از خود گناہ کے اِرادے سے اُس کے پیچھے جانا، ایک دوسرا مطلب یہ بھی ہے کہ انسان اپنی عقل و دانش، فہم و ذکاوت اور سمجھ بوجھ کو پسِ پشت ڈال کر عورت کے کہنے اور اُس کی منشاء کے مطابق زندگی گزارنے پر آجائے، ظاہر ہے کہ ایسی صورت میں تباہی و بربادی کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ چنانچہ ایک روایت میں ہے، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتی ہیں: "**طَاعَةُ النِّسَاءِ نَدَامَةٌ**" عورتوں کی اِطاعت و پیروی کرنا باعثِ ندامت ہے۔ (أخرجہ ابن عدی فی الکامل: 4/249)

ایک اور روایت میں ہے، نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا: "**هَلَكَتِ الرِّجَالُ حِينَ أَطَاعَتِ النِّسَاءَ**" مَردوں نے جب عورتوں کی اِطاعت اور پیروی کی تو وہ ہلاک ہوگئے۔ (أخرجہ ابن عدی فی الکامل: 2/218)

بیسویں خامی: شوہر کی نافرمانی کرنا:

عورت کا ایک بہت بڑا عیب یہ ہے کہ وہ اپنے شوہر جس کو اللہ نے اُس پر حاکم اور قوّام مقرر فرماکر عورت کو اُس کی اِطاعت کا حکم دیا ہے، وہ اُسی کی نافرمانی کرنے لگے اور اس کی اِطاعت سے مُنحرف ہوجائے۔ احادیثِ طیّبہ میں شوہر کی نافرمانی کرنے کی بڑی سخت وعیدیں ذکر کی گئی ہیں، چنانچہ ایک روایت میں ہے نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے: "**أَيُّمَا امْرَأَةٍ عَصَتْ زَوْجَهَا فَعَلَيْهَا لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ كَلَّحَتْ فِي وَجْهِ زَوْجِهَا فَهِيَ فِي سَخَطِ اللَّهِ إِلَى أَنْ تُضَاحِكَهُ وَتَسْتَرْضِيَهُ، وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ خَرَجَتْ مِنْ دَارِهَا بِغَيْرِ إِذْنِ زَوْجِهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تَرْجِعَ**" جس عورت نے اپنے شوہر کی نافرمانی کی اُس پر اللہ کی لعنت، فرشتوں کی لعنت اور تمام لوگوں کی لعنت ہوتی ہے۔ جس

عورت نے اپنے شوہر (کو ناراض کر کے اُس) کے چہرے میں تیوری چڑھادی وہ اللہ کی ناراضگی میں ہوتی ہے جب تک کہ شوہر کو راضی کر کے ہنسا نہ دے۔ جو عورت اپنے شوہر کی اِجازت کے بغیر اپنے گھر سے نکل جائے تو اُس کے لوٹنے تک فرشتے اُس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔(الزواجر عن اقتراف الکبائر:2/77)

حضرت عبد اللہ بن حارث فرماتے ہیں:"**ثَلَاثَةٌ لَا تُجَاوِزُ صَلَاةُ أَحَدِهِمْ رَأْسَهُ، إِمَامٌ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ، وَامْرَأَةٌ تَعْصِي زَوْجَهَا، وَعَبْدٌ آبِقٌ مِنْ سَيِّدِهِ**"تین افراد ایسے ہیں جن کی نماز اُن کے سر سے اوپر بھی نہ جائے گی(قبول نہ ہوگی)ایک وہ اِمام جو کسی قوم کی اِمامت کرے اور وہ لوگ اُسے ناپسند کرتے ہوں، دوسری وہ عورت جو اپنے شوہر کی نافرمانی کرتی ہو، تیسرا وہ غلام جو اپنے آقا کو چھوڑ کر بھاگ جائے۔(مصنّف ابن ابی شیبہ:17128)

حضرت عمرو بن حارث منطلق فرماتے ہیں کہ یہ کہا جاتا تھا:"**أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا اثْنَانِ: امْرَأَةٌ تَعْصِي زَوْجَهَا، وَإِمَامُ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ**"لوگوں میں سب سے زیادہ سخت عذاب دو افراد کو دیا جائے گا: ایک تو وہ عورت جو اپنے شوہر کی نافرمانی کرتی ہے اور دوسرا کسی قوم کا وہ اِمام جس کو لوگ ناپسند کرتے ہوں۔(مصنّف ابن ابی شیبہ:17130)

اکیسویں خامی:شوہر کے تقاضہ جنسی کو پورا نہ کرنا یا اس میں تاخیر کرنا:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:"**إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ**"جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اپنے بستر

پر (ہم بستری کیلئے) بلائے اور وہ انکار کردے جس کی وجہ سے شوہر اُس سے ناراض ہو کر سو جائے تو فرشتے صبح تک اُس پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔(بخاری:3237)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:"لَعَنَ اللَّهُ الْمُسَوِّفَاتِ" اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے "مسوِّفات" عورتوں پر، کسی نے پوچھا: اے اللہ کے نبی! "مُسوِّفات" کون سی عورتیں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:"الَّتِي يَدْعُوهَا زَوْجُهَا إِلَى فِرَاشِهَا،فَتَقُولُ:سَوْفَ،حَتَّى تَغْلِبَهُ عَيْنَاهُ" وہ جس کا شوہر اُسے بستر پر بلائے تو وہ کہے :"میں ابھی آئی" یہاں تک کہ اِسی میں شوہر کی آنکھ لگ جائے۔(طبرانی اوسط:4393)

ایک اور روایت میں ہے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:"لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسَوِّفَةَ وَالْمُفَسِّلَةَ" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے "مُسوِّفہ" اور "مُفسِّلہ" پر لعنت فرمائی ہے۔ پھر اس کی تفسیر فرمائی کہ مُسوِّفہ اُس عورت کو کہتے ہیں کہ جب اُس کا شوہر اُس (سے قربت) کی خواہش کرے تو وہ یہ کہے کہ عنقریب ابھی آئی۔ اور مُفسِّلہ وہ ہے کہ جب اُس کا شوہر اُس (سے قربت) کی خواہش کرے تو وہ یہ کہے کہ میں تو حائضہ ہوں، حالآنکہ وہ حائضہ نہ ہو۔(مسند ابویعلی الموصلی:6467)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشاد ہے:"وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَا تُؤَدِّي الْمَرْأَةُ حَقَّ رَبِّهَا حَتَّى تُؤَدِّيَ حَقَّ زَوْجِهَا وَلَوْ سَأَلَهَا نَفْسَهَا وَهِيَ عَلَى قَتَبٍ لَمْ تَمْنَعْهُ" قسم اُس ذات کی جس کے قبضہ میں محمّد کی جان ہے! عورت اپنے پروردگار کا حق اداء نہیں کرسکتی جب تک کہ وہ اپنے شوہر کا حق اداء نہ کرے اور

اگر شوہر اُس سے اُس کی ذات (جماع) کا سوال کرے تو بیوی کو چاہیئے کہ منع نہ کرے اگرچہ وہ پالان کی لکڑی کی پشت (یعنی اونٹ) ہی پر کیوں نہ سوار ہو۔(ابن ماجہ:1853)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:"أَيُّمَا امْرَأَةٍ صَامَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ زَوْجِهَا، فَأَرَادَهَا عَلَى شَيْءٍ، فَامْتَنَعَتْ عَلَيْهِ، كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهَا ثَلَاثًا مِنَ الْكَبَائِرِ"جس عورت نے اپنے شوہر کی اِجازت کے بغیر روزہ رکھا، پس شوہر نے اُس سے کچھ کرنا چاہا اور اُس نے منع کردیا تو اللہ تعالیٰ اُس عورت پر تین کبیرہ گناہ لکھ دیتے ہیں۔(طبرانی اوسط:23)

بائیسویں خامی: بد اَخلاق ہونا:

بداخلاقی خواہ مَرد کے اندر ہو یا عورت میں، بہر حال ایک بہت بڑا اِنسانی عیب ہے جس کی وجہ سے زندگی کا سکون ختم ہوجاتا ہے اور اِنسان خالق و مخلوق دونوں کی نزدیک بُرا بن جاتا ہے۔عورتوں کو بھی بطورِ خاص اِس وصفِ قبیح سے روکا اور منع کیا گیا ہے کیونکہ اُن کی بداَخلاقی کا اثر اُن کے پورے گھرانے اور خاندان پر پڑتا ہے بلکہ اولاد کی صحیح تربیت نہ ہوسکنے کی وجہ سے نسلوں تک اس کا بُرا اثر جاتا ہے۔اِسی وجہ سے احادیثِ طیبہ میں بداخلاق عورت کو بدترین عورت قرار دیا گیا ہے، چنانچہ حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا اِرشاد ہے:"مَا اسْتَفَادَ رَجُلٌ بَعْدَ الْكُفْرِ بِاللَّهِ شَرًّا مِنِ امْرَأَةٍ سَيِّئَةِ الْخُلُقِ حَدِيدَةِ اللِّسَانِ"کسی شخص نے اللہ کے ساتھ کفر اختیار کرنے کے بعد اُس عورت سے زیادہ کوئی بُری چیز حاصل نہیں کی جو بُرے اخلاق والی اور زبان کی تیز ہو۔(مصنف ابن ابی شیبہ:17142)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:”ثَلَاثَةٌ يَدْعُونَ فَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ:رَجُلٌ أَعْطَى سَفِيهًا مَالَهُ، وَقَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى:{وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمْ}وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ امْرَأَةٌ سَيِّئَةُ الْخُلُقِ فَلَمْ يُطَلِّقْهَا أَوْ لَمْ يُفَارِقْهَا، وَرَجُلٌ كَانَ لَهُ عَلَى رَجُلٍ حَقٌّ فَلَمْ يُشْهِدْ عَلَيْهِ“تین افراد ایسے ہیں جو دعاء مانگتے ہیں لیکن اُن کی دعاء قبول نہیں کی جاتی: ایک وہ شخص جس نے اپنا مال کسی بیوقوف کو دیا ہو (کیونکہ یہ مال کا ضیاع ہے) اور اللہ تعالیٰ نے اِرشاد فرمایا: بیوقوفوں کو اپنا مال مت دو۔ دوسرا وہ شخص جس کے پاس بد اخلاق عورت ہو (اور اس کی وجہ سے اُس کا دینی اور دنیاوی بہت زیادہ نقصان ہو رہا ہو) لیکن وہ اُس عورت کو طلاق نہ دے، اور تیسری وہ عورت جس کا کسی پر کوئی حق ہو اور اُس نے اُس معاملے پر کسی کو گواہ نہ بنایا ہو۔(مصنف ابن ابی شیبہ:17144)

تئیسویں خامی: شوہر کو ناراض کرنا:

شوہر کو ناراض کرنا عورت کی ایک بہت بڑی خامی ہے جس کی وجہ سے عورت ایک بڑے گناہ کی مُرتکب ہوتی ہے، اللہ اور اُس کے بندے کی نافرمان بنتی ہے، اُس پر اللہ کی لعنت ہوتی ہے، نماز اور دیگر اعمال قبول نہیں ہوتے۔ حدیث میں آتا ہے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:”ثَلَاثٌ لَا تُقْبَلُ لَهُمْ صَلَاةٌ وَلَا يُرْفَعُ لَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ عَمَلٌ:الْعَبْدُ الْآبِقُ مِنْ مَوَالِيهِ حَتَّى يَرْجِعَ فَيَضَعَ يَدَهُ فِي أَيْدِيهِمْ، وَالْمَرْأَةُ السَّاخِطُ عَلَيْهَا زَوْجُهَا حَتَّى يَرْضَى، وَالسَّكْرَانُ حَتَّى يَصْحُوَ“تین افراد ایسے ہیں جن کی نماز قبول نہیں ہوتی اور نہ ہی اُن کا کوئی عمل آسمان پر اُٹھایا جاتا ہے: ایک وہ غلام جو اپنے مالکان کو چھوڑ کر بھاگ کھڑا ہوا ہو، جب تک کہ وہ واپس آکر اپنا ہاتھ مالکان کے ہاتھ میں نہ دیدے،

دوسری وہ عورت جس کا شوہر اُس سے ناراض ہو یہاں تک کہ وہ راضی نہ ہو جائے، اور تیسرا نشہ میں مبتلاء شخص جب کہ وہ صحیح نہ ہو جائے۔(شعب الایمان:5202)

چوبیسویں خامی: لعن طعن کرنا:

عورتوں کی ایک خامی حدیث میں یہ ذکر کی گئی ہے کہ وہ بکثرت لعن طعن کرتی ہیں، چنانچہ بہت سی عورتوں کے نزدیک لڑائی جھگڑے میں لعنت کرنا کوئی معیوب اور بُرا نہیں سمجھا جاتا، یہی وجہ ہے کہ معمولی معمولی بات پر عورتیں ایک دوسرے کو اور بچوں کو کوستی ہوئی نظر آتی ہیں، حالآنکہ شرعاً اور اخلاقاً کسی طرح یہ درست نہیں اور اِس سے اِنسان کا خود اپنا وقار مجروح ہوتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ اور بندوں کی نگاہ میں گر جاتا ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے، اللہ کے رسول ﷺ نے عورتوں کی جہنم میں کثرت بیان کرتے ہوئے اُس کی وجوہات میں ایک بڑی وجہ یہ بھی بیان فرمائی: ”تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ“ یعنی تم لوگ لعن طعن بہت کثرت سے کرتی ہو۔(بخاری:304)

پچیسویں خامی: مصائب و آلام میں بے صبری کا مظاہرہ کرنا:

عورتوں کی ایک بڑی خامی یہ ہے کہ وہ شدائد و مصائب میں صبر و تحمّل نہیں کرتیں اور بے صبری اور گلے شکوے کرنے لگتی ہیں، جزع فزع کرنا شروع کر دیتی ہیں، رونا دھونا، چیخنا چلّانا، نوحہ و بین کرنا اور غم کا ناجائز طریقہ اختیار کرنے لگ جاتی ہیں، جس سے مصائب و آلام کے اجر و ثواب سے محرومی بھی ہوتی ہے اور ہاتھ بھی کچھ نہیں آتا۔ عورتوں کی اِس ”بے صبری اور عدمِ برداشت“ کی صفت کو احادیث میں بھی بیان کیا گیا ہے، چنانچہ ایک روایت میں آپ ﷺ نے عورتوں کی اکثریت کو ”فسّاق“ اور ”اہلِ نار“ قرار دیتے

ہوئے اُس کی وجہ یہ بیان کی: "إِذَا أُعْطِيْنَ لَمْ يَشْكُرْنَ، وَإِذَا ابْتُلِيْنَ لَمْ يَصْبِرْنَ" عورتوں کی حالت یہ ہوتی ہے کہ جب اُنہیں کچھ دیا جاتا ہے تو شکر نہیں اداء کرتیں اور جب مصائب میں مبتلاء ہوتی ہیں تو صبر سے کام نہیں لیتیں۔(مسند احمد:15531)

ایک اور روایت میں ہے، حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ مسجد کے ایک جانب عورتوں کے مجمع میں تشریف لے گئے، میں بھی عورتوں میں موجود تھیں، آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: "يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ، إِنَّكُنَّ أَكْثَرُ حَطَبِ جَهَنَّمَ" اے عورتوں کی جماعت! تم لوگ جہنم کے سب سے زیادہ ایندھن ہوگے، حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حضور ﷺ سے بات کرنے میں عورتوں سے زیادہ جرأت کرنے والی تھی اِس لئے میں نے کہا: یارسول اللہ! کس لئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "لِأَنَّكُنَّ إِذَا أُعْطِيتُنَّ لَمْ تَشْكُرْنَ، وَإِذَا ابْتُلِيتُنَّ لَمْ تَصْبِرْنَ، فَإِذَا أُمْسِكَ عَنْكُنَّ شَكَوْتُنَّ" اِس لئے کہ تم لوگوں کو جب دیا جاتا ہے تو تم شکر نہیں کرتیں، جب تم پر آزمائش آتی ہے تو صبر سے کام نہیں لیتیں، جب تم سے کوئی چیز روک لی جاتی ہے تو تم شکوے کرنے لگ جاتی ہو۔ پھر آپ نے اِرشاد فرمایا: "وَإِيَّاكُنَّ وَكُفْرَانَ الْمُنَعِّمِينَ" اور تم لوگ نعمت دینے والوں کی ناشکری سے بچو، میں نے کہا: یارسول اللہ! احسان کرنے والوں کی ناشکری سے بچنا کیا ہے؟ آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: "اَلْمَرْأَةُ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ وَقَدْ وَلَدَتْ لَهُ الْوَلَدَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ فَتَقُولُ: مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ" عورت کسی مرد کے پاس (بیوی کی حیثیت) سے ہوتی ہے جس سے اُس کے دو یا تین بچے ہوجاتے ہیں اور وہ پھر بھی (شوہر سے) یہ کہتی ہے کہ میں نے تو تمہارے اندر کبھی تھوڑی سی بھی خیر نہیں دیکھی۔(طبرانی کبیر:24/68)

عورتوں کے نوحہ کرنے کی مذمت:

عورتوں کی اِسی خامی یعنی بے صبری کا ہی نتیجہ ہے کہ وہ کسی کی وفات پر نوحہ اور بین کرنے میں پیش پیش ہوتی ہیں اور کسی کی وفات پر عورتوں کی جانب سے گلے شکوے اور رنج و غم کے غلط انداز زیادہ دیکھنے میں آتے ہیں، حالآنکہ نبی کریم ﷺ نے اِس کی سختی سے مُمانعت فرمائی ہے۔

حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّائِحَةَ وَالْمُسْتَمِعَةَ" رسول کریم ﷺ نے نوحہ کرنے والی عورت اور نوحہ سننے والی عورت دونوں پر لعنت فرمائی ہے۔(ابوداؤد:3128)

حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "النَّائِحَةُ إِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا، تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ، وَدِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ" نوحہ کرنے والی عورت اگر اپنی موت سے پہلے توبہ نہ کرے تو قیامت کے دن اس حال میں اُٹھائی جائے گی کہ اس پر گندھک کا کُرتا اور خارش کی چادر ہوگی۔۔(مسلم:934)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ کے پاس حضرت زید بن حارثہ، حضرت جعفر اور حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کے (غزوہ موتہ میں) شہید کر دیئے جانے کی اطلاع آئی تو آپ ﷺ (مسجد نبوی) بیٹھ گئے، آپ ﷺ کے چہرہ پر رنج و غم کے آثار نمایاں تھے اور میں (آپ کی کیفیت) دروازے کے سوراخ سے دیکھے جارہی تھی کہ اتنے میں ایک شخص آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: جعفر کے گھر کی عورتیں اس طرح کر رہی ہیں (یعنی) اس نے ان کے رونے کا ذکر کیا آنحضرت

ﷺ نے اسے حکم فرمایا کہ وہ جا کر انہیں منع کر دے۔ وہ چلا گیا (تھوڑی دیر کے بعد) دوسری مرتبہ واپس آ کر بتایا کہ عورتیں نہیں مان رہی ہیں، آنحضرت ﷺ نے پھر اس سے فرمایا: ”اِنْهَهُنَّ“ جاؤ جا کر اُنہیں منع کر دو۔ وہ چلا گیا اور جا کر منع کیا اور کچھ دیر کے بعد پھر تیسری مرتبہ آیا اور کہا کہ یارسول اللہ! اللہ کی قسم وہ عورتیں ہم پر غالب آ گئیں (یعنی وہ ہمارا کہنا نہیں مان رہی ہیں) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا گمان ہے کہ یہ سن کر آنحضرت ﷺ نے یہ فرمایا: ”فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ“ ان عورتوں کے منہ میں مٹی ڈالو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اس شخص سے کہنے لگی: ”أَرْغَمَ اللَّهُ أَنْفَكَ، لَمْ تَفْعَلْ مَا أَمَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ تَتْرُكْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ العَنَاءِ“ اللہ تمہاری ناک خاک آلود کرے تمہیں رسول کریم ﷺ نے جو حکم دیا ہے اس پر تم نے عمل کیوں نہیں کیا؟ اور تم رسول کریم ﷺ کو رنج پہنچانے کا سبب بنے۔ (بخاری:1299)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب رسول کریم ﷺ کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تو نبی کریم ﷺ نے (اُنہیں مخاطب کرتے ہوئے) اِرشاد فرمایا: جاؤ! ہمارے بہترین سلَف حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے ساتھ لاحق ہو جاؤ۔ عورتیں رونے لگیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ (رونے والی) عورتوں کو کوڑے سے مارنے لگے، آنحضرت ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”دَعْهُنَّ يَبْكِينَ“ انہیں چھوڑ دو، رونے دو۔ پھر عورتوں سے فرمایا: ”وَإِيَّاكُنَّ وَنَعِيقَ الشَّيْطَانِ“ تم لوگ اپنے آپ کو شیطان کی آواز سے دور رکھو (یعنی چلا چلا کر اور بیان کر کے ہرگز نہ رونا) پھر فرمایا: ”مَهْمَا كَانَ مِنَ القَلْبِ وَالْعَيْنِ، فَمِنَ اللهِ وَالرَّحْمَةِ، وَمَهْمَا كَانَ مِنَ اليَدِ وَاللِّسَانِ فَمِنَ الشَّيْطَانِ“ جو کچھ آنکھوں سے (یعنی آنسو) اور

دل سے (یعنی رنج و غم) ظاہر ہو یہ اللہ کی طرف سے ہے اور رحمت کا سبب ہے۔ (یعنی یہ چیزیں اللہ کی پسندیدہ ہیں) اور جو کچھ ہاتھوں سے (یعنی گریبان پھاڑنا چہرہ نوچنا اور پیٹنا) اور زبان سے (نوحہ اور بین کرنا، گلہ شکوہ اور بے صبری کی باتیں کرنا) ظاہر ہو وہ شیطان کی طرف سے ہے۔ (مسند احمد:3103)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ”نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُتْبَعَ جِنَازَةٌ مَعَهَا رَانَّةٌ“ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جنازہ کے ہمراہ جانے سے منع فرمایا جس کے ساتھ نوحہ کرنے والی عورت ہو۔ (ابن ماجہ:1583)

حضرت امِّ عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ”أَخَذَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ البَيْعَةِ أَنْ لاَ نَنُوحَ“ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیعت کے وقت اس بات کا عہد لیا کہ ہم نوحہ نہ کریں گے۔ (بخاری:1306)

فائدہ: یہ حقیقت ہے کہ عورت ایک صنفِ نازک ہے اور اُس کے اعضاء و جَوارح کی طرح اُس کی طبیعت اور مزاج میں بھی نزاکت اور کمزوری رکھی گئی ہے لہٰذا اُس کے اندر کسی غم یا صدمہ کو برداشت کرنے کی ہمّت کم ہوتی ہے اِسی لئے عورت کے اندر بے صبری اور عدمِ برداشت کا مادّہ زیادہ ہوتا ہے، لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ عورت کیلئے اگر وہ ہمت و کوشش سے کام لے تو برداشت کرنا اور صبر کا دامن تھامنا کوئی مشکل نہیں رہتا اور وہ بآسانی رضاء بالقضاء کے درجہ کو حاصل کر سکتی ہے۔

چھبیسویں خامی: ناشکری کرنا:

عورت کی ایک بہت بڑی خامی یہ ہے کہ وہ ناشکری اور ناقدری ہو، شکایت و ناشکری کے کلمات ہر وقت اُس کی زبان پر ہوں، احسان فراموشی اُس کے مزاج و طبیعت کا حصہ بن جائے اور بڑے سے بڑے احسانات

اُس کے نزدیک بے معنی اور بے حقیقت ہو جاتے ہوں۔ایسی عورتوں کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے بڑے سخت الفاظ میں مذمّت فرمائی ہے اور اُن کیلئے سخت وعیدیں بیان کی ہیں، چنانچہ کئی احادیث میں آپ ﷺ نے جہنم میں عورتوں کی کثرت بیان کرکے اس کی وجہ عورتوں کی ناشکری اور احسان فراموشی بیان فرمائی۔(بخاری:304)ایک روایت میں ہے، آپ ﷺ نے کثرت سے عورتوں کو جہنم کا ایندھن قرار دیا، کسی عورت کے سوال کرنے پر اس کی وجہ یہ اِرشاد فرمائی:"**إِنَّكُنَّ تُكْثِرْنَ الشَّكَاةَ، وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ**"کیونکہ تم کثرت سے شکوے شکایت اور شوہروں کی ناشکری کرتی ہو۔(مسند احمد:14420)

ایک اور روایت میں ہے، نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا:"**لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى امْرَأَةٍ لَا تَشْكُرُ لِزَوْجِهَا، وَهِيَ لَا تَسْتَغْنِي عَنْهُ**" اللہ تعالیٰ اُس عورت کی جانب نظرِ رحمت نہیں فرماتے جو اپنے شوہر کی شکر گزار نہ ہو(یعنی ناشکری کرتی ہو)حالآنکہ وہ شوہر سے مستغنی نہیں ہوتی۔(مستدرکِ حاکم:2771)

حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتی ہیں:"**إِنِّي أُبْغِضُ الْمَرْأَةَ تَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهَا تَجُرُّ ذَيْلَهَا تَشْكُو زَوْجَهَا**"میں اُس عورت کو ناپسند کرتا ہوں جو اپنے گھر سے دامن گھسیٹتے ہوئے نکلے اور اپنے شوہر کے شکوے شکایت کرتی ہو۔(طبرانی کبیر:23/323)

اِس سے متعلّق بہت سی احادیث وروایات عورتوں کی خوبیوں کے بیان میں"شوہر کا شکر گزار ہونا" کے عنوان کے تحت گزر چکی ہیں، وہاں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں، البتہ یہاں یہ سمجھ لیجئے کہ وہ کون سے اسباب اور عَوامل ہیں جن کی وجہ سے عورتوں میں ناشکری اور اللہ کی نعمتوں کی ناقدری کے جذبات پیدا ہوتے ہیں، انہیں پڑھئے اور بچنے کی کوشش کیجئے:

عورتوں میں ناشکری کے جذبات پیدا ہونے کی وجوہات:

عورتوں میں ناشکری کے جذبات کیسے اور کیوں کر آتے ہیں، اس کی کئی وجوہات ہیں، البتہ غور و تدبّر سے یہ سمجھ آتا ہے کہ مندرجہ ذیل کچھ اہم اُمور بطورِ خاص اس کا سبب بنتے ہیں:

(1) عورتوں کا عورتوں کے ساتھ کثرت سے اختلاط۔ (2) زیب و زینت اور بناؤ سنگھار میں حد سے زیادہ انہماک۔ (3) ڈراموں اور فلموں وغیرہ کا دیکھنا۔ (4) بازار اور شاپنگ سینٹر وغیرہ میں کثرت سے آتے جاتے رہنا۔ (5) صحیح تربیت کا فقدان۔ (6) علمِ دین سے نابلد ہونا۔

(1) عورتوں کے ساتھ کثرتِ اختلاط:

عورتیں جب عورتوں کے ساتھ اُٹھتی بیٹھتی اور ایک دوسرے کے گھر کثرت سے آنا جانا رکھتی ہیں تو ایک دوسرے کے ساز و سامان، زیورات، لباس و پوشاک اور اوڑھنے بچھونے کو دیکھ کر اپنی چیزوں کو کمتر اور حقیر سمجھنے لگتی ہیں اور اپنے شوہر کے بارے میں ناقدری اور ناشکری کا شکار ہونے لگ جاتی ہیں، اِسی لئے عورتوں کا عورتوں سے بھی زیادہ ملنا جلنا کوئی اچھی چیز نہیں، کیونکہ یہ بھی کئی فتنوں اور بُرائیوں کا پیش خیمہ ثابت ہوتا ہے۔ حدیث میں ہے، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشاد نقل فرماتے ہیں: ”لَا خَيْرَ فِي جَمَاعَةِ النِّسَاءِ إِلَّا عِنْدَ مَيِّتٍ فَإِنَّهُنَّ إِذَا اجْتَمَعْنَ قُلْنَ وَقُلْنَ“ عورتوں کے جمع ہونے میں سوائے میّت کے کہیں بھی کوئی خیر نہیں، اِس لئے کہ جب وہ جمع ہوتی ہیں تو ہر طرح کی بات کرنے لگ جاتی ہیں۔ (طبرانی کبیر: 24/246)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا:"لَاخَيْرَ فِي جَمَاعَةِ النِّسَاءِ، إِلَّا فِي مَسْجِدٍ أَوْ فِي جِنَازَةِ قَتِيلٍ"عورتوں کے جمع ہونے میں کوئی خیر نہیں، سوائے مسجد میں یا کسی مقتول کے جنازے میں (تعزیت کیلئے)۔(مسند احمد:24376)

ایک اورروایت میں "ذکر"کا بھی استثناء موجود ہے، چنانچہ فرمایا:" لَاخَيْرَ فِي جَمَاعَةِ النِّسَاءِ، إِلَّا عِنْدَ ذِكْرٍ أَو جَنَازَةٍ"عورتوں کے جمع ہونے میں کوئی خیر نہیں، سوائے ذکر اور جنازے میں (تعزیت) کیلئے حاضر ہونا۔(کنز العمال:45116)

(2) اپنے سے اوپر درجہ کے لوگوں کا دیکھنا:

ناشکری کا ایک بڑا سبب جو خود حدیث سے معلوم ہوتا ہے وہ یہ کہ اِنسان دنیا کے اعتبار سے اپنے اوپر درجہ کے لوگوں کے ساتھ اُٹھنے بیٹھنے لگے، کیونکہ اِس سے دل میں احساسِ کمتری پیدا ہوتا ہے، دوسروں کی قیمتی اور اعلیٰ چیزوں کو دیکھ اپنی چیزوں کی ناقدری پیدا ہونے لگتی ہے اور انسان رفتہ رفتہ شعوری یا غیر شعوری طور پر ناشکرا بننے لگ جاتا ہے اُس کی زبان پر ہر وقت شکوے اور شکایتوں کا انبار لگ جاتا ہے۔ مندرجہ ذیل روایات میں اس کی صراحت موجود ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:"انْظُرُوا إِلَى مَنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ، وَلَا تَنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ، فَهُوَ أَجْدَرُ أَنْ لَا تَزْدَرُوا نِعْمَةَ اللهِ"دنیا (کے مال واسباب کے اعتبار سے) اپنے سے کم تر کو دیکھو، اپنے سے اوپر والے کو نہ دیکھو کیونکہ یہ زیادہ مناسب ہے کہ تم اللہ تبارک وتعالیٰ کی (عطاء کردہ) نعمت کی بے قدری سے بچ جاؤ گے۔(مسلم:2963)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:"إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ، فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ مِمَّنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ"جب تم میں سے کوئی شخص اس شخص کو (رشک کی نظر سے) دیکھے جسے مال اور جسم کے اعتبار سے فوقیت حاصل ہے تو وہ اس شخص کو بھی دیکھے جسے اس کی نسبت کم درجے میں رکھا گیا ہے۔(مسلم:2963)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:"مَنْ نَظَرَ فِي الدِّينِ إِلَى مَنْ فَوْقَهُ وَفِي الدُّنْيَا إِلَى مَنْ تَحْتَهُ كَتَبَهُ اللهُ صَابِرًا شَاكِرًا، وَمَنْ نَظَرَ فِي الدِّينِ إِلَى مَنْ تَحْتَهُ وَنَظَرَ فِي الدُّنْيَا إِلَى مَنْ فَوْقَهُ لَمْ يَكْتُبْهُ اللهُ صَابِرًا وَلَا شَاكِرًا"جو شخص دین میں اپنے سے اوپر والے کو اور دنیا میں اپنے سے نیچے والے کو دیکھے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اسے صابر وشاکر لکھ دیتا ہے اور جو شخص دین میں اپنے سے نیچے والے کو اور دنیا میں اپنے سے اوپر والے کو دیکھے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اسے صابر وشاکر نہیں لکھتے۔(شعب الایمان:4255)

عورتوں میں حساسیت زیادہ ہوتی ہے لہٰذا جب وہ دنیا کے اعتبار سے اپنے سے اوپر کے درجہ کی عورتوں کے ساتھ بیٹھتی ہیں تو وہ اِس اثر کو بہت زیادہ اور بہت تیزی سے قبول کرتی ہیں، چنانچہ یہی وجہ ہے کہ شادی بیاہ میں عورتیں جب اکٹھی ہوتی ہیں اور ایک دوسرے کے زرق برق لباس وپوشاک کو دیکھتی ہیں، چمکتے دمکتے زیورات کو دیکھتی ہیں، بیوٹی پارلر کے بنے ہوئے ایک دوسرے کے میک اَپ کا نظارا کرتی ہیں تو اس کا لازمی نتیجہ حرص وطمع کی صورت میں نکلتا ہے اور سب کچھ حاصل ہونے کے باوجود بھی "مزید کی جستجو اور موجود کی ناقدری" ہونے لگ جاتی ہے۔

(2)زیب وزینت اور بناؤ سنگھار میں حد سے زیادہ انہاک۔

حد سے زیادہ کوئی بھی چیز اچھی نہیں ہوتی ،زیب و زینت اور بناؤ سنگھار بھی جب حد سے زیادہ اختیار کیا جانے لگے تو اپنے لباس اور زیورات وغیرہ جو استعمال کرتے کرتے دل بھر جاتا ہے وہ کمتر اور حقیر محسوس ہونے لگتے ہیں، پھر زیادہ سے زیادہ اور اچھے سے اچھے کی طلب دل کو ناشکری اور ناقدری کی جانب لے جاتی ہے ،اور یہی بات زبان سے بھی ظاہر ہونے لگتی ہے اور عورت سب کچھ ہوتے ہوئے بھی اللہ تعالیٰ کی اور اپنے شوہر کی ناشکری کرنے لگ جاتی ہے۔

(3)ڈراموں اور فلموں وغیرہ کا دیکھنا۔

ٹی وی جو سارے فساد اور فتنوں کی جڑ ہے اُس میں دکھائے جانے والے پروگرام ،ڈرامے اور فلمیں وغیرہ سب ایسی ہوتی ہیں کہ جن کو دیکھ کر انسان خود کو بھی اُن کے جیسا بنانے کی اور اُن کے اسٹیٹس اور رہن سہن کو اپنانے کی فکر میں لگ جاتا ہے جس کیلئے اُس کی خواہشات کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جاتا ہے جن کی تکمیل نہ ہونے کی وجہ سے ناشکری اور ناقدری کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ تجارتی مقاصد کی خاطر مختلف اشیاء کو فروخت کرنے کیلئے ٹی وی میں کثرت سے چلنے والے جو اشتہارات چل رہے ہوتے ہیں اُن کو بھی دیکھ دیکھ کر دنیا کی حرص اور طمع پیدا ہو جاتی ہے جس کا نتیجہ ناشکری اور ناقدری کی صورت میں نکلتا ہے۔

(4)بازار اور شاپنگ سینٹر وغیرہ میں کثرت سے آتے جاتے رہنا۔

بازار، شاپنگ مال اور مارکیٹوں میں کثرت سے آناجانا اور گھومنا بھی ناشکری اور ناقدری کا ذریعہ ثابت ہوتا ہے، کیونکہ وہاں موجود دنیاجہاں کی خوبصورت اور مہنگی اشیاء، نیز نت نئی آنے والی نئی نئی ورائٹیاں انسان کو دنیا کا حریص اور لالچی بنانے میں بڑا کردار اداء کرتی ہیں جس کی وجہ سے اِنسان اپنی حاصل شدہ نعمتوں کو بازار میں پائی جانے والی چیزوں کے ساتھ موازنہ کرتا ہے اور یہی چیز اُسے ناشکری کی طرف لے جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ روئے زمین کی سب سے زیادہ مبغوض اور ناپسندیدہ جگہ "بازار" ہی قرار دی گئی ہے، چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: **"أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللهِ مَسَاجِدُهَا، وَأَبْغَضُ الْبِلَادِ إِلَى اللهِ أَسْوَاقُهَا"** اللہ کے نزدیک شہروں میں سب سے زیادہ محبوب جگہ اُن کی مساجد ہیں اور سب سے زیادہ مبغوض اور ناپسندیدہ جگہ اُن کے بازار ہیں۔(مسلم:671)

(5) صحیح تربیت کا فقدان۔

اللہ کی نعمتوں کی قدر دانی اور اس کا شکر اداء کرنا یہ مؤمن کا ایک انتہائی بہترین اور عُمدہ وصف ہے جس کو پیدا کرنے میں ماں باپ، سرپرست اور اساتذہ کی صحیح تربیت کا بڑا دخل ہوتا ہے، لیکن یہ حقیقت واضح اور عیاں ہے کہ آج اِس تربیت کی جانب توجہ کم بلکہ کسی حد تک ناپید ہوتی جارہی ہے ،گھروں میں بھی اور تعلیمی درس گاہوں میں بھی تربیت پر توجہ کا فقدان ہوتا چلا جارہا ہے جس کی وجہ سے لوگوں کا ایک عمومی مزاج شکوے اور شکایت کا بنتا چلا جارہا ہے جو یقیناً قابلِ افسوس ہونے کے ساتھ ساتھ اس بات کا متقاضی ہے کہ اُس کے آگے بند باندھے جائیں۔اِس کیلئے ماں باپ کے ساتھ ساتھ پڑھانے والے اَساتذہ کو بھی اپنے بچوں اور شاگردوں میں اِس جذبے کو پیدا کرنے اور اُسے تسلسل کے ساتھ فروغ دینا چاہیئے۔

(6) علمِ دین سے نابلد ہونا۔

علمِ دین وہ روشنی ہے جس کی ضیاء میں اِنسان کو چلنے کا راستہ ملتا ہے، صحیح غلط کی پہچان ہوتی ہے، کھرا کھوٹا سمجھ آتا ہے، نفع و ضرر کا اِدراک ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کے احکامات اور نبی علیہ الصلوۃ و السلام کے طریقے سمجھ آتے ہیں جس کی برکت سے اُس کے قدم اچھے کاموں کی جانب اُٹھتے اور بڑھتے چلے جاتے ہیں، لیکن جب یہ روشنی ہی اِنسان کے پاس نہ ہو تو زندگی میں اُس کے اندر کئی قسم کی اخلاقی اور عملی بُرائیاں پیدا ہونے لگ جاتی ہیں۔ شکرِ نعمت کا معاملہ بھی کچھ اِسی طرح کا ہے، جب ایک انسان کو اِس بات کا علم ہی نہ ہو کہ اللہ کی نعمتوں کا ہر حال میں شکر اداء کرنا چاہیئے اور کسی حال میں اپنے پیدا کرنے والے کی ناشکری کرکے دنیا و آخرت کا نقصان سر پر نہیں لینا چاہیئے تو وہ کیسے اور کیونکر شکر کی اہمیت کو سمجھ سکتا ہے، نتیجہ یہ کہ ذرا سی آزمائش اور معمولی سی تکلیف پر بھی اُس کے منہ سے ناشکری کے کلمات نکلنے لگ جاتے ہیں۔

ستائیسویں خامی: مَردوں کی جانب مائل ہونا اور اُنہیں مائل کرنا:

ایک خامی عورتوں کی یہ ہے کہ وہ اپنے انداز اور طور طریقوں سے اور لباس و پوشاک سے مَردوں کو اپنی جانب مائل کریں بلکہ خود بھی مَردوں کی طرف مائل ہوں، ایسی عورتوں کو آپ ﷺ نے جہنمی عورتیں قرار دیا ہے، چنانچہ حدیث میں ہے آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: "**صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا، قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ، وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ، مَائِلَاتٌ رُءُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ، لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا، وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا**" دوزخیوں کی دو قسمیں ہیں جن کو میں نے نہیں دیکھا: ایک تو وہ لوگ

جن کے پاس بیلوں کی دُموں کی طرح کے کوڑے ہوں گے، وہ لوگوں کو اس سے ماریں گے، دوسری وہ عورتیں جو کپڑے پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی (یعنی اُن کا لباس نیم عُریاں، چست اور اِس قدر باریک ہو گا کہ کپڑوں میں بھی برہنہ نظر آئیں گی)، مَردوں کو اپنی جانب مائل کرنے والی ہوں گی اور خود بھی مَردوں کی طرف مائل ہوں گی، ان کے سر بختی (یعنی ایک مخصوص قسم کے) اونٹ کی کوہان کی طرح ایک طرف جھکے ہوئے ہوں گے، وہ جنت میں نہ جائیں گی (اور جنّت میں جانا تو درکنار) اس کی خوشبو بھی ان کو نہ ملے گی حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی دُور سے آرہی ہو گی۔ (مسلم:2128)

اٹھائیسویں خامی: شوہر کے مال اور عزت میں خیانت کرنا:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک طویل حدیث ہے، اس میں اُنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شبِ معراج کے واقعہ میں عذاب کے مختلف واقعات اور اُن میں مبتلاء لوگوں کا دیکھنا نقل کیا ہے، اُنہی میں ایک یہ بھی ہے: ”ثُمَّ أَتَى عَلَى قَوْمٍ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ لَحْمٌ فِي قِدْرٍ نَضِيجٌ، وَلَحْمٌ آخَرُ نِيءٌ خَبِيثٌ، فَجَعَلُوا يَأْكُلُونَ الْخَبِيثَ وَيَدَعُونَ النَّضِيجَ الطَّيِّبَ“ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسی قوم کے پاس آئے جن کے آگے ہانڈی میں ایک گوشت پکاہوا اور دوسرا کچا اور گندا تھا، اور وہ لوگ پاکیزہ پکے ہوئے گوشت کو چھوڑ کر گندا گوشت کھانے میں لگے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ حضرت جبریل امین علیہ السلام نے فرمایا: ”الرَّجُلُ مِنْ أُمَّتِكَ يَقُومُ مِنْ عِنْدِ امْرَأَتِهِ حَلَالًا، فَيَأْتِي الْمَرْأَةَ الْخَبِيثَةَ، فَيَبِيتُ مَعَهَا حَتَّى يُصْبِحَ، وَالْمَرْأَةُ تَقُومُ مِنْ عِنْدِ زَوْجِهَا حَلَالًا طَيِّبًا، فَتَأْتِي الرَّجُلَ الْخَبِيثَ فَتَبِيتُ عِنْدَهُ حَتَّى تُصْبِحَ“ یہ آپ کی امت کے وہ (بدنصیب) لوگ ہیں جن میں

مَرد اپنی حلال بیوی کے پاس سے اُٹھ کر گندی (زانیہ) عورت کے پاس جاکر پوری رات گزارتا تھا، اور عورت اپنے پاکیزہ اور حلال شوہر کے پاس سے اُٹھ کر گندے (زانی) مَرد کے پاس جاکر پوری رات گزارتی تھی۔(مجمع الزوائد:235)(مسند البزار:9518)

ایک حدیث میں نبی کریم ﷺ نے عورت کی بد بختی بیان کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا: "وَمِنَ الشَّقَاوَةِ: الْمَرْأَةُ تَرَاهَا فَتَسُوْءُكَ، وَتَحْمِلُ لِسَانَهَا عَلَيْكَ، وَإِنْ غِبْتَ عَنْهَا لَمْ تَأْمَنْهَا عَلَى نَفْسِهَا، وَمَالِكَ" اور بد بختی میں سے (ایک چیز) عورت ہے جس کو تم دیکھو تو تمہیں بُرا لگے اور وہ تم پر اپنی زبان دراز کرے، اور اگر تم موجود نہ ہو تو تمہیں اُس پر اُس کی ذات اور اپنے مال میں امن و اعتماد نہ ہو (یعنی وہ اپنی عزّت و آبرو اور تمہارے مال میں خیانت کی مرتکب ہوتی ہو)۔(مستدرکِ حاکم:2684)

حضرت فَضالہ بن عُبید رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: "ثَلَاثَةٌ لَا تَسْأَلْ عَنْهُمْ: رَجُلٌ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ، وَعَصَى إِمَامَهُ، وَمَاتَ عَاصِيًا، وَأَمَةٌ أَوْ عَبْدٌ أَبَقَ فَمَاتَ، وَامْرَأَةٌ غَابَ عَنْهَا زَوْجُهَا، قَدْ كَفَاهَا مُؤْنَةَ الدُّنْيَا فَتَبَرَّجَتْ بَعْدَهُ، فَلَا تَسْأَلْ عَنْهُمْ" تین افراد ایسے ہیں جن کے بارے میں مت پوچھو (کہ اُن کے ساتھ کیا کچھ ہوگا) ایک تو وہ شخص جو (مسلمانوں کی) جماعت کو ترک کردے، اپنے حاکم کی نافرمانی کرے اور اِسی نافرمانی میں مَر جائے، دوسرا وہ غلام یا باندی جو بھاگ کھڑے ہوں اور اسی حالت میں مَر جائیں، تیسری وہ عورت جس کا شوہر غائب ہو، اور وہ (شوہر) بیوی کے سارے خرچے (اور ضروریات) کیلئے کافی ہو (لیکن پھر بھی) وہ عورت شوہر کے (جانے کے) بعد (دوسروں کیلئے) زینت کو ظاہر کرے۔ پس ایسے تینوں افراد کے بارے میں مت پوچھو۔(مسند احمد:23943)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: "لَا تَأْذَنُ امْرَأَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا إِلَّا بِإِذْنِهِ، وَلَا تَقُومُ مِنْ فِرَاشِهَا فَتُصَلِّيَ تَطَوُّعًا إِلَّا بِإِذْنِهِ" کوئی عورت اپنے شوہر سے پوچھے بغیر اس کے گھر میں کسی کو (داخل ہونے کی) اِجازت نہ دے، اور شوہر کے بستر سے اُس کی اِجازت کے بغیر نماز پڑھنے کیلئے مت کھڑی ہو۔ (طبرانی کبیر: 12144)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: "إِذَا تَطَيَّبَتِ الْمَرْأَةُ لِغَيْرِ زَوْجِهَا فَإِنَّمَا هُوَ نَارٌ فِي شَنَارٍ" جو عورت اپنے شوہر کے علاوہ کسی اور کیلئے خوشبو لگائے تو یہ عمل آگ ہے جو اُسے عار اور عیب میں مبتلاء کردے گا۔ (طبرانی اوسط: 7405)

انتیسویں خامی: راز کی بات کو لوگوں کے سامنے ذکر کرنا:

عورتوں کی ایک بڑی خامی یہ ذکر کی گئی ہے کہ وہ اپنے شوہر کے ساتھ ہونے والے مخصوص معاملات کا اور شرم کی باتوں کا دوسری عورتوں کے سامنے تذکرہ کرتی ہیں، حدیث میں اس کی سختی کے ساتھ مُمانعت کی گئی ہے۔ چنانچہ ایک روایت میں ہے، حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے، آپ کے پاس ایک عورت بھی بیٹھی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس عورت سے دریافت کیا: "إِنِّي لَأَحْسِبُكُنَّ تُخْبِرْنَ بِمَا يَفْعَلُ بِكُنَّ أَزْوَاجُكُنَّ" تم عورتوں کے بارے میں میرا خیال یہ ہے کہ تم اُن کاموں کو دوسروں کے سامنے ذکر کردیتی ہو جو تمہارے شوہر تمہارے ساتھ کرتے ہیں؟ اُس عورت نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، جی ہاں! یارسول اللہ! اللہ کی قسم ہم ایسا ہی کرتے ہیں، اور ہم تو اس کو فخر کے طور پر ذکر کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سختی سے منع کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا: "فَلَا تَفْعَلْنَ، فَإِنَّ

اللہَ يَمْقُتُ مَنْ يَفْعَلُ ذَلِكَ" ایسا ہر گز مت کیا کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ ایسا کرنے والے سے ناراض ہو جاتے ہیں۔(طبرانی کبیر:7844)

حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ ہم مرد و عورت سب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں بیٹھے ہوئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:"عَسَى رَجُلٌ يُحَدِّثُ بِمَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَهْلِهِ، أَوْ عَسَى امْرَأَةٌ تُحَدِّثُ بِمَا يَكُونُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ زَوْجِهَا" شاید کہ کوئی مرد اپنے اور اپنی بیوی کے درمیان ہونے والی باتوں کو لوگوں کے سامنے ذکر کر دیتا ہے اور کوئی عورت اپنے اور اپنے شوہر کے درمیان ہونے والی باتوں کو لوگوں کے سامنے ذکر کر دیتی ہے؟ لوگ یہ سن کر خاموش رہے۔ حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کہا:"إِي وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّهُمْ لَيَفْعَلُونَ وَإِنَّهُنَّ لَيَفْعَلْنَ"۔ جی ہاں، یارسول اللہ! اللہ کی قسم مرد بھی یہ کام کرتے ہیں اور عورتیں بھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "فَلَا تَفْعَلُوا فَإِنَّ مِثْلَ ذَلِكَ مِثْلَ شَيْطَانٍ لَقِيَ شَيْطَانَةٍ فِي ظَهْرِ الطَّرِيقِ فَغَشِيَهَا وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ" ایسا نہ کیا کرو، اِس لئے کہ اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شیطان کسی شیطانہ سے بیچ سڑک پر ملے اور (سرِ عام) اُس سے جماع کرنے لگے جبکہ لوگ دیکھ رہے ہوں۔(طبرانی کبیر:24/162)

میاں بیوی کے درمیان جو پردہ اور شرم کی باتیں ہوتی ہیں وہ مَرد و عورت دونوں ہی کیلئے ایک اَمانت کی حیثیت رکھتی ہیں، چنانچہ میاں یا بیوی کا اُن باتوں کو باہر دوسروں کے سامنے بیان کرنا اگرچہ وہ کتنے قریبی دوست یا راز دار ہی کیوں نہ ہوں یہ ایک کھلی بے حیائی اور اَمانت میں خیانت ہے۔ حدیث میں اس کو نہ صرف خیانت بلکہ ایک بہت بڑی خیانت قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی

کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:"إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْأَمَانَةِ عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، الرَّجُلَ يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ، وَتُفْضِي إِلَيْهِ، ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا" سب سے بڑی خیانت یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس آئے اور بیوی اُس کے پاس آئے اور پھر اُس کے راز کو باہر پھیلاتا پھرے۔(مسلم:1437)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:"الشِّيَاعُ حَرَامٌ" جماع کرنے پر (لوگوں کے سامنے) فخر کرنا حرام ہے۔(السنن الکبریٰ بیہقی:14099)

تیسویں خامی: فتنہ اور شیطان کا آلہ کار بننا:

عورتوں کی ایک بہت بڑی خامی یہ ہے کہ وہ مُعاشرے میں لوگوں کیلئے فتنہ و فساد کا سبب بن جائیں، اپنے قول و فعل، لباس و پوشاک، انداز اور طور طریقوں سے شیطان کا آلہ کار ثابت ہوں، اور مُعاشرے میں ان کی وجہ سے فحاشی، عُریانی اور زناکاری پھیلے، فتنے اور فسادات پیدا ہوں، رشتے ناطے ٹوٹنے لگ جائیں۔ یہ سب عورت کے خطرناک فتنے کہلاتے ہیں جن کے حصول کیلئے شیطان بڑے شاطرانہ طریقے سے عورت ذات کو استعمال کر رہا ہوتا ہے اور بسا اوقات عورت کو اس کا احساس و شعور ہی نہیں ہوتا۔ اِسی لئے احادیثِ طیّبہ میں عورت کو فتنہ، شیطان کا جال اور رسیاں کہا گیا ہے کیونکہ شیطان ان کے ذریعہ لوگوں کا شکار کر کے فتنہ و فساد پھیلاتا ہے۔ ذیل میں اِس سلسلے کی احادیث ملاحظہ فرمائیں:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے خطبہ میں یہ بات اِرشاد فرمائی:"اَلْخَمْرُ جِمَاعُ الْإِثْمِ وَالنِّسَاءُ حَبَائِلُ الشَّيْطَانِ وَحُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ" شراب تمام گناہوں کا

مَجموعہ ہے، عورتیں شیطان کی رسیاں ہیں (جن کے ذریعہ شیطان مردوں کا شکار کرتا ہے) اور دنیا کی محبت ہر بُرائی کی جڑ ہے۔(مشکوۃ المصابیح:5212)

نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے: ابلیس نے اللہ تعالیٰ سے کہا: ”يَا رَبِّ قَدْ أُهْبِطَ آدَمُ وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ سَيَكُونُ كِتَابٌ وَرُسُلٌ، فَمَا كِتَابُهُمْ وَرُسُلُهُمْ“ اے پروردگار! حضرت آدم علیہ السلام کو زمین میں اُتارا گیا ہے، میں جانتا ہوں کہ عنقریب کتابیں اور رسول بھیجے جائیں گے، تو لوگوں کی کتابیں کیا ہوں گی اور رسول کون ہوں گے؟ اللہ تعالیٰ نے اِرشاد فرمایا: ”رُسُلُهُمْ: الْمَلَائِكَةُ وَالنَّبِيُّونَ مِنْهُمْ، وَكُتُبُهُمْ: التَّوْرَاةُ وَالزَّبُورُ وَالْإِنجيلُ وَالْفُرْقَانُ، قَالَ: فَمَا كِتَابِي؟ قَالَ: كِتَابُكَ: الْوَشْمُ، وَقُرآنُكَ: الشِّعْرُ، وَرُسُلُكَ: الْكَهَنَةُ، وَطعامُكَ: مَا لَا يُذْكَرُ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ، وَشَرابُكَ: كُلُّ مُسْكِرٍ، وَصِدْقُكَ: الْكَذِبُ، وَبيتُكَ: الْحَمَّامُ، وَمصائدُكَ: النِّسَاءُ، وَمُؤَذِّنُكَ: الْمِزْمارُ، وَمَسْجِدُكَ: الْأَسْوَاقُ“ اُن کے رسول فرشتے ہوں گے اور لوگوں ہی میں سے انبیاء ہوں گے، اور اُن کی کتابیں توراۃ، زبور، انجیل اور فرقان (قرآن مجید) ہونگی۔ شیطان نے کہا: میری کتاب کیا ہوگی؟ اللہ تعالیٰ نے اِرشاد فرمایا: تیری کتاب جسم گودنا ہے، تیرا قرآن شعر ہے، تیرے رسول کاہن لوگ ہیں، تیرا کھانا وہ چیز ہے جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو، تیرا مشروب ہر نشہ آور چیز ہے، تیرا سچ جھوٹ ہے، تیرا گھر حمام ہے، تیرا جال عورتیں ہیں۔ تیرا مؤذّن راگ باجے ہیں، تیری مسجد بازار ہیں۔(طبرانی کبیر:11181)

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں:"مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِي النَّاسِ فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ"میں نے اپنے بعد ایسا کوئی فتنہ نہیں چھوڑا ہے جو مردوں کے حق میں عورتوں کے فتنہ سے زیادہ ضرر رساں ہو۔(ترمذی:2780)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مَروی ایک روایت میں ہے :"إِنَّ الْمَرأَةَ سَهْمٌ مِّنْ سِهَامِ إِبْلِيْسَ" بیشک عورت ابلیس کے تیروں میں سے ایک تیر ہے۔(کنز العمال:13067)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:"إِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ، وَإِنَّ اللهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا، فَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُونَ، فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ، فَإِنَّ أَوَّلَ فِتْنَةِ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَتْ فِي النِّسَاءِ" دنیا شیریں اور سبز (جاذب نظر) ہے اور بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس دنیا میں خلیفہ بنایا ہے، پس وہ (ہر وقت) دیکھتا ہے کہ تم (اس دنیا میں) کس طرح عمل کرتے ہو لہذا دنیا سے بچو اور عورتوں (کے فتنہ) سے بچو کیونکہ بنی اسرائیل کی تباہی کا باعث سب سے پہلا فتنہ عورتوں ہی کی صورت میں تھا۔(مسلم:2742)(ترمذی:2191)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے خطاب کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا:"مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِينٍ أَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الحَازِمِ مِنْ إِحْدَاكُنَّ" میں نے تم سے زیادہ کسی کو باوجود عقل اور دین میں ناقص ہونے کے، پختہ رائے مرد کی عقل کا (اڑا) لیجانے والا نہیں دیکھا۔(بخاری:304)

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے موقوفاً مروی ہے:"إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَتَخَوَّفُ عَلَيْكُمْ فِتْنَةُ النِّسَاءِ"۔مجھے تمہارے اوپر سب سے زیادہ عورتوں کے فتنہ کا خوف ہے۔(مصنّف ابن ابی شیبہ:37281)

حضرت سعید بن المسیّب رحمۃ اللہ علیہ جو کہ بڑے اعلیٰ درجہ کے کِبار تابعین میں شمار ہوتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: "مَا أَيِسَ الشَّيْطَانُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا أَتَاهُ مِنْ قِبَلَ النِّسَاءِ" شیطان کسی چیز(فرد)سے مایوس نہیں ہوتا مگر اُس کے پاس عورتوں کی جانب سے آتا ہے(یعنی عورتوں کے ذریعہ گمراہ کرتا ہے)اُنہی کے بارے میں جس آتا ہے، حضرت علی بن زید بن جُدعان فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن المسیّب رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات اُس وقت اِرشاد فرمائی جبکہ اُن کی عُمر چوراسی(84)سال ہوچکی تھی، ایک آنکھ اُن کی جاچکی تھی اور دوسری بھی کمزور تھی(یعنی اُنہوں نے زمانہ گزارا تھا اور ہر طرح کے تجربات سے گزرے تھے، یہ بات اُنہوں نے اُس وقت اِرشاد فرمائی):"مَا مِنْ شَيْءٍ أَخْوَفَ عِنْدِي مِنَ النِّسَاءِ" میرے نزدیک عورتوں سے زیادہ کوئی چیز خوفناک نہیں۔(شعب الایمان5069)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے ایک قصہ منقول ہے کہ ایک راہب اپنے مَعبد(عبادت خانے)میں عبادت کیا کرتا تھا، ایک عورت نے اُس(کو فتنے میں مبتلاء کرنے)کیلئے اپنے آپ کو مزیّن و آراستہ کیا، جس کی وجہ سے وہ راہب اُس کے ساتھ بدکاری کر بیٹھا اور وہ عورت حاملہ ہوگئی، شیطان اُس راہب کے پاس آیا اور اُس سے کہنے لگا:"اُقْتُلْهَا فَإِنَّهُمْ إِنْ ظَهَرُوا عَلَيْكَ افْتَضَحْتَ" اِس عورت کو قتل کردو کیونکہ لوگوں کو اگر پتہ چلے گا تو تم ذلیل ہوجاؤ گے، اُس راہب نے(شیطان کی بات میں آکر)اُس عورت کو قتل کرکت دفنا دیا، لوگوں کو کسی طرح معلوم ہوگیا وہ آگئے اور اُسے پکڑ لیا اور لیکر سزا دینے کیلئے جانے

لگے، ابھی وہ جا رہے تھے کہ شیطان اُس راہب کے پاس آیا اور کہنے لگا: ”أَنَا الَّذِي زَيَّنْتُ لَكَ، فَاسْجُدْ لِي سَجْدَةً أُنْجِكَ“ میں نے ہی عورت کو تیرے لئے مزیّن و آراستہ کیا تھا، پس اب مجھے سجدہ کرلو میں تمہیں بچالوں گا، اُس راہب نے اُسے سجدہ کرلیا۔ پس اِسی طرح کے معاملہ میں قرآن کریم کی یہ آیت ہے: ﴿كَمَثَلِ الشَّيْطَانِ إِذْ قَالَ لِلْإِنْسَانِ اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِنْكَ﴾ اُن کی مثال شیطان کی سی ہے کہ وہ اِنسان سے کہتا ہے کہ ”کافر ہو جا“ پھر جب وہ کافر ہو جاتا ہے تو کہتا ہے کہ ”میں تجھ سے بَری ہوں۔ (شعب الایمان:5067)

عورت شیطان کا آلہ کار بننے سے کیسے بچے:

ایک عورت کو چاہیئے کہ وہ مَردوں کیلئے اپنے آپ کو فتنوں کا ذریعہ بننے سے بچائے اور کسی بھی طرح شیطان کا آلہ کار بننے سے بچے، اِسی میں اس کی بھی اور مُعاشرے کی بھی خیر و بھلائی ہے۔ اور اِس کیلئے اُسے مندرجہ ذیل کاموں کو اہتمام سے کرنا چاہیئے:

(1) جسم اور چہرے کے پردے کا خصوصی اہتمام کریں اور ہر قسم کی بے پردگی و بے حجابی سے بہر صوت لازمی بچیں۔ (2) زیادہ سے زیادہ گھر کی چار دیواری میں محدود رہیں اور بلا ضرورت گھر سے باہر نکلنے سے بچیں، حدیث میں نبی کریم ﷺ نے فتنوں کے دَور میں گھر میں رہنے کی تلقین فرمائی ہے اور عورت کو تو ویسے بھی قرآن کریم میں گھروں میں رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ (3) زیب و زینت اور بناؤ سنگھار صرف اپنے شوہر کیلئے کریں اور وہ بھی حدودِ شرع کے اندر رہتے ہوئے اور اعتدال کے ساتھ۔ نامَحرموں کے سامنے مزیّن اور آراستہ ہونے سے کلی اجتناب کریں۔ (4) اپنی نظروں کی حفاظت کریں اور پردہ و حجاب کے

ذریعہ دوسروں کیلئے بھی نظروں کی بھی حفاظت کا ذریعہ بنیں تاکہ مُعاشرے سے بد نظری کے مُہلک اور لعنت والے گناہ کا خاتمہ ہو۔(5)عفّت اور پاکدامنی کا خیال رکھیں، اپنی عزّت و آبرو اور عصمت کی حفاظت کریں، کسی غیر مَرد کے ساتھ اُس کی چکنی چپڑی باتوں میں آکر ہرگز ہرگز تعلّق قائم نہ کریں، یہ صرف دھوکہ بازی ہے اور اللہ اور اُس کے رسول کے احکامات کی کھلی خلاف ورزی ہے جس میں ذلّت و رُسوائی کے ساتھ ساتھ دنیا و آخرت کی تباہی و بربادی ہے۔(5)ہر قسم کے گناہوں سے اپنی زبان کی خصوصی حفاظت کریں۔غیبت، جھوٹ، بدکلامی، بدگمانی، غلط بیانی اور لعن طعن وغیرہ سے اپنی زبانوں کو پاک رکھیں کیونکہ احادیثِ طیّبہ کے مطابق قیامت کے دن سب سے زیادہ اِسی زبان ہی کی وجہ سے لوگ اوندھے منہ جہنم میں ڈالے جائیں گے۔(6)حرام اور بیجا خواہشات سے اجتناب کریں، اپنی خواہشات کو محدود اور حدودِ شرع کا پابند کریں، کفایت شعاری اور قناعت و شکر کے دامن کو تھامیں۔(7)شوہر کی اِطاعت اور اس کے ادب و احترام کو ملحوظ رکھیں اور اپنی ذات سے کسی بھی قسم کی اُس کو تکلیف نہ پہنچائیں۔(8)شوہر کو ہر ممکن راضی اور خوش رکھنے کیلئے کوشاں رہیں اور اُس کی ناراضگی سے اور ناراضگی والے کاموں سے حتی الامکان بچیں اور یہ جان لیں کہ شوہر کی رضامندی کے حالت میں دنیا سے جانا جنّت میں داخلہ کا باعث ہے۔(9)شوہر کے سامنے محکوم اور ماتحت بن کر رہیں، اُس پر مسلّط ہونے اور اُسے اپنے ماتحت کرنے کی ہرگز کوشش نہ کریں، اور یاد رکھیں کہ عورتوں کی یہ انتہائی گری ہوئی اور خلافِ شریعت سوچ ہے کہ "شوہر کو اپنی مٹھی میں لینے کی کوشش کرنی چاہیئے"۔خود سوچیں کہ جسے اللہ نے حاکم اور سرپرست کی حیثیت دی ہو اُس کو محکوم اور ماتحت بنانے میں کہاں کامیابی ہوسکتی ہے، اس میں سوائے تباہی

اور بربادی کے کچھ نہیں۔(10)اللہ تعالیٰ کی جانب رجوع کریں، نمازوں کا اہتمام کریں،روزوں کی ادائیگی کیجئے ،جو روزے رمضان المبارک میں رہ جائیں اُن کی قضاء کا اہتمام کریں ،سونے اور زیورات کی خوب اہتمام اور شوق سے زکوۃ نکالیں اور دیگر اعمال میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیں، ان شاء اللہ بہت سے فتنوں سے بچ جائیں گی۔

اکتیسویں خامی:شوہر پر اُس کی وسعت سے زیادہ بوجھ ڈالنا:

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے موقوفاً مروی ہے:"**إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَتَخَوَّفُ عَلَيْكُمْ فِتْنَةُ النِّسَاءِ إِذَا تَسَوَّرْنَ الذَّهَبَ،وَلَبِسْنَ رَيْطَ الشَّامِ، فَأَتْعَبْنَ الْغَنِيَّ، وَكَلَّفْنَ الْفَقِيرَ مَا لَا يَجِدُ**"۔مجھے تمہارے اوپر سب سے زیادہ عورت کے فتنہ کا خوف ہے،جبکہ وہ سونے کے کنگنوں سے آراستہ ہوں گی،شام کے نرم و ملائم (مہنگے) کپڑے پہنیں گی پس(اُن مہنگے اور قیمتی زیورات اور ملبوسات کے حصول کیلئے)مالدار کو تھکادیں گی اور مفلس شخص کواُس چیز کامکلّف بنادیں گی جس کی وہ استطاعت نہ رکھے گا۔(مصنّف ابن ابی شیبہ:37281)

مذکورہ حدیث سے عورتوں کی ایک بڑی خامی یہ معلوم ہوتی ہے کہ وہ اپنے شوہروں کو اُن کی وُسعت اور طاقت وقوّت سے زیادہ کا متحمّل بناتی ہیں،اتنا بوجھ اُن کے سروں پر لاددیتی ہیں کہ جس کے اُٹھانے کی اُس میں سکت نہیں ہوتی،ایسی ایسی فضول اور بیجا بلکہ بعض اوقات حرام اور ناجائز خواہشات کرتی ہیں کہ جن کو پورا کرنا اُس کی محدود اور قلیل تنخواہ میں ممکن نہیں ہوتا لیکن وہ پھر بھی کسی نہ کسی طرح کہیں نہ کہیں سے قرض وغیرہ لیکر اُسے پورا کرنے کی کوشش میں ہاتھ پاؤں مارتا ہے یا پھر "مرتا کیانہ کرتا" کے بمصداق چوری کرتا ہے،رشوت اور سود وغیرہ جیسی حرام اور ناجائز آمدنی سے اُن خواہشات کو پورا کرنے کیلئے ہاتھ

پاؤں مارتا ہے جس سے اُس کی زندگی تو جہنم اور عذاب بنتی ہی ہے، بیوی بچے بھی چین و سکون سے نہیں رہ پاتے کیونکہ مالِ حرام میں راحت و سکون کہاں اور کیسے نصیب ہو سکتا ہے، پھر یہی ہوتا ہے کہ بیماری اور پریشانی اُس گھر میں بسیرا کرلیتی ہے، شیاطین و جنّات اُس گھر میں ڈیرے ڈال لیتے ہیں، بلکہ اُس مالِ حرام کی نحوست سے بچوں میں وہ اخلاقی اور عملی بگاڑ آتا ہے کہ جس کا سدِّباب اور حل کسی کے پاس نہیں ہوتا، اور پھر صرف وہ اولاد ہی نہیں بلکہ نسلیں تباہ ہو جاتی ہیں۔

دیکھ لیجئے ! کس طرح ایک عورت کی بیجا خواہشات کی وجہ سے ایک پورے گھر بلکہ پورے خاندان اور نسلوں کا حال تباہ ہو جاتا ہے، اِس لئے عورتوں کو اپنی خواہشات کو محدود اور حدودِ شرع کا پابند رکھنا چاہیئے۔

بتیسویں خامی: بغیر کسی شرعی وجہ کے شوہر سے طلاق و خلع کا مطالبہ کرنا:

عورتوں کی ایک بڑی خامی یہ ہے کہ وہ شوہر سے کسی ناراضگی اور ناگواری کی وجہ سے طلاق اور خلع کا مطالبہ کرنے لگے، حدیث میں ایسی عورت کو مُنافق اور جنّت سے محروم قرار دیا گیاہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے، حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: **"أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقًا مِنْ غَيْرِ بَأْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الجَنَّةِ"** جس عورت نے اپنے شوہر سے بغیر کسی حرج کے طلاق کا مطالبہ کیا اُس پر جنّت حرام ہے۔ (ترمذی:1187)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: **"الْمُنْتَزِعَاتُ وَالْمُخْتَلِعَاتُ هُنَّ الْمُنَافِقَاتُ"** شوہروں سے (بغیر کسی عذر اور شرعی وجہ کے) علیحدگی اور خلع کا مطالبہ کرنے والی عورتیں منافق ہیں۔ (نسائی:3461)

طلاق کی مذمّت پر مشتمل احادیث:

لڑائی جھگڑوں میں مَردوں یا عورتوں کی جانب سے یہ کوتاہی دیکھنے میں آتی ہے کہ مَرد طلاق کی دھمکی دیتے ہیں یا عورت طلاق کا مطالبہ کرنے لگتی ہے حالآنکہ دونوں کا یہ عمل انتہائی غلط اور بُرا ہے کیونکہ یہی چیز پھر طلاق اور جُدائی کی جانب جانے کا ذریعہ بن جاتی ہے، اِس لئے ایسی بات کو زبان پر لانے بلکہ سوچنے سے سے بھی گریز کرنا چاہیئے۔ طلاق کتنی بُری اور کتنی قبیح اور ناپسندیدہ چیز ہے اِس کا اندازہ مندرجہ ذیل روایات سے کیا جاسکتا ہے جو طلاق کی قباحت میں وارد ہوئی ہیں:

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: ”أَبْغَضُ الْحَلَالِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى الطَّلَاقُ“ حلال چیزوں میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ بُری چیز طلاق ہے۔(ابوداؤد:2178)

ایک اور روایت میں ہے، حضرت مُحارِب رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: ”مَا أَحَلَّ اللَّهُ شَيْئًا أَبْغَضَ إِلَيْهِ مِنَ الطَّلَاقِ“ اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی چیز حلال نہیں کی جو اُس کے نزدیک طلاق سے زیادہ مبغوض اور ناپسندیدہ ہو۔(ابوداؤد:2177)

حضرت مُعاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: ”يَا مُعَاذُ مَا خَلَقَ اللَّهُ شَيْئًا عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الْعَتَاقِ، وَلَا خَلَقَ اللَّهُ شَيْئًا عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَبْغَضَ إِلَيْهِ مِنَ الطَّلَاقِ“ اے مُعاذ! اللہ تعالیٰ نے روئے زمین پر ایسی کوئی چیز پیدا نہیں کی جو اُس کے نزدیک عتاق (یعنی غلام آزاد کرنے) سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ ہو اور روئے زمین پر ایسی کوئی چیز نہیں پیدا کی جو اُس کے نزدیک طلاق سے زیادہ مبغوض اور ناپسندیدہ ہو۔(دار قطنی:3984)

حضرت علی کرّم اللہ وجہہ سے ایک (ضعیف) روایت مَروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا: ”تَزَوَّجُوا، ولاَ تُطَلِّقُوا فَإِنَّ الطَّلاقَ يَهْتَزُّ منه العَرْشُ“ نکاح کرو اور طلاق مت دو اِس لئے کہ طلاق سے عرش بھی ہل جاتا ہے۔(أخرجہ ابن عدی فی الکامل:6/196)(کنز العمال:27874)

ایک روایت میں ہے، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: ”إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُحِبُّ الذَّوَّاقِينَ وَلَا الذَّوَّاقَاتِ“ بیشک اللہ تعالیٰ ذائقہ چکھنے والے مَردوں اور ذائقہ چکھنے والی عورتوں کو پسند نہیں کرتے۔(مسند البزار:8/70)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مَروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا: ”إِنَّ إِبْلِيسَ يَضَعُ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ، ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ، فَأَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَنْزِلَةً أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً“ ابلیس اپنا تخت حکومت پانی (یعنی سمندر) پر رکھتا ہے۔ پھر وہاں سے اپنی فوجوں کو روانہ کرتا ہے (تاکہ لوگوں کو فتنہ اور گمراہی میں مبتلا کریں) اس کی فوجوں میں ابلیس کا سب سے بڑا مقرب وہ ہے جو سب سے بڑا فتنہ پھیلانے والا ہو۔ ان میں سے ایک (واپس آکر) کہتا ہے: ”فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا“ میں نے ایسا ایسا کیا (یعنی فلاں فلاں فتنے پیدا کیے ہیں۔ ابلیس اس کے جواب میں کہتا ہے: ”مَا صَنَعْتَ شَيْئًا“ تو نے کچھ نہیں کیا، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ پھر ان میں سے ایک آتا ہے اور کہتا ہے: ”مَا تَرَكْتُهُ حَتَّى فَرَّقْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ“ میں نے (ایک بندہ کو گمراہ کرنا شروع کیا اور) اس وقت تک اس آدمی کا پیچھا نہیں چھوڑا جب تک کہ اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی نہ ڈالو دی۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ابلیس (یہ سن کر) اس کو اپنے قریب بٹھالیتا ہے اور کہتا ہے: ”نِعْمَ أَنْتَ“ تو نے کتنا اچھا کام کیا!۔

حدیث کے ایک راوی حضرت اعمش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میرا خیال ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے "فَيَلْتَزِمُهُ" فرمایا تھا، جس کا مطلب یہ ہے کہ "ابلیس اس کو گلے لگالیتا ہے"۔(مسلم:2813)

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:"لَاتَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا، وَلْتَنْكِحْ، فَإِنَّ لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا"عورت (اپنے شوہر سے) اپنی بہن(سوکن) کی طلاق کا سوال نہ کرے اِس غرض سے کہ وہ اس کے پیالہ کو خالی کردے (یعنی اس کو طلاق دلوا کر اس کے سارے حقوق خود سمیٹ لے) اور وہ سوکن کسی اور سے نکاح کرلے کیونکہ اس کے لئے وہی ہے جو اس کے مقدر میں لکھا جاچکا ہے۔(بخاری:6600)

تینتیسویں خامی:زکوۃ اداء نہ کرنا:

عورتوں کی ایک بڑی خامی یہ ہے کہ وہ اپنے مال خصوصاً زیور وغیرہ کی زکوۃ اداء نہ کرے، کیونکہ زکوۃ فرض ہے اور اس میں کسی بھی قسم کی کوتاہی اور کمزوری کا شکار ہونا اپنے آپ کو ہلاک کرنے کے مترادف ہے۔عورتوں میں جہالت، غفلت، لاپرواہی اور سستی کی وجہ سے یہ خامی بڑی کثرت کے ساتھ پائی جاتی ہے، چنانچہ بہت سی عورتوں کے اندر یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ شادی کے بعد کئی سال بلکہ ایک طویل زمانہ تک زیور کو رکھنے کے باوجود اُس کی زکوۃ کی جانب توجہ ہی نہیں دیتیں، نہ سالانہ اُس کی زکوۃ نکالتی ہیں ہے، نہ قربانی کرتی ہیں اور نہ ہی مال کے دیگر حقوق کی ادائیگی کی کوشش کرتی ہیں جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہی مال دنیا میں وبالِ جان بن کر مختلف قسم کی بیماریوں اور پریشانیوں کا باعث اور آخرت میں سخت اور

شدید عذاب کا سبب بن جاتا ہے۔ذیل میں اس سلسلے کی چند احادیثِ طیّبہ ذکر کی جارہی ہیں جن سے عورتوں کیلئے اس کی تاکید کو بہت اچھی طرح سمجھا جاسکتا ہے:

دو عورتیں نبی کریم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئیں، اُن دونوں کے ہاتھ میں سونے کے کنگن تھے، آپ ﷺ نے فرمایا:"أَتُؤَدِّيَانِ زَكَاتَهُ؟" کیا تم دونوں ان کی زکوۃ اداء کرتی ہو؟اُنہوں نے کہا: نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا:"أَتُحِبَّانِ أَنْ يُسَوِّرَكُمَا اللَّهُ بِسُوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ؟"کیا تم یہ چاہتی ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے کنگن پہنائے؟اُنہوں نے کہا: نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا:"فَأَدِّيَا زَكَاتَهُ" بس پھر اس کی زکوۃ اداء کیا کرو۔(ترمذی:637)

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا:"أَيُّمَا امْرَأَةٍ تَقَلَّدَتْ قِلَادَةً مِنْ ذَهَبٍ، قُلِّدَتْ فِي عُنُقِهَا مِثْلَهُ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ جَعَلَتْ فِي أُذُنِهَا خُرْصًا مِنْ ذَهَبٍ، جُعِلَ فِي أُذُنِهَا مِثْلُهُ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ"جو عورت اپنے گلے میں سونے کا ہار ڈالے قیامت کے دن اُس کے گلے میں اُسی طرح کا آگ کا ہار ڈالا جائے گا اور جو عورت اپنے کان میں سونے کی بالی ڈالے گی قیامت کے دن اُس کے کان میں اُسی کی طرح آگ کی بالی ڈالی جائے گی ۔(ابوداؤد:4238)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:ایک دفعہ حضور ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میرے ہاتھوں میں چاندی کے چھلّے دیکھے، آپ نے فرمایا: اے عائشہ!یہ کیا ہے؟میں نے کہا:"صَنَعْتُهُنَّ أَتَزَيَّنُ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ"یارسول اللہ!میں اس لئے بنوائے ہیں تاکہ آپ کیلئے زینت اختیار کروں، آپ ﷺ نے

اِرشاد فرمایا: کیا تم اس کی زکوۃ اداء کرتی ہو؟ میں نے کہا : نہیں اِرشاد فرمایا: "هُوَ حَسْبُكِ مِنَ النَّارِ" تمہیں جہنم کی آگ کیلئے یہی کافی ہے۔(ابوداؤد:1565)

ایک اور روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئیں، اُن کے ساتھ اُن کی بیٹی بھی تھیں، جن کے ہاتھ میں دو سونے کے وزنی کنگن تھے آپ ﷺ نے (اُن کنگنوں کو) دیکھا تو فرمایا: "أَتُعْطِينَ زَكَاةَ هَذَا؟" کیا تم ان کی زکوۃ اداء کرتی ہو؟ اُنہوں نے عرض کیا: نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: "أَيَسُرُّكِ أَنْ يُسَوِّرَكِ اللَّهُ بِهِمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سِوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ؟" کیا تمہیں اس بات سے خوشی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے بدلہ میں تمہیں آگ کے دو کنگن پہنادیں؟ اُنہوں نے یہ سنتے ہی دونوں کنگن (اتار کر) آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیے اور فرمایا: "هُمَا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِرَسُولِهِ" یہ اللہ اور اُس کے رسول کیلئے دیتی ہوں۔(ابوداؤد:1563)

ایک دفعہ فاطمہ بنت ہُبیرہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں، اُن کے ہاتھ میں (سونے کے) موٹے موٹے چھلے تھے، آپ ﷺ نے دیکھا تو اُن کے ہاتھ پر مارا، وہ حضرت فاطمہ بنت محمدؐ ﷺ کی خدمت میں پہنچی اور حضور ﷺ کے اُس مارنے کا تذکرہ کیا، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے یہ سن کر اپنے گلے کا ہار نکالا جو کہ سونے کا تھا اور کہا: یہ مجھے یہ ابو الحسن (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ) نے تحفہ میں دیا ہے، ابھی یہ بات چیت چل رہی تھی کہ اِسی دوران نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور وہ ہار اسی طرح حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ میں تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: "يَا فَاطِمَةُ، أَيَغُرُّكِ أَنْ يَقُولَ النَّاسُ ابْنَةُ رَسُولِ اللَّهِ وَفِي يَدِهَا سِلْسِلَةٌ مِنْ نَارٍ" اے فاطمہ! کیا تم اِس بات سے دھوکہ میں پڑی ہو کہ لوگ یہ کہنے لگیں کہ رسول

اللہ ﷺ کی صاحبزادی کے ہاتھ میں آگ کی زنجیر (ہار) ہے، پھر آپ ﷺ وہاں نہیں ٹھہرے اور وہاں سے تشریف لے گئے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے (حضور ﷺ کی ناراضگی دیکھ کر) وہ زنجیر (ہار) بازار بھجوادیا اور اس کو فروخت کر کے ایک غلام خریدا اور اُسے آزاد کر دیا، آپ ﷺ کو اس بات کی اطلاع ملی تو فرمایا:"الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْجَى فَاطِمَةَ مِنَ النَّارِ" اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے فاطمہ کو دوزخ کی آگ سے بچالیا۔(نسائی:5140)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک عورت آئی اور عرض کیا:"سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ" یا رسول اللہ! میرے پاس دو سونے کے کنگن ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: "سِوَارَانِ مِنْ نَارٍ" وہ (سونے کے نہیں) آگ کے دو کنگن ہیں۔اُس نے کہا :"طَوْقٌ مِنْ ذَهَبٍ" یا رسول اللہ! ایک سونے کا ہار ہے، آپ ﷺ نے فرمایا:"طَوْقٌ مِنْ نَارٍ" وہ (سونے کا نہیں) آگ کا ہار ہے، اُس نے کہا: یارسول اللہ!"قُرْطَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ" سونے کی دو بالیاں ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا:"قُرْطَيْنِ مِنْ نَارٍ" وہ (سونے کی نہیں) آگ کی دو بالیاں ہیں۔راوی کہتے ہیں کہ اُس عورت کے پاس اُس وقت سونے کے دو کنگن موجود تھے، اُس نے وہ دونوں اُتار کر پھینک دیے اور کہا:"إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا لَمْ تَتَزَيَّنْ لِزَوْجِهَا صَلِفَتْ عِنْدَهُ" یا رسول اللہ! اگر عورت اپنے شوہر کے سامنے بناؤ سنگھار نہ کرے تو وہ اُس پر بھاری (بوجھ) ہو جاتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:"مَا يَمْنَعُ إِحْدَاكُنَّ أَنْ تَصْنَعَ قُرْطَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ، ثُمَّ تُصَفِّرَهُ بِزَعْفَرَانٍ أَوْ بِعَبِيرٍ" اِس میں تمہارے لئے کیا رُکاوٹ ہے کہ وہ چاندی کی بالی بنائے اور پھر اُس کو زعفران یا عَبیر (رنگین خوشبو) سے زرد کر دے۔(نسائی:5142)

چونتیسویں خامی: نامحرموں کے ساتھ خلوت اختیار کرنا:

عورتوں کے اندر ایک خامی جو بعض اوقات بڑی مُہلک اور خطرناک ثابت ہو جاتی ہے، وہ یہ ہے کہ وہ غیر محرم کے ساتھ خلوت اختیار کریں، نامحرم کے ساتھ سفر کریں، جبکہ احادیث میں اس کی بڑی سختی کے ساتھ مُمانعت کی گئی ہے، چنانچہ مندرجہ ذیل روایات میں اس کی مُمانعت کو ملاحظہ کیا جاسکتا ہے:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: "**لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ، وَلاَ تُسَافِرَنَّ امْرَأَةٌ إِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ**" کوئی شخص ہرگز کسی عورت کے ساتھ خلوت اختیار نہ کرے اور نہ ہی کوئی عورت بغیر محرم کے سفر کرے۔ یہ سن کر ایک شخص کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: یارسول اللہ! میرا نام فلاں غزوہ میں لکھ دیا گیا ہے جبکہ میری اہلیہ حج کے اِرادے سے نکل رہی ہیں تو میں کیا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "**اذْهَبْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ**" جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔ (بخاری:3006)

ایک اور روایت میں ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: "**أَلَا لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ، قَالَهَا ثَلَاثًا**" خبردار! کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ جب خلوت میں ہوتا ہے تو اُن کے ساتھ ضرور تیسرا شیطان ہوتا ہے۔ یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ اِرشاد فرمائی۔ (مستدرک حاکم:387)

ایک روایت میں ہے، حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: "**إِيَّاكُمْ وَالْخَلْوَةَ بِالنِّسَاءِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا خَلَا رَجُلٌ وَامْرَأَةٌ إِلَّا دَخَلَ الشَّيْطَانُ بَيْنَهُمَا، وَلَيَزْحَمُ رَجُلٌ**

خِنْزِيرًا مُتَلَطِّخًا بِطِينٍ، أَوْ حَمْأَةٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَزْحَمَ مَنْكِبِهِ مَنْكِبَ امْرَأَةٍ لَا تَحِلُّ لَهُ“ عورتوں کے ساتھ خلوت اختیار کرنے سے بچو، قسم اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کوئی شخص جب کسی عورت کے ساتھ خلوت میں ہوتا ہے تو شیطان ضرور اُن کے درمیان داخل ہوجاتا ہے، اور کسی شخص کا مٹی یا کیچڑ کے ساتھ خلط ملط ہونے والے خنزیر سے چپک جانا اُس کیلئے اس سے بہتر ہے کہ اُس کے کندھے کسی ایسی عورت (یعنی نامحرم) کے ساتھ لگیں جو اس کیلئے حلال نہ ہو۔(طبرانی کبیر:7830)

حضرت سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:”إِيَّاكُمْ وَالدُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ“عورتوں کے پاس داخل ہونے سے بچو، کسی انصاری صحابی نے عرض کیا:”يَا رَسُولَ اللهِ أَفَرَأَيْتَ الْحَمْوَ؟“یارسول اللہ! دیور کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:”الْحَمْوُ الْمَوْتُ“ دیور تو موت ہے۔(مسلم:2172)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:”أَلَا لَا يَبِيتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَأَةٍ إِلَّا أَنْ يَكُونَ نَاكِحًا، أَوْ ذَا مَحْرَمٍ“خبردار! کوئی شخص ہرگز کسی عورت کے پاس رات نہ گزارے، مگر یہ کہ وہ اُس عورت کا شوہر یا محرم ہو۔(سنن کبریٰ بیہقی:9171)

ایک اور روایت میں ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:”لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ أَنْ يَخْلُو بِامْرَأَةٍ لَيْسَتْ ذَاتَ مَحْرَمٍ، إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ“ اللہ پر ایمان رکھنے والے کسی مؤمن کیلئے جائز نہیں کہ وہ کسی غیر محرم عورت کے ساتھ خلوت اختیار کرے مگر اِسی طرح کہ اُس عورت کے ساتھ اُس کا محرم ہو۔(مصنّف عبد الرزاق:12544)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:"مَثَلُ الَّذِي يَأْتِي الْمُغِيبَةَ لِيجْلِسَ عَلَى فِرَاشِهَا، وَيَتَحَدَّثَ عِنْدَهَا، كَمَثَلِ الَّذِي يَنْهَشُهُ أَسْوَدُ مِنَ الْأَسَاوِدِ"جو کسی ایسی عورت کے پاس اُس کے بستر پر بیٹھنے کیلئے آئے جس کا شوہر گھر پر نہ ہو، اس کی مثال اُس شخص کی طرح ہے جس کو کالے اور سیاہ سانپوں میں سے کوئی سانپ ڈس لے۔(مصنّف عبد الرزاق:12547)

پینتیسویں خامی:زنا کرنا:

ایک اِنسان کیلئے اس سے بڑی کیا خامی ہو گی کہ وہ انتہائی درجہ کے اُس گندے **فعل** کا اِرتکاب کر بیٹھے جس کی حُرمت اور قباحت و شناعت میں کچھ کہنے کی بھی ضرورت بھی نہیں، ہر شخص اس کی مضرّتوں اور نقصانات کو اور اس کی وجہ سے اللہ کے نازل ہونے والے قہر و غضب کو بہت حد تک جانتا اور سمجھتا ہے، دنیا کا کوئی مذہب اس کے جواز اور اِس کی اِباحت کا قائل نہیں، ہاں! جدید دَور کے جدّت پسند اور مغرب کے مادر پدر آزاد مُعاشرے سے مرعوب اور متاثر لوگ ضرور یہ کہتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ ایک مَرد اور عورت جب باہمی رضامندی کے ساتھ جنسی عمل پر راضی ہوں تو اُن کو اپنے طبعی تقاضوں کے پورا کرنے میں پابند نہیں کرنا چاہیئے۔ لیکن اُن کی یہ بات اِس قدر گری پڑی ہے کہ جس کے ردّ کیلئے دین و مذہب اور شرعی نصوص کی بھی ضرورت نہیں، خود انسانی عقل اور فطرتِ انسانی ہی اِس کا اِنکار کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج اُس مادر پدر آزاد مُعاشرے سے خود اُس مُعاشرے کے افراد بھی نالاں اور پریشان ہو چکے ہیں۔

ذیل میں اس گھناؤنے فعل کی مذمّت پر مشتمل قرآن و حدیث کی سخت اور شدید وعیدیں ملاحظہ فرمائیں:

زنا کی سخت اور شدید وعیدیں:

قرآن و حدیث میں بڑی تفصیل اور وضاحت کے ساتھ زنا کی حرمت و قباحت اور اس کی سخت اور شدید وعیدیں اور سزائیں ذکر کی گئی ہیں، جن کا یہاں اِحاطہ تو نہیں کیا جاسکتا البتہ چند وعیدیں ملاحظہ فرمائیں:

زنا کی سخت سزا کوڑے اور سنگساری:

زنا کی سخت ترین سزا یہ ہے کہ زانی مُحصن (شادی شدہ) کو سنگسار کر دیا جاتا ہے جبکہ غیر مُحصن (غیر شادی شدہ) کو سو کوڑے لگائے جاتے ہیں۔ چنانچہ سورۃ النّور میں کوڑوں کی سزا بیان کی گئی ہے:﴿الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والے مَرد دونوں کو سو سو کوڑے لگاؤ، اور اگر تم اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اللہ کے دین کے معاملے میں اُن پر ترس کھانے کا کوئی جذبہ تم پر غالب نہ آئے، اور یہ بھی چاہیئے کہ مؤمنوں کا ایک مجمع اُن کی سزا کو کھلی آنکھوں دیکھے۔(النّور:2۔ آسان ترجمہ قرآن)

زانی مُحصن کے سنگسار کرنے کا حکم پہلے خود قرآن کریم کی آیت میں موجود تھا جس کی تلاوت تو منسوخ ہوچکی ہے لیکن اُس کا حکم قیامت تک کیلئے باقی ہے، چنانچہ احادیث میں اس کی صراحت کی گئی ہے، چنانچہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:”لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ، يَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ،إِلَّا بِإِحْدَى ثَلاَثٍ:النَّفْسُ بِالنَّفْسِ، وَالثَّيِّبُ الزَّانِي وَالمَارِقُ مِنَ الدِّينِ التَّارِكُ لِلْجَمَاعَةِ“اللہ کی وَحدانیت اور میری رِسالت کی گواہی دینے والے کسی

مسلمان کا خون (یعنی اُسے قتل کرنا) حلال نہیں مگر تین باتوں میں سے کسی ایک وجہ سے : ایک یہ کہ (قصاص میں) جان کے بدلے میں جان ماری جائے، دوسرا یہ کہ شادی شدہ زنا کرنے والا (جس کو رجم کردیا جاتا ہے)، تیسرا وہ شخص جو دین سے نکل جانے والا، (مسلمانوں کی) جماعت سے نکل جانے والا (یعنی مُرتد، کیونکہ اُس کو بھی قتل کردیا جاتا ہے)۔(بخاری:6878)

زنا ایک کھلی بے حیائی اور بے راہ رَوی ہے:

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے زنا کو ایک کھلی بے حیائی اور گھناؤنا عمل قرار دیا ہے:﴿إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا﴾ وہ (یعنی زنا) یقینی طور پر بڑی بے حیائی اور بے راہ رَوی ہے۔(الاسراء:32۔ آسان ترجمہ قرآن)

سورۃ النّساء میں اِرشاد فرمایا:﴿إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَمَقْتًا وَسَاءَ سَبِيلًا﴾ یہ بڑی بے حیائی ہے، گھناؤنا عمل ہے، اور بے راہ رَوی کی بات ہے۔(النّساء:22۔ آسان ترجمہ قرآن)

قباحت کے تین درجہ ہیں: (1) عقلی۔ جو عقل و قیاس کی رُو سے قبیح و شنیع ہو۔ (2) شرعی۔ جس کا قبیح و شنیع ہونا شریعت سے ثابت ہو (3) عادی۔ جس کو عُرف و عادت کے مطابق قبیح و شنیع سمجھا جاتا ہو۔ پس آیتِ مذکورہ بالا میں "فَاحِشَةً" سے قباحتِ عقلیہ کو، "مَقْتًا" سے قباحتِ شرعیہ کو اور "سَاءَ سَبِيلًا" سے قباحتِ عادیہ کو بیان کیا گیا ہے۔ گویا زنا ایک ایسی گندی اور قبیح چیز ہے جس کو عقلی، شرعی اور عُرفی کسی بھی طرح درست اور صحیح نہیں کہا جاسکتا، اور جو چیز عقلاً، شرعاً اور عادۃً تینوں طرح ہی قبیح اور شنیع ہو وہ انتہائی درجہ کی قبیح چیز کہلاتی ہے۔(الزواجر عن اقتراف الکبائر:2/212،213)

زنا کے قریب جانا بھی ممنوع ہے:

جب کوئی چیز بہت زیادہ خطرناک اور خوفناک ہوتی ہے اُس کی مضرّتیں اور ہلاکتیں شدید ہوتی ہیں تو سمجھداری اِسی میں ہوتی ہے کہ اُس کے قریب جانے سے بھی گریز کیا جائے، چنانچہ یہی وجہ ہے کہ بھڑکتی ہوئی آگ کے قریب سے بھی نہیں گزرا جاتا کیونکہ نہ معلوم کب اور کون سی چنگاری اُڑ کر جھلسادے، اِسی طرح زنا بھی ایسی مہلک اور خطرناک چیز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اِس کے قریب جانے اور اس کے اسباب و دَواعی سے بھی بچنے کی تلقین فرمائی ہے، چنانچہ سورۃ الاسراء میں فرمایا:﴿وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا﴾اور زنا کے پاس بھی نہ پھٹکو۔(الاسراء:32۔ آسان ترجمہ قرآن)

ایک اور جگہ فرمایا:﴿وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ﴾اور بے حیائی کے کاموں کے پاس بھی نہ پھٹکو، چاہے وہ بے حیائی کھلی ہوئی ہو یا چھپی ہوئی۔(الأنعام:151۔ آسان ترجمہ قرآن)

اِس آیت میں صرف زنا ہی سے منع نہیں کیا گیا بلکہ اُس کے دواعی اور اسباب خواہ قریبہ ہوں یا بعیدہ، اُن سب سے منع کر دیا گیا ہے۔(روح المعانی:8/66)

چنانچہ مذکورہ آیت کی رو سے نامحرم کو دیکھنا، باتیں کرنا یا سننا، یا اس کی جانب چل کر جانا، ملاقات کرنا، چھونا بوس و کنار کرنا، یہ سب حرام و ناجائز ہیں، کیونکہ یہ سب زنا کے دواعی اور اسباب ہیں اور ان سب ہی سے بچنا ضروری ہے، احادیثِ مبارکہ میں اِن سب کو زنا ہی قرار دیا گیا ہے، چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:”كُتِبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَصِيبُهُ مِنَ الزِّنَا، مُدْرِكٌ ذَلِكَ لَا مَحَالَةَ، فَالْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظَرُ، وَالْأُذُنَانِ زِنَاهُمَا الِاسْتِمَاعُ، وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ، وَالْيَدُ

زِنَاهَا الْبَطْشُ،وَالرِّجْلُ زِنَاهَا الْخُطَا، وَالْقَلْبُ يَهْوَى وَيَتَمَنَّى،وَيُصَدِّقُ ذَلِكَ الْفَرْجُ وَيُكَذِّبُهُ“ ابن آدم پر اس کے زنا سے حصہ لکھ دیا گیا ہے وہ لا محالہ (یقینی طور پر) اسے ملے گا پس آنکھوں کا زنا (نا محرم کو) دیکھنا ہے اور کانوں کا زنا (نا محرم کی باتوں کو) سننا ہے اور زبان کا زنا (نا محرم سے) گفتگو کرنا ہے اور ہاتھوں کا زنا (نا محرم کو) پکڑنا ہے اور پاؤں کا زنا (نا محرم کی طرف) چل کر جانا ہے اور دل کا گناہ خواہش اور تمنا کرنا ہے اور شرمگاہ اس کی تصدیق کرتی ہے یا تکذیب۔(مسلم:2657)

شرک کے بعد کوئی گناہ زنا سے بڑھ کر نہیں:

حضرت ہیثم بن مالک طائی رحمۃ اللہ علیہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:”مَا مِنْ ذَنْبٍ بَعْدَ الشِّرْكِ بِاللَّهِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ نُطْفَةٍ وَضَعَهَا رَجُلٌ فِي رَحِمٍ لَا تَحِلُّ لَهُ“ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانے کے بعد کوئی گناہ اِس سے بڑا نہیں کہ کوئی شخص اپنے نطفہ کو اُس رحم میں رکھے جو اُس کیلئے حلال نہیں۔(الورع لابن ابی الدّنیا:137۔ تفسیر ابن کثیر:5/72)(الزّواجر:2/225)

دنیا و آخرت میں زنا کے چھ بڑے نقصانات:

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مَروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا:”يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ، إِيَّاكُمْ وَالزِّنَا، فَإِنَّ فِيهِ سِتَّ خِصَالٍ، ثَلَاثٌ فِي الدُّنْيَا، وَثَلَاثٌ فِي الْآخِرَةِ، فَأَمَّا الَّتِي فِي الدُّنْيَا: فَذَهَابُ الْبَهَاءِ، وَدَوَامُ الْفَقْرِ، وَقِصَرُ الْعُمُرِ، وَأَمَّا الَّتِي فِي الْآخِرَةِ: سَخَطُ اللهِ، وَسُوءُ الْحِسَابِ، وَالْخُلُودُ فِي النَّارِ“ اے مسلمانو! زنا سے بچو، اِس لئے کہ اس میں چھ خصلتیں (نقصانات) ہیں، تین دنیا میں اور تین آخرت میں۔ دنیا کے تین نقصانات یہ ہیں: (1) زنا کرنے والے کے

چہرے کی رونق کا ختم ہو جانا۔(2) مسلسل غربت۔(3) عُمر کا کم ہو جانا۔ آخرت میں پیش آنے والی تین چیزیں یہ ہیں: (1) اللہ کی ناراضگی۔(2) بُرا حساب و کتاب۔(3) دوزخ کی آگ میں ہمیشہ رہنا(یعنی طویل زمانہ تک جلنا)۔(شعب الایمان:5091)

زنا سے چہرے بے رونق اور بے نور ہو جاتے ہیں:

نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے:"لَتَغُضُّنَّ أَبْصَارَكُمْ،وَلَتَحْفَظُنَّ فُرُوجَكُمْ، وَلَتُقِيمُنَّ وُجُوهَكُمْ أَوْ لَتُكْسَفَنَّ وُجُوهُكُمْ" تم لوگ ضرور بالضرور اپنی نگاہوں کی حفاظت کرو،اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو اوراپنے چہروں کو سیدھار کھو ورنہ تمہارے چہروں کو بے نور کر دیا جائے گا۔(طبرانی کبیر:7840)

زنا سے فقر وفاقہ اور مسکنت پیدا ہوتی ہے:

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:"اَلسُّلْطَانُ ظِلُّ اللَّهِ فِي الأَرْضِ يَأْوِي إِلَيْهِ كُلُّ مَظْلُومٍ مِنْ عِبَادِهِ فَإِنْ عَدَلَ كَانَ لَهُ الأَجْرُ، وَكان يَعْنِي عَلَى الرَّعِيَّةِ الشُّكْرُ، وَإِن جَارَ، أَوْ حَافَ، أَوْ ظَلَمَ كَانَ عَلَيْهِ الْوِزْرُ وَعَلَى الرَّعِيَّةِ الصَّبْرُ" حاکم زمین میں اللہ کا سایہ ہوتا ہے،اُس کے پاس اللہ کے بندوں میں سے ہر مظلوم آکر پناہ حاصل کرتا ہے،پس اگر وہ عدل واِنصاف سے کام لے تو اُس کو اَجر ملتا ہے اور رعایا کے اوپر لازم ہوتا ہے کہ وہ اُس کے شکر گزار اور قدر دان بنیں، اور اگر وہ ظلم اور نااِنصافی سے کام لے تو اُس پر اس کا وَبال ہوتا ہے اور رعایا کے ذمّے صبر کرنا ہوتا ہے۔ اُس کے بعد آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا:"وَإِذَا جَارَتِ الْوُلاةُ قَحِطَتِ السَّمَاءُ،وَإِذَا مُنِعَتِ الزَّكَاةُ هَلَكَتِ الْمَوَاشِي،وَإِذَا ظَهَرَ الزِّنَا ظَهَرَ الْفَقْرُ وَالْمَسْكَنَةُ وَإِذَا خَفَرَتِ الذِّمَّةُ أُدِيلَ لِلْكُفَّارِ"

جب حکمران ظلم کریں تو آسمان سوکھ جاتا ہے (بارشیں نہیں ہوتیں)، جب زکوۃ روک لی جائے تو مویشی ہلاک ہوجاتے ہیں، جب زناکاری پھیل جائے تو فقر اور مسکنت عام ہوجاتی ہے، اور جب ذمّہ (عہد) توڑے جانے لگیں تو کافروں کو غلبہ دیدیا جاتا ہے۔(مسند البزار:5383)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:"**الزِّنَا يُورِثُ الْفَقْرَ**" زنا فقر کے پیدا ہونے کا سبب ہے۔(شعب الایمان:5034)

زناکاعام ہوجانا قربِ قیامت کی نشانی ہے:

بہت سی احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قربِ قیامت کی ایک اہم نشانی یہ ہے کہ لوگوں میں زنا اور بدکاری عام ہوجائیں گے، چنانچہ ایک روایت میں ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:"**بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ يَظْهَرُ الرِّبَا، وَالزِّنَا، وَالْخَمْرُ**" قیامت کے قریب سود، زنا اور شراب ظاہر (یعنی لوگوں میں عام) ہوجائیں گے۔(طبرانی اوسط:7695)(الترغیب:2860)

ایک اور روایت میں ہے، حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:"**مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ، أَنْ يُرْفَعَ العِلْمُ، وَيَظْهَرَ الجَهْلُ، وَيُشْرَبَ الخَمْرُ، وَيَظْهَرَ الزِّنَا، وَيَقِلَّ الرِّجَالُ، وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتَّى يَكُونَ لِلْخَمْسِينَ امْرَأَةً القَيِّمُ الوَاحِدُ**" قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ علم اُٹھالیا جائے گا، جہالت پھیل جائے گی، شراب پی جائے گی، زنا عام ہوجائے گا، مَردوں کی قلّت اور عورتوں کی کثرت ہوجائے گی، یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا ایک ہی نگہبان ہوگا۔(بخاری:6808)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں:"لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَتَسَافَدُوا فِي الطَّرِيقِ تَسَافُدَ الْحَمِيرِ، قُلْتُ: إِنَّ ذَاكَ لَكَائِنٌ؟ قَالَ:نَعَمْ لَيَكُونَنَّ" قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک ایسا وقت آئے گا کہ لوگ گدھوں کی طرح راستوں میں ایک دوسرے سے بدکاری کریں گے، حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ !یہ ضرور ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جوب دیا: جی ضرور بضرور ہوگا۔(صحیح ابن حبان:6767)

ایک روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربِ قیامت کے احوال کو ذکر کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا:حَتَّى تَمُرَّ الْمَرْأَةُ فَيَقُومُ إِلَيْهَا، فَيَرْفَعُ ذَيْلَهَا فَيَنْكِحُهَا وَهُمْ يَنْظُرُونَ، كَمَا يَرْفَعُ ذَيْلَ النَّعْجَةِ، وَرَفَعَ ثَوْبًا عَلَيْهِ مِنْ هَذِهِ السُّحُولِيَّةِ فَيَقُولُ الْقَائِلُ مِنْهُمْ: لَوْ تَجَنَّبْتُمُوهَا عَنِ الطَّرِيقِ، فَذَلِكَ فِيهِمْ كَأَبِي بكر وعمر رَضِيَ الله عَنْهما، فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ الزَّمَانَ وَأَمَرَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَى عَنِ الْمُنْكَرِ فَلَهُ أَجْرُ خَمْسِينَ مِمَّنْ صَحِبَنِي وَآمَنَ بِي وَصَدَقَنِي لوگوں کی حالت اِس قدر بدتر ہوجائے گی کہ راستہ چلتی ہوئی کوئی عورت کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے گی تو اُن لوگوں میں سے کوئی شخص اُٹھ کر (بدکاری کے لئے) عورت کا دامن اِس طرح اُٹھائے گا جیسا کہ کسی دنبی کی دُم اُٹھاتے ہیں، پس اُس وقت کوئی کہنے والا کہے گا کہ عورت کو لے کر دیوار کی اوٹ میں چلے جاؤ، وہ کہنے والا اُس دن اُن لوگوں میں اجر و ثواب کے اعتبار سے ایسا ہوگا جیسا کہ حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما تمہارے درمیان مرتبہ رکھتے ہیں، پس اُس دن جس نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا تو اُس کے لئے ایسے پچاس لوگوں کا اجر و ثواب کا ہوگا جنہوں نے مجھے دیکھا، مجھ پر ایمان لائے، میری اطاعت کی اور میری اتباع کی، یعنی حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم۔(المطالب العالیہ بزوائد المسانید الثمانیہ لابن الحجر:4471)

زنا کا عام ہو جانا اللہ کے عذاب کے نازل ہونے کا سبب ہے:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:"مَا ظَهَرَ فِي قَوْمٍ الزِّنَى وَالرِّبَا إِلَّا أَحَلُّوا بِأَنْفُسِهِمْ عِقَابَ اللَّهِ"جس قوم میں زنا اور سود عام ہو جائے(اور لوگ اُس میں کثرت سے مبتلاء ہو جائیں)تو وہ لوگ اپنے اوپر خود اللہ تعالیٰ کے عذاب کو اتار لیتے ہیں۔(مسند ابی یعلی موصلی:7091)

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:"لَا تَزَالُ أُمَّتِي بِخَيْرٍ مَا لَمْ يَفْشُ فِيهِمْ وَلَدُ الزِّنَا، فَإِذَا فَشَا فِيهِمْ وَلَدُ الزِّنَا، فَيُوشِكُ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِعِقَابٍ" میری امّت ہمیشہ خیر و بھلائی پر رہے گی جب تک کہ اُن میں(زنا کی کثرت کی وجہ سے)زنا سے پیدا ہونے والے بچوں کی کثرت نہ ہو جائے، پس جب ولد الزنا پھیل جائیں گے تو اللہ تعالیٰ عنقریب اُن کو عمومی عذاب میں مبتلاء کر دیں گے۔(مسند احمد:26830)

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا ہی کی ایک اور روایت میں ہے:"لَا تَزَالُ أُمَّتِي بِخَيْرٍ مُتَمَاسِكٌ أَمْرُهَا مَا لَمْ يَظْهَرْ فِيهِمْ أَوْلَادُ الزِّنَى، فَإِذَا ظَهَرُوا خِفْتُ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللَّهُ بِعِقَابٍ"میری امّت ہمیشہ خیر و بھلائی پر رہے گی، اور اُن کا معاملہ جما رہے گا، جب تک کہ اُن میں(زنا کی کثرت کی وجہ سے)زنا سے پیدا ہونے والے بچے عام نہ ہو جائیں، پس جب ولد الزنا پھیل جائیں تو مجھے خوف ہے کہ اللہ تعالیٰ اُنہیں عمومی عذاب میں مبتلاء کر دے گا۔(مسند ابی یعلی موصلی:7091)

زنا کا عادی شخص بُت پرست کی طرح ہے:

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں: ”الْمُقِيمُ عَلَى الزِّنَا كَعَابِدِ وَثَنٍ“ ہے کہ زنا پر قائم رہنے والا شخص بت پرستی کرنے والے کی طرح ہے۔(اعتلال القلوب للخرائطی:164)

زنا ایمان کے مُنافی ہے:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: ”لاَ يَزْنِي العَبْدُ حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلاَ يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلاَ يَشْرَبُ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلاَ يَقْتُلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ“ کوئی بندہ جس وقت وہ زنا کر رہا ہوتا ہے، مؤمن نہیں ہوتا، کوئی شخص جس وقت وہ چوری کر رہا ہوتا ہے، وہ مؤمن نہیں ہوتا، کوئی شخص جس وقت وہ شراب پی رہا ہوتا ہے، وہ مؤمن نہیں ہوتا، کوئی شخص جس وقت وہ قتل کر رہا ہوتا ہے، وہ مؤمن نہیں ہوتا۔ حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں : میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: ”كَيْفَ يُنْزَعُ الْإِيْمَانُ مِنْهُ؟“ ایمان اُس بندے سے کیسے کھینچ لیا جاتا ہے؟ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کر کے پھر اُنہیں الگ کیا اور فرمایا: اِس طرح (ایمان اُس سے الگ ہو جاتا ہے) پھر اگر وہ توبہ کرلیتا ہے تو ایمان دوبارہ اُس میں لوٹ آتا ہے، یہ کہہ کر اُنہوں نے دوبارہ انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کر دیا۔(بخاری:6809)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: ”إِذَا زَنَى الرَّجُلُ خَرَجَ مِنْهُ الْإِيْمَانُ كَانَ عَلَيْهِ كَالظُّلَّةِ، فَإِذَا انْقَطَعَ رَجَعَ إِلَيْهِ الْإِيْمَانُ“ جب انسان زنا کرتا ہے تو اُس سے ایمان نکل جاتا

ہے اور اُس کے سر پر سائبان کی طرح معلّق رہتا ہے ، جب وہ زنا ختم ہو جاتا ہے تو وہ ایمان واپس اُس کی جانب لوٹ آتا ہے۔(ابوداؤد:4690)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:"مَنْ زَنَى وَشَرِبَ الْخَمْرَ نَزَعَ اللَّهُ مِنْهُ الْإِيْمَانَ كَمَا يَخْلَعُ الْإِنْسَانُ الْقَمِيْصَ مِنْ رَأْسِهِ" جس نے زنا کیا اور شراب پی اللہ تعالیٰ اُس سے ایمان کو ایسے ہی سلب کر لیتے ہیں جیسے کوئی انسان قمیص اپنے سر سے اتار لیتا ہے۔(مستدرکِ حاکم:57)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:"إِنَّ الْإِيْمَانَ سِرْبَالٌ يُسَرْبِلُهُ اللهُ مَنْ يَّشَاءُ، فَإِذَا زَنَى الْعَبْدُ نُزِعَ مِنْهُ سِرْبَالُ الْإِيْمَانُ، فَإِنْ تَابَ رُدَّ عَلَيْهِ" بے شک ایمان ایک کُرتے کی مانند ہے، اللہ تعالیٰ جسے چاہتے ہیں پہنا دیتے ہیں، پس جب بندہ زنا کرتا ہے تو اُس سے ایمان کا کُرتا کھینچ لیا جاتا ہے، پھر اگر وہ توبہ کر لیتا ہے تو اُس کو لوٹا دیا جاتا ہے۔(شعب الایمان:4981)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے موقوفاً مَروی ہے:"تَزَوَّجُوا فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا زَنَى نُزِعَ مِنْهُ نُورُ الْإِيْمَانِ، فَرَدَّ اللهُ عَلَيْهِ بَعْدُ أَوْ أَمْسَكَهُ" شادی کرو اِس لئے کہ بندہ جب زنا کرتا ہے تو اُس سے ایمان کا نور چھن جاتا ہے پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ اُسے (توبہ کرنے کی صورت میں) لوٹا دیتے ہیں یا روک لیتے ہیں (ایمان کا نور دوبارہ نہیں دیتے)۔(شعب الایمان:4983)

ایک جگہ زنا، چوری اور شراب نوشی کی مذمّت بیان کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:"فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ، فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ" جس نے یہ کام کیے اُس نے

اِسلام کا کڑا اپنی گردن سے اُتار دیا، پھر اگر وہ توبہ کرلے تو اللہ تعالیٰ اُس کے گناہوں کو معاف کردیں گے۔(سنن النسائی:4872)

زنا کی وجہ سے دُعاؤں کی قبولیت سے محرومی:

ایک روایت میں ہے، حضرت عثمان ابن ابی عاص ثقفی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: **"تُفْتَحُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ نِصْفَ اللَّيْلِ فَيُنَادِي مُنَادٍ: هَلْ مِنْ دَاعٍ فَيُسْتَجَابَ لَهُ؟ هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَيُعْطَى؟ هَلْ مِنْ مَكْرُوبٍ فَيُفَرَّجَ عَنْهُ؟ فَلَا يَبْقَى مُسْلِمٌ يَدْعُو بِدَعْوَةٍ إِلَّا اسْتَجَابَ اللهُ لَهُ إِلَّا زَانِيَةٌ تَسْعَى بِفَرْجِهَا أَوْ عَشَّارٌ"** آسمان کے دروازے نصفِ شب میں کھول دیے جاتے ہیں اور ایک پکارنے والا ندا لگاتا ہے: "کوئی مانگنے والا ہے کہ اُس کی دعاء قبول کی جائے، کوئی سوال کرنے والا ہے کہ اُس کو عطاء کیا جائے، کوئی مصیبت میں مبتلاء ہے کہ اُس کی تکلیف کو دور کیا جائے"، پس کوئی مسلمان بھی اُس وقت دعاء کرے تو اُس کی دعاء ضرور قبول کی جاتی ہے سوائے زنا کے لئے کوشاں رہنے والی زانیہ عورت اور (ظلماً) ٹیکس وصول کرنے والا۔(طبرانی کبیر:8391)

زنا کرنے والوں کی سخت ترین سزائیں:

بخاری شریف کی ایک طویل حدیث میں ہے کہ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے جہنمیوں کے مختلف مناظر دیکھنے کا تذکرہ کیا، اُن میں سے منظر ایک یہ بھی تھا: **"فَانْطَلَقْنَا إِلَى ثَقْبٍ مِثْلِ التَّنُّورِ، أَعْلَاهُ ضَيِّقٌ وَأَسْفَلُهُ وَاسِعٌ يَتَوَقَّدُ تَحْتَهُ نَارًا، فَإِذَا اقْتَرَبَ اِرْتَفَعُوا حَتَّى كَادَ أَنْ يَخْرُجُوا، فَإِذَا خَمَدَتْ رَجَعُوا فِيهَا، وَفِيهَا رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ"** پھر ہم ایک ایسے

سوراخ تک پہنچے جو تنور کی طرح تھا، جس کا اوپر کا حصہ تنگ اور نچلا حصہ کشادہ تھا، اُس کے نیچے آگ سلگ رہی تھی، جب آگ کی لپٹ قریب ہوتی (یعنی بھڑکتی) تو وہ لوگ (جو اس سوراخ کے اندر تھے وہ سوراخ کے) اوپر آجاتے یہاں تک کہ نکلنے قریب ہو جاتے اور جب آگ بجھ جاتی تو دوبارہ پھر اس میں لوٹ جاتے اور اس میں ننگے مَرد اور عورتیں تھیں۔ بخاری شریف ہی کی ایک اور روایت میں ہے "فَإِذَا فِيهِ لَغَطٌ وَأَصْوَاتٌ، قَالَ: فَاطَّلَعْنَا فِيهِ، فَإِذَا فِيهِ رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ، وَإِذَا هُمْ يَأْتِيهِمْ لَهَبٌ مِنْ أَسْفَلَ مِنْهُمْ، فَإِذَا أَتَاهُمْ ذَلِكَ اللَّهَبُ ضَوْضَوْا" اُس سوراخ میں چیخ و پکار کی آوازیں آرہی تھیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہم نے اُس میں جھانک کر دیکھا تو اُس میں ننگے مَرد اور ننگی عورتیں تھیں، اُن کے پاس اُن کے نیچے سے آگ کی لپٹیں آرہی تھیں، جب اُن کے پاس آگ شعلہ مارتے ہوئے آتی تو وہ چیخنے لگ جاتے (یہ سب دیکھ کر) نبی کریم ﷺ نے حضرت جبریل امین علیہ السلام سے اُن کے بارے میں دریافت کیا کہ یہ کون ہیں؟ تو اُنہوں نے بتایا: "وَالَّذِي رَأَيْتَهُ فِي الثَّقْبِ فَهُمُ الزُّنَاةُ" جو آپ نے سوراخ میں (جلتے ہوئے مرد و عورت) دیکھے ہیں وہ زنا کرنے والے مرد اور عورتیں ہیں۔ (بخاری: 1386، 7047)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: جس رات مجھے معراج پر لے جایا گیا تو میرا گزر اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے بکثرت ایسی عورتوں پر ہوا جو اپنے پستانوں سے لٹکی ہوئی تھیں اور اُن میں سے بعض (تو ایسی تھیں جو) اوندھے مُنہ اپنے پاؤں سے لٹکی ہوئی تھیں، اور اُن کی سخت چیخ و پکار نکل رہی تھی، میں نے کہا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا: "هَؤُلَاءِ اللَّاتِي يَزْنِينَ، وَيَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَيَجْعَلْنَ لِأَزْوَاجِهِنَّ وَرَثَةً مِنْ غَيْرِهِمْ" یہ وہ عورتیں ہیں جو زنا کرتی

تھیں، اپنی اولاد کو قتل کرتی تھیں اور اپنے شوہروں کیلئے دوسرے لوگوں سے (زنا کے ذریعہ) وارث بنایا کرتی تھیں۔ (مساویٔ الاخلاق للخرائطی:459)

جہنم میں زنا کرنے والوں کی سخت بدبو ہو گی:

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے موقوفاً اور مرفوعاً دونوں طرح مَروی ہے: "إِنَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعَ وَالأَرَضِيْنَ السَّبْعَ وَالْجِبَالَ لَيَلْعَنَّ الشَّيْخَ الزَّانِيَ، وَإِنَّ فُرُوْجَ الزُّنَاةِ لَتُؤْذِيْ أَهْلَ النَّارِ بِنَتَنِ رِيْحِهَا" بیشک ساتوں آسمان وزمین اور پہاڑ سب بوڑھے زنا کرنے والے پر لعنت کرتے ہیں، اور بیشک زنا کرنے والوں کی شرمگاہیں اپنی (انتہائی غلیظ و کریہہ) بدبو سے سارے جہنمیوں کو تکلیف پہنچائیں گی۔ (مسند البزار:10/310)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے: "لَمَّا عُرِجَ بِيْ مَرَرْتُ بِرِجَالٍ تُقَطَّعُ جُلُودُهُمْ بِمَقَارِيْضَ مِنْ نَارٍ، فَقُلْتُ: مَنْ هَؤُلَاءِ؟ قَالَ: الَّذِينَ يَتَزَيَّنُونَ لِلزِّينَةِ.قَالَ: ثُمَّ مَرَرْتُ بِجُبٍّ مُنْتِنِ الرِّيحِ، فَسَمِعْتُ فِيهِ أَصْوَاتًا شَدِيدَةً، فَقُلْتُ:مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جِبْرِيلُ؟ فَقَالَ:نِسَاءٌ كُنَّ يَتَزَيَّنَّ لِلزِّينَةِ، وَيَفْعَلْنَ مَا لَا يَحِلُّ لَهُنَّ" معراج کی شب جب مجھے لے جایا گیا تو میں کچھ ایسے مَردوں کے پاس سے گزرا جن کی کھالیں آگ کی قینچیوں سے کاٹی جارہی تھیں، میں نے کہا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ جواب دیا گیا یہ وہ لوگ ہیں جو زینت اختیار کرنے لئے مزیّن ہوا کرتے تھے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میرا گزر ایک بہت ہی بدبو دار کنوئیں پر ہوا، میں نے اُس میں بہت ہی سخت قسم کی (چیخنے چلّانے کی) آوازیں سنی، پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا: یہ وہ عورتیں ہیں جو زینت اختیار کرنے کی غرض سے خوب مزیّن ہوا کرتی تھیں اور حرام کاری میں مبتلاء ہوتی تھیں۔ (شعب الایمان:6326)

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک خواب بیان کرتے ہیں جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہنمیوں کے کئی مَناظر کا مُشاہدہ کیا تھا، اُس میں سے ایک یہ تھا:"ثُمَّ انْطَلَقَ بِيْ فَإِذَا بِقَوْمٍ أَشَدِّ شَيْءٍ انْتِفَاخًا وَأَنْتَنِهِ رِيْحًا وَأَسْوَئِهِ مَنْظَرًا، فَقُلْتُ: مَنْ هَؤُلَاءِ؟ قِيلَ:الزَّانُونَ وَالزَّوَانِي"پھر فرشتے مجھے لیکر ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرے جو بہت پھولے ہوئے ،بہت گندی بدبو والے اور بہت بُرے منظر والے تھے، میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ کہا گیا: یہ لوگ زنا کرنے والے مَرد اور زنا کرنے والی عورتیں ہیں۔(صحیح ابن حبان:7491)

ابن خزیمہ کی روایت میں "وَأَنْتَنِهِ رِيْحًا كَأَنَّ رِيْحَهُمُ الْمَرَاحِيْضُ" کے الفاظ مذکور ہیں جس کا معنی یہ ہے کہ وہ زانی مِرد اور عورت اِس قدر بدبودار ہوں گے کہ گویا اُن کی بدبو اس جگہ کی طرح ہوگی جہاں پاخانہ کیا جاتا ہے۔(صحیح ابن خزیمہ:1986)

زنا کی کثرت سے طاعون پھیل جاتا ہے:

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے موقوفاً مَروی ہے:"إِذَا بُخِسَ الْمِيْزَانُ حُبِسَ الْقَطْرُ، وَإِذَا كَثُرَ الزِّنَا كَثُرَ الْقَتْلُ وَوَقَعَ الطَّاعُونُ، وَإِذَا كَثُرَ الْكَذِبُ كَثُرَ الْهَرْجُ"جب ناپ تول میں کمی ہونے لگے تو بارش روک دی جاتی ہے،جب زنا کی کثرت ہوجائے تو قتل(اموات)کی کثرت ہوجاتی ہے اور طاعون واقع ہوجاتا ہے اور جب جھوٹ کثرت سے بولا جانے لگے تو"ھرج"یعنی قتل وغارتگری کی کثرت ہوجاتی ہے۔(مستدرکِ حاکم:3536)

ایک روایت میں ہے، نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:"لَمْ تَظْهَرِ الْفَاحِشَةُ فِي قَوْمٍ قَطُّ حَتَّى يُعْلِنُوا بِهَا، إِلَّا فَشَا فِيهِمُ الطَّاعُونُ"جس قوم میں فحاشی اِس قدر ظاہر ہو جائے کہ لوگ کھلم کھلا یہ (بے حیائی کے کام) کرنے لگیں تو اُس میں طاعون پھیل جاتا ہے۔(ابن ماجہ:4019)

زنانت نئی بیماریوں کے پیدا ہونے کا باعث ہے:

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:"يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ خَمْسٌ إِذَا ابْتُلِيتُمْ بِهِنَّ، وَأَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ تُدْرِكُوهُنَّ" اے جماعت مہاجرین! پانچ چیزوں میں جب تم مبتلا ہو جاؤ (تو بہت بُرا ہو گا) اور میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ تم ان چیزوں میں مبتلا ہو۔اول:"لَمْ تَظْهَرِ الْفَاحِشَةُ فِي قَوْمٍ قَطُّ حَتَّى يُعْلِنُوا بِهَا، إِلَّا فَشَا فِيهِمُ الطَّاعُونُ، وَالْأَوْجَاعُ الَّتِي لَمْ تَكُنْ مَضَتْ فِي أَسْلَافِهِمُ الَّذِينَ مَضَوْا"جس قوم میں فحاشی اِس قدر ظاہر ہو جائے کہ لوگ کھلم کھلا یہ (بے حیائی کے کام) کرنے لگیں تو اس میں طاعون اور ایسی ایسی بیماریاں پھیل جاتی ہیں جو ان سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں میں نہ تھیں۔دوم:"وَلَمْ يَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ، إِلَّا أُخِذُوا بِالسِّنِينَ، وَشِدَّةِ الْمَئُونَةِ، وَجَوْرِ السُّلْطَانِ عَلَيْهِمْ"جو قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے تو وہ قحط سالی، شدّتِ مصائب اور حکمرانوں کے ظلم و ستم میں مبتلا کر دی جاتی ہے۔سوم:"وَلَمْ يَمْنَعُوا زَكَاةَ أَمْوَالِهِمْ إِلَّا مُنِعُوا الْقَطْرَ مِنَ السَّمَاءِ،وَلَوْلَا الْبَهَائِمُ لَمْ يُمْطَرُوا" جب کوئی قوم اپنے اموال کی زکوٰۃ نہیں دیتی تو بارش روک دی جاتی ہے اور اگر چوپائے نہ ہوں تو ان پر کبھی بھی بارش نہ برسے۔ چہارم:"وَلَمْ يَنْقُضُوا عَهْدَ اللَّهِ، وَعَهْدَ رَسُولِهِ، إِلَّا سَلَّطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ،

فَأَخَذُوا بَعْضَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ" جو قوم اللہ اور اس کے رسول کے عہد کو توڑتی ہے تو اللہ تعالیٰ غیروں کو ان پر مسلط فرمادیتا ہے جو اس قوم سے عداوت رکھتے ہیں پھر وہ انکے اموال چھین لیتے ہیں۔ پنجم: "وَمَا لَمْ تَحْكُمْ أَئِمَّتُهُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ، وَيَتَخَيَّرُوا مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ، إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ" جب مسلمان حکمران کتاب اللہ کے مطابق فیصلے نہیں کرتے بلکہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ نظام میں (مرضی کے کچھ احکام) اختیار کرلیتے ہیں (اور باقی چھوڑ دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس قوم کو خانہ جنگی اور) باہمی اختلافات میں مبتلا فرمادیتے ہیں۔ (ابن ماجہ: 4019)

زنا سے وَبائی اَمراض پھیل جاتے ہیں:

حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے موقوفاً مروی ہے: "إِذَا رَأَيْتَ الْمَطَرَ قَدْ قَحَطَ فَاعْلَمْ أَنَّ الزَّكَاةَ قَدْ مُنِعَتْ وَإِذَا رَأَيْتَ السُّيُوفَ قَدْ عَرِيَتْ فَاعْلَمْ أَنَّ حُكْمَ اللهِ تَعَالَى قَدْ ضُيِّعَ فَانْتَقَمَ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ، وَإِذَا رَأَيْتَ الْوَبَاءَ قَدْ ظَهَرَ فَاعْلَمْ أَنَّ الزِّنَا قَدْ فَشَا" جب تم دیکھو کہ بارش کا قحط پڑگیا ہے تو سمجھ لو کہ (لوگوں کی جانب سے) زکوۃ روک لی گئی ہے، اور جب تم دیکھو کہ تلواریں برہنہ ہوگئیں ہیں (یعنی لوگ ایک دوسرے سے لڑنے کیلئے اسلحہ تاننے لگے ہیں) تو سمجھ لو کہ اللہ کا حکم (عدل و اِنصاف) ضائع کردیا گیا ہے، جس کی وجہ سے لوگ ایک دوسرے سے (خود ہی) اِنتقام لینے لگے ہیں اور جب تم دیکھو کہ وَبائی اَمراض ظاہر ہوچکے ہیں تو جان لو کہ زناکاری پھیل گئی ہے۔ (شعب الایمان: 3041)

زنا کرنے والوں پر اللہ کا غضب:

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: "اِشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ عَزَّوَجَلَّ عَلَى الزُّنَاةِ" زنا کرنے والے (مَردوں اور عورتوں) پر اللہ تعالیٰ کا شدید غصہ اور غضب نازل ہوتا ہے۔ (أخرجہ ابو الشیخ الاصبہانی فی العوالی:42۔ کنز العمال:13001)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: "اِشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى امْرَأَةٍ تُدْخِلُ عَلَى قَوْمٍ مَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ لِيَشْرَكَهُمْ فِي أَمْوَالِهِمْ، وَيَطَّلِعَ عَلَى عَوْرَاتِهِمْ" اللہ تعالیٰ کا سخت غصہ نازل ہوتا ہے اُس عورت پر جو (زنا کے ذریعہ) کسی قوم میں ایسے شخص کو داخل کردے جو اُن میں سے نہیں، جس کے نتیجے میں وہ (ولد الزّنا) اُس قوم کے مالوں میں (بحیثیتِ وارث) شریک ہو جائے اور اُن کے مخفی اُمور سے مطلع اور باخبر ہو جائے۔

زنا کرنے والوں کے چہرے پر آگ بھڑکے گی:

حضرت عبد اللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: "إِنَّ الزُّنَاةَ تَشْتَعِلُ وُجُوهُهُمْ نَارًا" بیشک زنا کرنے والے (مَردوں اور عورتوں) کے چہرے آگ سے بھڑکیں گے۔ (الترغیب:3609)

زنا کرنے والے پر قیامت کے دن اژدھا مقرر کیا جائے گا:

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: "مَنْ قَعَدَ عَلَى فِرَاشِ مُغِيبَةٍ قُيِّضَ لَهُ ثُعْبَانٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" جس کسی ایسی عورت کے بستر پر (زنا کیلئے) بیٹھا جس کا شوہر نہ ہو اُس پر قیامت کے دن ایک اژدھا مقرر کیا جائے گا۔ (طبرانی کبیر:3278)

زنا عام ہو جائے تو اَموات کی کثرت ہوتی ہیں:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: ”خَمْسٌ بِخَمْسٍ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا خَمْسٌ بِخَمْسٍ؟ قَالَ:مَا نَقَضَ قَوْمٌ الْعَهْدَ إِلَّا سُلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوُّهُمْ، وَمَا حَكَمُوا بِغَيْرِ مَا أَنْزَلَ اللهُ إِلَّا فَشَا فِيهِمُ الْفَقْرُ، وَلَا ظَهَرَتْ فِيهِمُ الْفَاحِشَةُ إِلَّا فَشَا فِيهِمُ الْمَوْتُ، وَلَا طَفَّفُوا الْمِكْيَالَ إِلَّا مُنِعُوا النَّبَاتَ وَأُخِذُوا بِالسِّنِينَ، وَلَا مَنَعُوا الزَّكَاةَ إِلَّا حُبِسَ عَنْهُمُ الْقَطْرُ“ پانچ چیزیں پانچ چیزوں کے بدلہ میں (ملتی) ہیں، لوگوں نے دریافت کیا وہ پانچ چیزیں کیا ہیں ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: جو مُعاہدہ کی خلاف ورزی کرتی ہے اُس پر دشمن غالب آجاتا ہے، جو لوگ اللہ تعالیٰ کے قانون کے خلاف فیصلہ کرتے ہیں اُن میں فقر و فاقہ پھیل جاتا ہے، جن لوگوں میں بے حیائی پھیل جائے اُن میں اموات کی کثرت ہو جاتی ہے، جو لوگ ناپ تول میں کمی کرنے لگیں اُن کی پیداوار روک دی جائے گی اور وہ قحط سالی کے شکار ہو جائیں گے اور جو لوگ زکوۃ روک لیں گے اُن پر بارش بند کر دی جائے گی۔(طبرانی کبیر:10992)

حضرت بُریدہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: ”مَا نَقَضَ قَوْمٌ الْعَهْدَ قَطُّ إِلَّا كَانَ الْقَتْلُ بَيْنَهُمْ، وَمَا ظَهَرَتْ الْفَاحِشَةُ فِي قَوْمٍ قَطُّ إِلَّا سَلَّطَ اللهُ عَلَيْهِمُ الْمَوْتَ، وَلَا مَنَعَ قَوْمٌ الزَّكَاةَ إِلَّا حَبَسَ اللهُ عَنْهُمُ الْقَطْرَ“ جو قوم عہد و پیمان کو توڑدے اُس کے درمیان قتل و قتال شروع ہو جاتا ہے، جس قوم میں بے حیائی ظاہر ہو جائے اُس پر اللہ تعالیٰ (کثرت سے) موت کو مسلّط کر دیتے ہیں اور جو قوم زکوۃ کو روکتی ہے اللہ تعالیٰ اُن سے بارش کو روک دیتے ہیں۔(شعب الایمان:3040)

زنا شیطان کا پسندیدہ عمل ہے:

ایک روایت میں ہے، نبی کریم ﷺ نے اِبلیس کی گمراہ کُن کاروائیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا: ”إِنَّ إِبْلِيْسَ يَبُثُّ جُنُودَهُ فِي الْأَرْضِ وَيَقُولُ لَهُمْ أَيُّكُمْ أَضَلَّ مُسْلِمًا أُلْبِسُهُ التَّاجَ عَلَى رَأْسِهِ فَأَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً أَقْرَبُهُمْ إِلَيْهِ مَنْزِلَةً“ بیشک اِبلیس اپنے لشکر کو زمین میں پھیلا دیتا ہے اور اُن سے کہتا ہے کہ تم میں سے جو کسی مسلمان کو گمراہ کرے گا میں اُس کے سر پر تاج پہناؤں گا، پس شیاطین میں جو سب سے زیادہ فتنہ پرور ہوتا ہے وہ اِبلیس کے نزدیک سب سے زیادہ درجہ کے اعتبار سے قرب حاصل کرتا ہے۔ اُس کے بعد مختلف شیاطین آکر اپنے کارنامے ذکر کرتے ہیں اور وہ اُن کو زیادہ اہمیت نہیں دیتا، یہاں تک کہ ایک شیطان آکر یہ کہتا ہے: ”لَمْ أَزَلْ بِهِ حَتَّى زَنَى“ میں مسلسل اُس کے ساتھ لگا رہا یہاں تک کہ وہ زنا کر بیٹھا، یہ سن کر شیطان کہتا ہے: ”نِعْمَ مَا فَعَلْتَ“ تو نے بہترین کام کیا، پس اُسے اپنے قریب کرتا ہے اور اپنا تاج اُس کے سر پر رکھ دیتا ہے۔ (الزواجر عن اقتراف الکبائر: 2/225)

☆.........☆.........☆.........☆